وَمَن یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

شکر ایزد متعال کہ کتاب بے مثال یعنی شرح دیوان ذوق الموسوم بہ

# ضیاء الشمس



از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب مطالعہ بہری شارح دُرّۂ نادرہ
کہ جسے ہمیشہ طلبا پڑھکر امتحان منشی عالم و منشی فاضل
یونیورسٹی پنجاب میں کامیاب ہوئے ہیں

---

وقت آغاز اشاعت [illegible] ۱۸۹۶ء وقت ختم
[illegible] ۱۸۹۶ء

مطبع [illegible]

# وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

شکر ایزد متعال کہ کتاب بی مثال اعنی
شرح دیوان ذوق
(الموسوم بہ)

# ضیاء الشمس

از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندھری شارح دُرّہ نادرہ
کہ جسے ہمیشہ طلبا پڑھکر امتحان منشی عالم و منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب میں
کامیاب ہوتے ہیں

وقت آغاز اشاعت ۲۷ جون سنہ ۱۸۸۹ء وقت اختتام ۱۰ جون سنہ ۱۸۹۰ء

بمطبع ریاض ہند امرتسر مطبوع گردید

دفعہ اول ایک ہزار۔ رجسٹری شدہ ہے جس پر
مہر مولف یا برادر سید محمد شاہ نہ ہوگی مال مسروقہ متصور ہوگا

# دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب دل حمد خدا کی عشق مین محو ہوا تو میرا قلم الف الحمد کے سرو سہی پر قمری وار
فدا ہو کر کوکو کرنے لگا کہ اس شمار سے حمد کے گلدستے اوس درگاہ پاک پروردگار
مین نذر ہون کہ جسکی قدرت سے خاور مشرق صبح ایجاد سے ذرونکو مثال نور بیکی
جہر دکھون مین چمکاتا ہے اور جامی حمد کی گل رنگین تشبیہ عشق مین بلبل کردار شیدا ہو
یون چہچہانے لگا کہ اس گلزار ثنا کے گل اوس کردگار کی جناب مین
نثار کرون کہ جسکی صنعت قدرت سے آفتاب عالمتاب ریگستان مین ذرے چمکاتا ہے
اور میرا قدم صراط عشق والی الحمد مین ایسا ثابت قدم ہے کہ اگر قاتل اسے شہید
کر دے تو میرا لہو اوسکی دم شمشیر سے جگر یون نکالے کہ چمن چمن ستائش
قادر برحق اوس جناب سے بھی لایق تر ہے جو بحر و بر کے نگارات انبار زہرے
قطرات باران ٹپکاتے ہین سمن سمن شکر اس شکریہ مین کہ میرا سینہ خالق
دشت لق و دق مجھکے بیقیاس سپاس کے ذوق مین تکبیر خارزار دشت
غم ہو کر یہ نوبت پہنچی کہ میرا دم بالخون آغشتہ ہو کر لب پر آیا سبحان اللہ
مین وہ کمینہ موج محیط اعظم وحشت ہون کہ جسکے پیچ و خم مین تمام [illegible]
محیط ہے تیسر بھی اوس باغبان حقیقی کے سپاس بیقیاس مین ایسا
راسخ الاعتقاد ہے کہ وہ خالق ارض و سما اوس سپاس سے بھی برتر ہے کہ

کہ جسکو ذی روح مقیاس قیاس اور مکیال خیال مین تول سکین
بلکہ اوس کے لفظون کے نقطے بھی کئی ایک دفاتر زمین
و آسمان و ما فیہما مین نسماءین مثلاً کہ اگر شان بے زواجی
اپنا زور دکہلائے تو میر النقش درم دیدہ صراف کی جہپک
سے مٹ جائے تو پھر کیونکر رائج ہوگا پس ایسا ہی حال خداوند
لایزال کی نعت لگاری مین ہے کہ اگر منشیان بلاغت نشان
روئے زمین کے درختون سے قلمین تراشین اور زمین
و آسمان کے دریاؤن کے پانی کی روشنائی کرین تو بھی جمیع
کائنات کے ورقون اور درختون کے پتون پر سر مو نہ لکھ سکین
اور فصاحت بیان اپنی ہزار داستان زبان نکات بیان کے
گلے مین سرمہ ڈالین کیونکہ اس جناب مین دقیقہ سنج دوربین کی
نظر کا شاہباز چشم دوختہ ہے اور نکتہ اس خوردبین کے خیال
کا عنقا پر و بال سوختہ ہے اور آتش زبان کے وہم کا خدنگ
برق آہنگ لنگڑایا ہے زبان آوری کے شہسوارون نے
نارسائی کا خدنگ کھایا ہے اسکے بعد مین وہ رہ نورد شوق ہون
کہ میرے دل کا نقش قدم بہ رنگ سایہ مرغ ہوا کے ساتھ جاتا ہے
کہ اوس نہر پر پہنچون جو آب دیدار خداوند لایزال سے پیاسون
کا لب تر کرے اوس کو ثر مین غسل لون جو تر دامنون کو غسل مغفرت
دے ایسے محیط مین غوطہ مارون جو بحر عصمت کے غواصون
کو مناصب بہشت کی تخت نشینی بخشے اور ویسے دریا مین تیرون
جو شناور عفت کے شکاریون کو مدارج برتری کا ماہی مراتب

عطا فرما کر روضۂ جاوید بہار جنت میں سرفرازی بخشے اوس آب حیات سے سیراب ہون جو بادیۂ گمراہی کے مُردون کو حیات ابدی عنایت کرے اوس رہنما سے فیضیاب ہون کہ صراط مستقیم کے بھولون کو علم الیقین کا رستہ بتاوے اوسکے قدمون لگون کہ ضلالت کے گڑہے سے نکال کر عین الیقین کے راہ مین چلاوے اوس پیشوا کا مرید ہون جو صادق یقین کے ارادتمندون کو حق الیقین کے درجہ مین پہنچاوے اوس سبزہ زار مین سیر کرون کہ جسکے طفیل باغبان حقیقی بہشت نزہت سرشت کی سکونت کا حکم فرماوے اوس سہی قامت کے قدم چومون جو ریحان قدس کی خوشبو سونگنے والے اوس سرو قد پر قمری کی مانند خونین جگر مین اوس گل اندام کی محبت مین مرون کہ جسکی رنگینی مین حریفان خمخانۂ الست بلبل کیطرح نوحہ گر ہین اور ایسے کلام پاک کا وظیفہ کرون کہ جب کوئی اوسکے الفاظ جعد مسلسل غیرت سنبل کو زبان و دہن کے شانہ سے آراستہ کرکے پڑہے تو نخلبند نخلستان موجودات اوسکو ہفت رحمت سے دس بار سنوارتے ہین اور اوس مضمون کو ادا کرون کہ جو کوئی اوسکی سطور کی عروس زلف کو نطق کی مشاطہ سے حسن قرأت سے سنگار کر دس دفعہ ادا کرے تو بانی دبستان کائنات اوسکو سو مرتبہ رحمت سے یاد فرماتے ہین اوس مطلوب کے دیدار سے فیضیاب ہون جو شمس منیر کی طرح افق خوبی سے طلوع کرکے جہانیون کے دل و جان کو روشن کردے اوس محبوب کو دیکھون کہ جسکے ظل ظلیل کے پرتوے سے مشتاقون کے دل کی آنکھین صبح و

شام مصدر تجلیات خاور مشرق ہوتی ہین اوس مقصود کو
یاد کر جسکے تصور کے وقت اہل مراقبہ کو ضیائے بیضا کے انوار
حاصل ہوتے ہین اوس معشوق سے ملون کہ جسکی یاد سے مہجوران بادیہ
وصال قدس کے سینہ مین نالہ شبگیر کے اثر سے تجلی طور سینا کی
نورانیت جلوہ مین ہے اوس عصا کو ہاتہہ مین پکڑون کہ جسکی ہیبت
سے نفس امارہ کے اوہام باطلہ کے اژدہا فرعون اور ہامان کیطرح
رود نیل ہستی کے گفچہ ہا مین ڈوب جاتے ہین اور جسکے مین سے
سامری وشون کے سحر ایک دم مین نیست ہوتے ہین یعنی درود
خاتم النبیین سید المرسلین امام المتقین رسول رب العالمین
شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ہے گلدستہ بندی حمد وصلوۃ کے بعد مدعا کے گل ولالہ
کہ جنکی خوشبوئے عنبر بو سے منصف مزاجون کا دماغ معطر ہو
انجمن بیان مین رکہکر سرود بار بدی انصاف کا گوش بر آواز ہون
کہ جو بہار سخندانی اور سبزہ زار سحر بیانی سے چمن چمن تعریف
وتوصیف کے پہول دستار فضیلت آثار پر رکہتے ہین اور جادو
بیانی سے پروین ونثرہ نثار اور بوستان معانی مین سہی سرو ہین
اور جنکی نکتہ آمیزی سے دل کا غنچہ شگفتہ ہے اور شیرین بیانی
کے ذوق سے نرگس کی طرح آنکہہ کہلی ہے ایسے ترز باذون پر
روشن ہے کہ طیور اشعار دیوان ذوق ایسے بلند پرواز نہین کہ
جنکو طلبا کا شاہین نظر اول ہی پرواز مین شکار کرکے اونکے
مطلب ومعنی کے طعمہ ادراک سے حوصلہ بہرے بلکہ باز نظر

ثانی اور شاہباز ملاحظۂ ثالث شکاری ہو تو پھر فہم کے پنجے
مین پکڑین گے اسلیے نخچیر مدارس کے شکاریون کو چاہیے کہ
اپنے عقاب دیدہ سے الفاظ کے مرغون کو شکار گاہ دیوان ذوق
سے صید کرکے دیکھین کہ یقیناً وہی شکار ہے کہ جسکے کباب معنی
و مطلب لذیذ ہین اگرچہ زاغ وہم شک مین ہو کہ دراصل وہ شکار
نہین اس صورت مین فکر کے باشہ کو صید گاہ شرح مین چھوڑ
دین پھر تو جز و رسی مطلب کے کباب بنا کر بخوشی تمام کھائینگے ورنہ
مایوسی کی حالت مین رسائی کی آنکھ سے کر عدم رسی مطلب کے
گھونسلے مین چھپ رہین جب یہہ حال ہے تو گلچینان گلشن
مدارس کو چاہیے کہ ساز و برگ شرح کا مہیا کرین کہ جس سے دامن
مقصود مطلب فہمی کے پھولون سے بھرین اور بازار سخندانی
کے جوہری مروارید بیان مولف کو رشتہ ملاحظہ مین پرو کر
عین عنایت سے دیکھین کہ کج مج بیان ہیچمدان کو اسبات
کا یارا نہین کہ ایسے دریائے ذخار مین غواصی کرکے شرح کا موتی
ہاتھہ مین لاکر جوہر شناسون مین ہم ترازو ہو محض بغرض آسانی
طلبا یہہ سفینہ تیار ہوا کہ ساحل مراد پر پہنچکر مذنب مولف یعنی احمد شاہ
خلف مولوی صاحب سید بدر الدین ابن مولوی صاحب سید
شمس الدین من خاندان حضرت سید کبیر جالندھری غفر اللہ
ذنبی و نور مرقدہم کے حق مین جواہر زواہر دعائے خیر کی لڑیان
پروین یہہ بھی مبصرون ضمیر مہر تنویر پر روشن ہو کہ
تالیف شرح دیوان ذوق موسومہ بہ ضیاء الشمس سے استفخار

آمود نہیں کہ جسقدر تصنیف کتاب مستطاب انوار الاسلام سے
ہے کیونکہ شرح دیوان ذوق مایۂ گرانبہائے دنیا ہے اور وہ دولت
روز افزون سرمایۂ بے بہائے خیر العاقبت ہے کیونکہ کتاب
انوار الاسلام کی انجمن میں گلدستہ گلدستہ چمن چمن فوائد دینی کے
گل و لالہ رکھے ہوئے ہیں اور طرز تحریر عبارت آرائی اس پیچ پیچ
کہ اگر شائقین فن انشا دیکھیں تو باور ہے کہ غنچہ سخن گلزار سخن
میں شگفتہ کریں اور یہی تکمیل مدعا ہے اگر بہزار داستان مطالب کو
موسیقار وصف نغمہ سرا کرتا ہوں کہ انوار الاسلام کی خوبی کے
ہم پلہ ایک اور دینی کتاب یعنی اعجاز احمدی تالیف سے
یاران سے بیچ اب رتبہ اسلام سرسبزی ہے بعون خالق
باغ و بہار کونین اس شرح کے بعد شائع ہوکر فرحت افزا
چشم نظارگیان ہوگی اور شرح درہ نادرہ نرگس کی طرح
چشم براہ ہے اور میں بھی اولوا الالباب کے مشتاق ہوں بعونہ
تعالی وسیلے حسب ایما اول وقائع نسخہ ہندوستان
شائع ہوگا جب سکن مولد راقم ملک پنجاب میں خاص
بلدہ فاخرہ جالندھر ہے اس صورت میں اگر ذات بحمد
خدا گلستان شرح دیوان ذوق میں بیٹھا ہو تو بات گرفت
نہیں کیونکہ دیوان ذوق میں بلبلان اصطلاح زبان اردو
نغمہ سرا ہیں کہ جن سے باشندگان پنجاب ہمزبان نہیں
اس حال میں اگر طائران سہو و خطا اوڑتے ہوں تو عندلیب
اصلاح کو نغمہ میں لاکر رونق افزائے باغ و بہار معانی سمجھ

سے ہون اور طاؤس قلم نگارین رقم نکتہ چینون
سے باغ حسد مین اسطرح جلوہ کرتا ہے

نہوے وقت ترک سجدۂ ابلیس سے آدم ✤ عدو کی سرکشی سے ذوق کب تبہ ہو کم میرا

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا حمد خدا مین تقدیر شعر جب میرا دل رقم حمد خدا مین معروف ہوا تو گویا میرا
قلم الف الحمد کا سا بن گیا یعنی حمد کی برکت سے الف کی مانند قلم
سیدہا ہو گیا اسلئے رقم اشعار اور مضمون بندی مین سیدہا ہو نکلا یا یہہ توجیہ کہ
رسم خط الف مین شروع الف کی دہنی طرف کو بعض عربی نویس قدرے
ٹیڑہا لکہتے ہین اوسکی یہہ صورت ہے (ا) اگر الف سے یہہ الف مراد ہو تو
مطلب ایسا ہوا کہ ادائے حمد مین قلم کا منہہ ٹیڑہا ہو گیا لکہنے سے معذور
ہوا سے لکہنہ سکا خصوصیت ذکر الف الحمد مین باعتبار موقع ذکر حمد ہے
والا ہر جگہ ہر دو صورت کا الف ہوتا ہے صراط عشق پہ تقدیر شعر جب
میرا قدم صراط عشق پر ازبسکہ ثابت ہے تو اسلئے میرا خون دم شمشیر قاتل پر بہی
جم جاتا ہے یعنی جب میرے سراپا تن مین ثابتی ہے اور خون جو بمنزلہ جان
تن ہے تو اسمین بہی وہی ثابت قدمی ہے پہر کیونکر دم شمشیر سے الگ ہو
چنانچہ حضرت منصور کا خون انا الحق کے پکارنے مین شاہد حال مقال ہے کیونکہ جب آپکو
دار پر کہینچا تہا تو جو لہو بدن سے نکلتا تہا تو انا الحق کی آواز دیتا تہا ہوا یہ
سینہ تقدیر شعر یہہ میرا سینہ یکسر خارزار دشت غم ہوا کیونکہ میرا دم با خون
آغشتہ ہو کر لب پہ آیا ظاہر ہے کہ جب کوئی خارزار مین ہو کر نکلے تو پاؤن خلش
خار سے زخمی ہوگا چونکہ سینہ خارزار ہے اور دم کا گذر اسی رستے سے ہے تو اسلئے
دم جو لب پر آیا با خون آلودہ ہو کر نکلا با خون صحیح اور پا خون محض غلط

وہ ہون مین تقدیر شعر مین وہ گیسوئے موج محیط اعظم وحشت ہون کہ میرا پیچ
وخم روے زمین کو گھیرے ہوئے ہے گیسو چہرے کو گھیرے ہوئے ہوتے ہین
اور دریائے شور نے اطراف زمین کو گھیرا ہوا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ مین دریاے
شور وحشت کا گیسو ہون کیونکہ میرا پیچ وخم تمامی زمین کو گھیر رہا ہے یعنی میری وحشت
کا اثر تمامی روے زمین پر پہیل رہا ہے رعایت الفاظ گیسو موج پیچ خم ظاہر نشان
بے رواجی تقدیر شعر بطرز اول اگر نشان بے رواجی کا اپنا زور دکہاے
تو میر النقش درم دیدہ صراف کی جہپک سے مٹ جائے یعنی فی زمانہ ایسی بے رواجی ہے
کہ میری کلام شعری کیطرف کوئی توجہ نکرے زور دکہائے کا فاعل نشان بے رواجی
ہے بے رواجی یعنی سخن کی بے رواجی صراف مراد جو اہل علم مین میر النقش درم یعنی
میری سخن جو شعر ہین مگر یہہ معنی اشعار اول و مابعد سے برخلاف ہین کیونکہ یہان
اشعار کی تعریف وغیرہ کا ذکر نہین تقدیر ثانی کہ میر النقش درم نشان بے رواجی دکہاے
تو دیدہ صراف کی جہپک سے زور مٹ جاے یعنی میرے درم کا نقش اسقدر محو اور نابود ہے کہ
دیدہ صراف کی نظر مین نہ آوے نقش درم سے مراد وجود ہے اس شعر کی دو تقدیرین
اور نہین وہ ہون مین تقدیر شعر مین وہ مورد شوق ہون کہ میر النقش قدم برنگ
سایہ مرغ ہوا میرے ساتہہ جاتا ہے یعنی جیسے مرغ ہوا کا سایہ زمین پر برابر اوڑتے
جایا کرتا ہے ایسا ہی میر النقش قدم میرے ہمراہ جاتا ہے مراد یہہ کہ اسقدر تیز رو ہون کہ
قدم زمین پر نہین جمتا جب قدم نہ جما تو قدم کا سایہ بباعث اونچے رہنے قدم کے
جانقدون کے سایہ کی طرح ضرور ساتہہ جایگا نہ ہوے وقر تقدیر شعر حضرت آدم
ترک سجدہ ابلیس سے بے وقر ہوا ایسا ہی اے ذوق میرا رتبہ عدو کی سرکشی سے کب کم ہو

## ردیف الف غزل ۲

شوق نظارہ جب سے اوس رخ پر نور کا شوق نظارہ کو میرا مرغ نظر پروانہ

شمع طور کا ہے یعنی رخ محبوب مثل شمع طور ہے اور مین اوسپر پروانہ یعنی فدا ہون آ
صنم کیا مطلب یہہ کہ محبوب نے عاشق کا حال دریافت کیا عاشق نے
اسطرح جواب دیا کہ اے صنم تو اس رنجور کا حال کیا پوچھتا ہے مین تو یہہ کہتا ہون
کہ اسد کسیطرح بمقدور کو کسی محبوب کی محبت مین گرفتار نہ کرے بمقدور وہ جیسے
غریب امیر کے سامنے ایک نسخہ مین اے صنم گر واقع ہے مگر اے صنم کیا صحیح
کتاب مین ہے لطف جاتا ہے سیندور چیزے سرخ برنگ شنگرف جو حرم
مین ڈالتے ہین اور اوسکے کہانیسے گلا پکڑا جاتا ہے مطلب ظاہر تیرے
کوچہ مین کاروان ہو وہ جو رستون مین پرا باندہے چلا کرتے ہین ہو یعنی
چیونٹیون کی رفتار قدم سے غبار اوٹھتا معلوم نہین ہوتا کیونکہ بقدر طاقت قدم
غبار اوٹھا کرتا ہے جیسا چیونٹی کا قدم مثل ہو باریک ہی ویسی ہی قدم ضعیف عاشق
کہتا ہے کہ میرا بھی تن لاغر مثل غبار کاروان ہو رہا ہے جو باعث رنجوری کے یہان
تک لاغر ہو گیا کہ اے محبوب تیرے کوچہ مین ہے لاکن نظر سے گم باندھون
مین زمین شور وہ جو قابل زراعت ہنو اوسکی مٹی ذائقہ مین مثل شورہ باروت
نمکین ہوتی ہے زمین شعر یعنی مضمون و طرح معین شور بخت بد نصیب کہتا ہے کہ مین
ایسا بدنصیب ہون کہ میرے حق مین زمین شعر زمین شور ہو جاتی ہے
کہ جسسے مجھے کوئی ثمر حاصل نہین ہوتا مین وہ ہون ساطور چہرہ جسے
قصاب ذبح کرتے ہین تقریر ظاہر اس نزاکت پرستے پرستا ایک قسم کی
پہنسی ہے کہ جسکو بال سے باندہ کر کاٹتے ہین مسئے کی عربی ثولول ہے
تقریر ظاہر دل کا یہہ احوال دانہ انگور سے دل کی تشبیہ محض بلحاظ
شکل ہے والا ہر چیز مرجہائی ہوئی خراب ہو جاتی ہے تفتہ دل
جو مادہ حار یعنی گرم مادہ سے دنبل وغیرہ آغاز کرتا ہے اوسکے واسطے مرہم کا وعدہ

سفید ہوتی ہے عاشق کہتا ہے کہ میرا داغ ایسا سوزان ہے کہ جس
سے اول مرہم گرم ہو جاتی ہے پھر مرہم کی گرمی سے کافور کی
برودت اوڑجاتی ہے گرتر ے نامہ پیچیدہ سے وہ پیچ مراد ہے
کہ جو بشکل الغوزہ خالی اندر لپیٹتے ہین **حق تو یون ہے** انانیت
بمعنی خودی غماز سخن چین یعنی حضرت منصور نے انا الحق کے دعوی سے
خودی او میں پن ظاہر ہوا پس یہی دعوی سخن چین ہو کر سردار پر قصہ
لے گیا یعنی آپ کو سولی چڑہایا **زخم میرا ہے** تقدیر شعر
میرا زخم وہ ایذا دوست ہے کہ اگر جراح کے منہ سے انگور کا نام سن
پاے تو خون رونے لگے یعنی مین ایذا کو ایسا دوست رکہتا ہون کہ
انگور کے نام سننے سے خون روتا ہون خلاصہ یہہ کہ زخم کا اچھا
ہونا پسند نہین یار کی محبت مین خون رونا مرغوب الطبع ہے کیونکہ عشق
مین راحت طلب نہین ہون **جہانکتے تھے** اس شعر مین ایک
قسم کی فقط مضمون بندی ہے والا زنبوروں کا دفع کرنا کوئی دشوار نہین
**دفن ہے** جس سردمہر یعنی مہر نہ کرنے والا مطلب یہہ ہے کہ محبوب
کی سردمہری ایسی موثر ہے کہ اوسکے کشتے کی قبر پر درخت کافور
اوگتا ہے **تو ہو بعد از مرگ** تقدیر شعر اے محبت اگر تو بعد از مرگ
بہی دستگیر ہو تو میرے استخوان سے تیرے ساطور کا دستہ ہوے
دستے ہونے سے یہہ غرض ہے کہ اسی ذریعہ سے میرے استخوان کو دست
بوسی محبوب حاصل ہو **بل بے وحشت** بل بے بل بفتح توانائی وقوت
اردو مین بل بے تعریف کے مقام مین استعمال کرتے ہین مثلاً آفرین
شاباش واہ واہ جی مرحبا شاخ آہو کی طرح واضح ہو کہ ہرن کے سینگ مین

پیچ و خم ہوتے ہین مطلب ظاہر **تیرے قامت سے** تقدیر شعر جب
تیرے قامت سے سرو قیامت بپا ہو تو فریاد قمری منقار سے صور کا کام لے
جانا چاہیے کہ صور اسرافیل کی آواز سے پہلے سب خلقت مر جائیگی پہر
دوسری آواز سے جی اوٹہیگی یعنی جب قمری سرو کا ایسا حال دیکھے تو اوسکی
کی منقار سے بباعث گرفتاری سرو صور جیسی سخت آوازین نکلین **ذوق**
**راہ عشق** اس شعر مین عشق کے رستہ کی تعریف ہے باقی مطلب ظاہر

## ردیف الف غزل ۲

**لکہا اوسے خط** یعنی مینے یہہ چاہا کہ اوسکو خط مین لکہون کہ آپ ظلم نہ
کرین لیکن کیا کرون کہ ہاتہون مین اسقدر ضعف ہے کہ ہاتہہ سے قلم
اوٹہہ نہین سکتا ہے یا یہہ لکہون کہ مین ستم کو اوٹہا نہین سکتا ہون یعنی
ضعف کے باعث ستم کی برداشت نہین **بیمار تیرا** تصویر نہالی کیا اوٹہے
یعنی جب بستر غم کا سر اوٹہہ نہین سکتا تو مین کسطرح اوٹہون یا یہہ کہ بستر
غم سے سر اوٹہہ نہین سکتا **جون دانہ** تقدیر شعر ہمارا سر زیر گران بار
الم ہے جون دانہ روئیدہ تہ سنگ اوٹہہ نہین سکتا یعنی جیسے کوئی
دانہ کہیت عشرہ مین پتہر کے نیچے اوگے اوسکا سر باہر نہین نکل سکتا ایسا
ہی میرا سر گران بار الم سے اوٹہہ نہین سکتا **اتنا ہون تیری** یعنی
مین تیری تیغ کے احسان کا کہ جان فدا کو مصایب سے رہا کیا اتنا شرمندہ
ہون کہ سر اوٹہا نہین سکتا والا تیرے قدمون پر سر رکہدون **پردہ
در کعبہ سے** اس شعر مین کمال استغنائی محبوب بیان ہے **کیون
اتنا** تقدیر شعر اے راہ رو تمام عدم تو کیون اتنا گرانبار ہے جو رخت سفر بہی

اوٹھہ نہین سکتا یعنی جبکہ ملک عدم درپیش ہے تو گرانباری اسباب دنیاوی سے کیا فایدہ چنانچہ اس شعر کی تایید اسی مضمون کا یہہ مقطع ذیل کیا ہے **دنیا کا زر و مال** تقدیر شعر اے ذوق دنیا کا زر و مال جمع کیا تو کیا فایدہ کیونکہ بے دست کرم کچھہ فایدہ اوٹھہ نہین سکتا

## ردیف الف غزل ۴

**واہ کیا مرہم** بنا بصیغہ ماضی آب سے یعنی تیزی سے حاصل یہہ کہ نشتر جو صحت یابی کے واسطے لگائی تہی اوسکی آب بجائے تیزاب ہوگئی بس میرے زخم کے واسطے تیزاب کا بجائے مرہم ہے کیونکہ زخم شق ہوکر **تام** **منظور ہے** بنا بصیغہ امر مصدر یعنی ظاہر **دل بیتاب کو** تقدیر شعر ہم سینے مین ٹہرانے کیونکہ وہ تجکو اے شعلہ خو دیکہتے ہی سیماب بنا ظاہر ہے کہ آگ کے سامنے سیماب بیقرار ہوتا ہے **تیرہ روزی نے** تیرہ روز بدنصیب۔ بدقسمت کرمک شب تاب یعنی کیڑا چمکنا جو برسات کی موسیم مین رات کو چمکا کرتا ہے اسکا نور بیقدر ہے مضمون ظاہر سرمہ **چشم عزیزان** تقدیر شعر اے چرخ مین سرمہ چشم عزیزان نہ بنا کیا بنا یعنی خاک غبار دل احباب بنا خلاصہ یہہ ہے کہ عزیزان یعنی دوستون کی آنکہہ کے لئے سرمہ نہ بنا بلکہ غبار دل بنا یعنی دوستون نے بباعث رسوائی عشق دوستی چہوڑ دی اور غبار دل یعنی رنجیدگی اختیار کی نہ بنا معنی نہ ہانین بلط اور غبار دل کے معنی رنجیدگی اور دل کی کدورت کے بہی آتی ہین **آیت سجدہ ہے** میرے حق مین ہر جوہر تیغ آیت سجدہ ہے کیونکہ گو بظاہر فقط خم تیغ ہے لاکن محبوب کے ہاتہہ مین کیا خم چشم محراب

لہ نیز ابر بنا دہ ہوگیا یعنی کیونکہ وہ بمعنی دل

وہ شعلہ خو شعلہ رخ سیماب سے سیماب بنا

بنا اسلئے تیغ کا ہر جوہر آیت سجدہ ہے پس تیغ کے آگے سر جھکا دیتا ہوں
**خال عارض تیرا** تقدیر شعر اے کافر جب تیرا خال عارض ہندو اور بلا
ہے تو اسلئے تیرے مختون کے لئے تو قصاب بنا ہے کافر بفتح فا محبوب
ہندو بمعنی سیاہ **تو اگر آپ کو** حاصل یہہ ہے کہ مین اسقدر رویا ہوں
کہ پانی جمع ہو گیا اوسمین چہرہ نظر آیا اے محبوب آپ بہی میرے پانیکے
آئینہ مین اپنا چہرہ دیکہین صحیح مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب تو اگر اپنے آپ
کو دیکہنا چاہتا ہے یعنی اپنے حسن خداداد اور ادائے دلفریب کو
دیکہنا چاہتا ہے تو یہہ اپنی آنکہہ سے یا کسی غیر کی آنکہہ سے جسے تیری محبت
نہین غیر ممکن ہے بلکہ تو اوسے میری آنکہہ سے دیکہہ اور میری آنکہہ کو جو
بسبب اشکون کے یگونہ آئینہ کی مشابہت ہو گئی ہے اوسکو شیشہ
بنا مثل مشہور ہے کہ لیلی را بدیدہ مجنون باید دید **نہ بجھے اشک**
تقدیر شعر میری سوزش دل اشک کے دریا سے نہ بجھے گرچہ شعلہ جوالہ
کو گرداب بنا دے یعنی گرداب بنا یہہ کہ شعلہ جوالہ پہرنے والا ہوتا ہے
ایک جگہ قرار نہین پکڑتا پس اگر دریائے اشک ایسے شعلہ کو گرداب یعنی
اپنے پانی کے زور سے گرداب بنا دے یعنی وہ شعلہ بجہکر پانی کی گردنا
بنجائے تو بہی سوزش دل نہ بجھے گی رعایت گرداب اور شعلہ جوالہ میز
بلحاظ گردش ہے اور گرداب بنانا یعنی شعلہ کا بجہکر بصفت گرداب
پانی ہونا ہے

## ردیف الف غزل ۵

**اوسے ہمنے کہوج اپنا پتا** یا یعنی آپ کو نیست و نابود کر دیا **جس انسان**
**کو** یعنی جس انسان کو طالب دنیا اور حریص پایا اوسکے رتبہ کے مساوی فرشتہ

ہیں اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ مقدر ہے یہ
تقدیر شعر گر یہ سود و زیاں مقدر ہے تو ہمنے یاں نہ کچھہ کھویا نہ پایا مطلب
ظاہر لحد میں بھی پایا یا نہ پایا یعنی پاونگا یا نہ پاونگا سراغ عمر
رفتہ تقدیر شعر اگر سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر ہو کیونکہ جسکا نشان پا کہیں نہ پایا
یعنی عمر رفتہ کا نشان نہیں ملتا رہ گم گشتگی میں مطلب ہے یہہ کہ ہمنے
رہ گم گشتگی میں اپنا غبار راہ عنقا بھی نہ پایا یعنی غبار راہ جو عنقا صفت ہے نہ پایا یعنی ایسا
رستہ بہولا کہ غبار راہ بھی معلوم نہ ہوا صحیح تقریر یہہ ہے کہ اے عنقا تو اپنی گم گشتگی پر کیا نازاں
ہے کیونکہ ہمنے اس رستہ میں اپنا غبار راہ خود ہی نہیں پایا رہا ٹیڑہا یعنی جو شخص نا
فہم ہوتا ہے وہ ہمیشہ ٹیڑہا ہی رہتا ہے جہان دیکہا یعنی اگر کسیسے سیدہا بھی کچھہ
بات چیت عرض کرتا چراغ دل داغ خلاصہ یہہ کہ چراغ داغ لیکر دل میں ڈہونڈا صبر
و طاقت کا نشان نہ پایا یعنی مجھہ میں صبر و طاقت نہیں

## ردیف الف غزل ۶

نام یوں ہستی میں یعنی نامحرم عشق کو جو ہستی سمجھتے ہیں اس ہستی میں نام عشاق کا
نام بالاتر ہو گیا چنانچہ گہر کے کنوئیں کو پانیکو تالا کہتے ہیں یعنی ایسے پانیکی تعریف کرنے کے باعث
کرتے ہیں ویسا ہی باعتبار بلندی [illegible] باعتبار عشق بلند ہو گیا میرے نالوں نے
حاصل یہ کہ جب میرے نالوں کی سوزش سے سنگ خارا پانی ہو گیا تو وہ کوہ کے چشموں کے آنسو
بطریق وہی شرارہ ہو گیا خلاصہ شعر یہہ کہ میرے نالوں سے سخت پتھر پانی ہو جاتا ہے لیکن
محبوب کا دل ایسا سخت ہے کہ اوسکو کچھہ بھی اثر نہیں ہوتا اور عناصر کا استحالہ یعنی ایکا بجا ہو کر
کفار میں جا ملنا علے ہذا القیاس عنصر کا تغیر ہونا مفرح القلوب وغیرہ میں دیکہو دوسری
تقریر یعنی میرے نالوں سے جو سنگ خارا پانی ہو گیا تو پہاڑ کے شرر کے پانی ہو کر آنسو کے بھی نکلے گویا پہاڑ
کو نہایت افسوس ہے اگر وہ رونے لگا ذکر دنیا تقدیر شعر کہ سود نیا [illegible] ہو گیا

پہر سیماب مرکے پہر دوبارہ زندہ ہوگیا خلاصہ یہہ کہ بعد مرگ جسکا ذکر دنیا مین رہا گویا وہ شخص
دوبارہ زندہ ہوا اسکی مثال یہ ہے کہ سیماب کا کشتہ دوبارہ زندہ ہوجاتا ہے دافع ہو کہ جملہ فلزات
کا کشتہ زندہ ہوجاتا ہے تخصیص ذکر سیماب محض باعتبار تقیید بسیماب شاعری جو عاشق پر بسے کیا ہے
اور یہہ بہی تقریر ہے کہ النفس مردہ کو دنیا نے غدار کا ذکر مار الحیات کا کام دیتا ہے یعنی اوسے زندہ
کرکے پہر اپنی طرف رجوع کرلیتا ہے گویا سیماب کا کشتہ ہو کے پہر زندہ ہوگیا شاعر دنیا کی ہجو کرتا
ہے کہ دنیا کا ذکر بہی برا ہے کہ اسی سے ہی عابد اور بادشاہ دنیا کیطرف رجوع ہوجاتا
ہیں ہی **مقام زندگی** تقدیر شعر زیر دم شمشیر مگر مقام زندگی ہے جسطرح کوئی دم گیا
گذارا ہوگیا **رشک سے اوس** تقدیر شعر اوس الف کی رشک سے رشک ہی کیا یک
خون ہے بلکہ عنبر بہی جلکر سارا سوختہ ہوگیا مطلب ظاہر ہے **ظلمت عصیان** تقدیر شعر تیری
ظلمت عصیان کو ز حشر شب بنگیا آگ نیزے پر آفتاب دم دارا ہوگیا **دی شہادت**
جب چشم یار نے سرخی سے رشتہ کی شہادت دی تو اپنا خون بہانا رہا اسکا را ہوگیا یعنی اپنا
قتل ہونا جو محبوب کے ہاتہہ سے ہوا تہا ظاہر ہوگیا اسلئے کہ محبوب کی آنکہیں کی باعث سرخ نہ
تہین بلکہ قتل کے باعث کیونکہ خونی کی آنکہیں سرخ ہوجایا کرتی ہیں **ذوق اس بحر**
یعنی جہان عمر ختم ہوئی یا جسقدر ہوئی وہی کنارہ ہے

## ردیف الف غزل ۲

**مین لکہہ مین** مصرع ثانی مین یعنی ہو ہی چکا تہا سے مراد مرگیا ہوتا ہے محاورہ
اسیطرح استعمال ہوتا جونہ ہو تقدیر شعر اگر تیری گلی مین میری زمین کا پیدا ہوتا آدہ
دل زیر زمین آسودہ ہو ہی چکا تہا جو خط مین لکہا یعنی جو محبوب نے خط مین لکہا کہ
تقدیر میری لوح جبین پر پہلے ہی لکہہ رکہا ہے مے بدرقہ مرگ زندہ جاءت نگاہبان
اور محافظ ہوکر قافلہ کی ہمبر ہو مطلب ظاہر کیا ہوتا یعنی میری برائی ہی سے دشمن کا سخن بہر
ذہن نشین ہو ہی چکا تہا سو ہنوز مگر شیر دوستدار سے جاتے سمجہا نہ گیا یعنی کیا دو شنہ آیا مطلب کہ کیا ہوتا یعنی

بالفتح تپ کی بیماری میں ایک سخت تغیر ہوتا ہے صحت و مرض میں لڑائی ہوتی ہے صحت کو بادشاہ اور مرض کو دشمن سے تشبیہ دیتے ہیں اور بدن کو ملک سے بحران کے دن کو جنگ کا دن کہتے ہیں اگر اس روز میں سلطان جو طبیعت ہے دشمن مرض کو ملک سے شکست دے کر نکال دے تو اوسکو بحران جید کہتے ہیں اگر دشمن غالب ہے اور سلطان کو شکست دی ملک چہین لیا بحران تمام ردی نام رکہتے ہیں نعوذ باللہ منہا اسے اجل آن یعنی ناز و ادائے محبوب **دیکہنا اے ذوق** لاکہا یعنی سرخی جو کتہے سے پان میں پیدا ہوتی ہے۔

## ردیف الف غزل ۱۱

**کسی بیکس کو بیکس** وہ جو کوئی ذریعہ اور مددگار نہ رکہتا ہو بس ایسے محتاج کو جو ناتوان اور ضعیف ہو اور آپ ہی مر رہا ہو اگر اس صورت میں محبوب نے مارا تو کیا فایدہ **نہ مارا آپ کو اکسیر** یعنی کیمیاگر نے اپنے آپ کو نہ مارا جو فنا ہوکر خود اکسیر بن جاتا یعنی بقائے ابدی اور معرفت سرمدی حاصل کرتا **خطا تو دل کی** یعنی اگر محبوب کی زلفون نے مشکین باندہکر دل کو مارا تو کیا مارا یعنی یہ سزا نہ دی کیونکہ دل کی خطا بہت بار کہا یہ کے قابل نہی نسخہ بجائے قاتل قابل بہتر ہے **نہیں مجع قول** دستور ہے کہ جب عہد و پیمان لیا کرتے ہیں تو ہاتہ پر ہاتہ مارکر لیتے ہیں بس تقریر ظاہر ہے **ہنسی کے** مطلب یہہ کہ اے بے خبر اگر مثل قلقل مینا قہقہہ مارا تو کیا مارا کیونکہ یان دنیا میں ہنسی کے ساتہہ رونا ہے یعنی جو کوئی ہنستا ہے اوسکو رونا بہی حاصل ہوتا ہے اور بجائے روتا ہے رونا یعنی گریہ صحیح ہے **میرے آنسو تو نے گہر مارا** یعنی اے موتی تو نے اگر پانی میں غوطہ مارا تو کیا مارا ظاہر ہے کہ لعل سرخ ہوتا ہے اور موتی سفید پانی میں غرق ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے آنسو جیسے لعل غرق خون ہیں اسلئے موتی کا آب میں غرق ہوتا میرے آنسو کے برابر نہیں

کیونکہ خون اور پانی مین بہت فرق ہے **جگر و دل** مشار الیہ او ہر کا دل ہے
باعتبار ضمیر قریب اور او دہر کا جگر باعتبار مرجع بعید مطلب یہہ کہ کیا جانتا ہون یعنی
مین نہین جانتا ہون کہ دل کو مارا تو کس اوا کے ہتہیار سے مارا ہے اور جگر کو کونسے
ہتہیار ناز سے مارا ہے جو دونون زخمی لا علاج ہوگئے ہین او ہے یعنی محبوب نے
**دل سنگین خسرو** یعنی دل سنگین خسرو پر بہی ضرب لے کوہکن پہنچا امر کا
صیغہ ہے اگر تو نے سر کہسار پر تیشہ مارا تو کیا فائدہ کیونکہ خسرو کا دل متأثر نہوا
جو فرہاد پر رحم کر شیرین کا دہیان چہوڑتا اور فرہاد کو وصل سے کامیاب کرتا مختصر
یہہ تقریر ہے کہ اے کوہکن تو نے پہاڑ کو چیرا تو کیا فائدہ خسرو کے دل پر ضرب
مار تاکہ تجہے مطلب ملے **گیا شیطان** یعنی ایک سجدہ کے نکرنے مین شیطان مارا
گیا اگر شیطان نے لاکہون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا فائدہ حاصل یہہ کہ نافرمانی
محبوب اس خواری و ذلت کو پہنچاتی ہے **دل بدخواہ مین** اگر اے ذوق تیر
آہ فلک پر مارا تو کیا مارا کیونکہ دل بدخواہ مین یا چشم بد بین مین مارنا تہا خلاصہ یہہ کہ اگر
فلک پر مارا تو دشمن قایم رہا اگر دشمن کو مارا تو باعث عبرت اور کوئی فلک کے
دہوکہ مین آکر دشمنی عداوت نکرے گا

## ردیف الف غزل ۱۲

ہنگامہ گرم یعنی ہستی ناپایدار کا ہنگامہ گرم کرنے کی چشمک یا شرار کا تبسم یعنی جیسے برق اور شرار
آنکہہ جہپکنے کی دیر مین گم ہوجاتے ہین ویسا ہی دنیا ناپایدار ہے اسکی ہستی نیا ز ات ہوجاتی ہین
**جو شہید** یعنی مین جو لب خندان یار کا شہید ہوگیا تو شہادت کے درجہ کے باعث مزار
پر بیت چراغ جلانے مین کیا یعنی بجہ چراغ کا ہنسا اور کہلکہلا کر نا رہا اور یہی تقریر ہے کہ مین جو لب
خندان کا شہید ہون تو خندہ لب اثر ہی میرا چراغ مرقد کیا ہنسی ہے **ہوا از دل**
تقدیر شعر جو دل سے تنگنا کا پردہ نہو تو راز دل یار سے یار کا

پوشیدہ ہو یعنی محبوب کی ناحق رنجیدگی اتفاق کو مانع ہے ہو پا کہ انہون
تقدیر شعر یا کہ انہون کو خلش گر سے کیا خطر ہو کیونکہ مژگان کے خار کا نگاہ کو کھٹکا
نہین یعنی جیسے مژگان آنکھہ کو ایذا نہین دے سکتی ہین ویسے ہی بیگناہون
کو کسی کی تکلیف دہی کا کچھہ خوف نہین اس مضمون کا اشارہ محبوب کی
طرف ہے یعنی عاشق صادق کو کچھہ خوف نہین مصرع اول اسطرح صحیح ہے
ہو پا کہ انہون کو خلش گر سے کیا خطر خلشگر چھپا ہوا لا پچھے ہے تقدیر
شعر طلاوت تلخابہ رشک کیا پوچھے ہے کیونکہ باغ خلد برین کے انار کا نشتر
ہے عین وصل اسکا یعنی عادت مطلب ظاہر آنکھہ سو سے دریا
دراہ منتظر ہو جیسے مراد ہے دل کی داو گھات وہ پردہ جو خس و
خاشاک اور سنے سے باندہ کر بجائے پردہ استعمال کرتے ہین اور شکاری
بہی ایسا پردہ بنا کر اوسکی اوٹ مین چھپکر شکار مارتے ہین یعنی چشم یار مژگان سے
دل کی داو گھات مین ہے گویا ٹٹی کے اوجھل شکار کا قصد کرتی ہے حاصل کہ چشم
شکاری اور مژگان بجائے ٹٹی ہے بچھنے کی دل کی تقدیر شعر دل کی
آگ زیر خاک بہی بچی کی نہین کیونکہ میری گور پر چنار کا درخت ہوگا چنار ولایت
مین ایک بڑا درخت ہوتا ہے اسکے پتے بشکل پنجہ انسان ہوتے ہین اس
رات کیوقت اخگر برستے ہین مطلب ظاہر اسے ذوق ہوشیار وہ ہو خدا رسیدہ
ہو یہ صوفیائے کرام کی اصطلاح مین ہے اور اہل دنیا ہوشیار اوسکو کہتے ہین جو دنیا
کے کام مین ہمہ دان ہو پس کہتا ہے کہ اسے ذوق اگر تجھکو ہوش ہے تو دنیا سے
بہاگ جا کیونکہ اس میکدۂ دنیا مین ہشیار یعنی خدا رسیدہ کا کام نہین واضح
ہے کہ میکدہ مین ہشیار یعنی باعقل شراب پیکر با ہوش نہین رہتا

ردیف الف غزل ۱۳

حذر ہے خون سے تقدیر شعر ہمارے دل پامال کے خون سے کیسا حذر ہے
اور وہ دامن سنبہال کے کیسا چلا ہے یعنی باوجود طغیانی خون دل عاشق کی محبوب
ستم کرکے کہڑا ہوا اور اپنا دامن خون سے بچاکر باہر نکل گیا وا ہم ہوکہ دوسرے
نسخہ مین مصرع اول یون ہے کہ حذر ہے خون سے دل پائمال سے کیسا اور یہی صحیح
ہے اور تقریر مطابق حاشیہ کرین تجمل سے لیکئے صریح یعنی ظاہر آنکہین نکالکر
یعنی بحالت غصہ کیسا یعنی انجان ہوکر پوچہا کہ کیسا دل تہا جو کوئی ہمین لیگیا
یا یہہ کہ کیسا دل یعنی نہین دیتا ہون نہین ہے جوگی تقدیر شعر اگر چشم
یار جوگی نہین ہے تو اوسکے گرد مژگان کے بالکے کیسا ہجوم کرتے ہین جوگی جو
مین فقیری یا بہیس کرتے ہین بالکے بالکا یعنی چیلا اہل اسلام ہمارا گو مرشد کہتے ہین ہنود
جوگی علی ہذا القیاس بالکا مرشد کا اور چیلا جوگی کا ہوا کیسا یعنی کس لئے اوسکے اور
گسوا سلئے ہجوم کرتے ہین حاصل یہہ کہ مژگان بہی فدا ہین نمود خال کی تقدیر
شعر اگر زیر ابروے یار خال کی نمود دیکہو تو ہلال کے نیچے کیسا ستارا نکلا ہے
ہمارے کی نعش یعنی محبت دل کے بارے مین جہگڑا تہا وہ فیصل ہوا اب بعد انفصال
مقدمہ یہہ کیسا قصہ اوٹہا ہے یعنی پیدا ہوا ہے شب فراق مین تقدیر شعر اوس مہ
جبین کی شب فراق مین مجہے انجم چرخ آنکہین نکالکیا ڈرالتے ہین خلاصہ یہہ
کہ مصیبت پر ایک و مصیبت ہے ہزار دم ہین ہزار دم مراد ہزار فریب

## ردیف الف غزل ۱۴

مین کہان یعنی پہسلنا بہتر نہین کہ رشک عدو فرازئہ یار سے جل جاؤن اور کیا وہ بہتر
نیز صحیح ہے سرد مہرون سے تقدیر شعر اے فلک سرد مہر تو نے بالاندال کر
مین آگ نکل سرانعہ کی طرح جل جاؤنگا یعنی دو کی سرد مہری سے بچا دل آپ کہتا ہے
مجہل یعنی نا فرزان خود دو گستاخ ہمیشہ انجکرا خیزو معنی چہرا دہرا مچلنا اوسکو کہتے ہین

اگر لڑکے کو کہیں لیجانا چاہیں اور اوسکی مرضی جانیکی نہو تو وہ رو رو کر میز
پر بیٹھ جائے اور نہ جاوے **جنبش برگ** تقدیر شعر اگر اے ذوق باغ جہان
مین جنبش برگ صفت کچھہ ہاتھہ آئیگا تو ہاتھہ تو ہل جاونگا یعنی جیسے درخت کا پتا
ہلتا ہی اوسکو کچھہ حاصل نہیں ہوتا ایسا ہی اگر مجکو حرکت یعنی سعی کرنے سے کچھہ حاصل
نہوگا تو افسوس مین ہاتھہ ملتا ہوا چلا جاونگا **اس سے تو وہ** تقدیر شعر
وہ بیداد اس سے تو وہ آگ ہو گیا کہ اب میرا دل آہ آتشین سے
سرد ہو گیا یعنی مجھہ سے محبوب اسقدر غصہ مین آیا کہ اوسکی تیزی سے
مین ناامید ہو کر اپنی آہ آتشین کو باعث خوف چھوڑ دیا **سینہ مین**
**بوالہوس** تقدیر شعر بوالہوس کے سینہ مین ہی آبلہ تہا مگر نشتر
کا نام سنتے ہی اوسکا منہ زرد ہو گیا یعنی بوالہوس کو محبوب کی محبت
سے سینہ مین آبلہ پیدا ہوا نشتر کا نام سنکر بہاگ گیا کیونکہ اوسکی محبت
ہوس کی جہت سے تہی اسلئے مصائب عشق گوارا نہ کر سکا اور میرا
عشق صادق ہے ایسی نشترون کا کیا خوف **لڑنے کو** زد چوسر کی
گوٹ یعنی جیسے چوسر کی زد مر کر پہر کہڑی ہو جاتی ہے ایسا ہی میرا حال ہے
کہ کئی بار جیتا مرتا ہون **مجنون ہی** گردباد گولا گرد ہو گیا یعنی فی الواقع مجنون
گردباد کی مانند دشت گرد تہا لیکن جب ہمنے خاک اوڑائی تو مجنون بباعث
رشک گرد اوڑانے مین ہیچ اور ناچیز ہو گیا **وان رخ** وان اشارہ بجانب محبوب ہے
گل و رد گلاب کا پہول یان اشارہ بجانب عاشق رو یعنی رو موصوف و صفت مبتدا گل
موصوف و صفت خبر یعنی محبوب خوشی کے باعث سرخرو ہے اور مین غم سے زرد ہو گیا
**پیر مغان کے** تقدیر شعر اے ذوق پیر مغان کے پاس وہ دارو ہے کہ جس سے
ناامید مرد ہو امرد ہو گیا بس حاشیہ کے الفاظ کی تحقیق سے مطالب شعر ظاہر ہے

## ردیف الف غزل ۱۶

**پانی طبیب** بجہا ہوا وہ پانی جو طبیب چاندی کو آگ مین گرم کرکے پانی مین کئی بار ڈالکر سرد کرکے مریض کو پلایا کرتے ہین اوس مرض کو مفید ہوتا ہی کہتا ہے کہ طبیب کسلئے ایسا پانی پلاتا ہے کیونکہ ہمارا دل زندگی سے بجہا ہوا یعنی سرد اور بیزار ہے **کہتے تھے** جسے آفتاب قیامت کہتے تھے سو وہ اپنا داغ دل کا چراغ بجہا ہوا نکلا یعنی میرا داغ دل جو آتش عشق سے جلا ہوا ہی آفتاب قیامت ہے **پھر دل مین** واضح ہو کہ شروع مین آہین گرم ہوتی ہین کثرت کی جہت سے انجام سرد نکلا کرتی ہین پھر جب آہون سے صبر کیا یعنی آرام لیکر آہ کو شروع کیا تو پھر گرم ہو جاتی ہین اسلئے ایسا کہا ہے ثانی مصرع مین بجائے تو پھر بھڑک تو پھر بھڑک صحیح ہے **پہلے نشانہ** یعنی سب سے پہلے مین نشانہ ہوتا **ہم آپ جل بجھے** یعنی جل کر مرگئے مگر دل کی آگ کو سینہ مین بجھا نہ پایا

## ردیف الف غزل ۱۷

**جدا ہون** ہم یار سے جدا ہون اور رقیب جدا نہ ہون اسمین یہہ بہید ہے کہ اپنا اپنا مقدر جدا اور نصیب جدا ہے **تری گلی سے** یعنی جب مین تیری گلی سے نکلا اوسیوقت دم نکل گیا اور یہہ مقام تعجب ہے کہ عندلیب گلستان سے علیحدہ ہوکر جیتی ہے **جدا نہ درد** اے طبیب اگر میرے اعضا حروف درد کی صورت جدا ہون تو بھی درد جدائی ہرگز جدا ہو مطلب ظاہر ہے **ہے اور علم** مکتب محبت مین علم و ادب اور ہی ہے کہ وہان کا معلم جدا ادیب جدا ہے یعنی معلم و ادیب تعلیم علم سے شاگردون کو علم پڑہاکر اعلی درجہ پر پہنچاتے مین کہ جسکے باعث خلعت تعظیم و تکریم سے پیش آتی ہے اور مدرسہ عشق کے معلم اپنے تلمیذون کو پڑہاکر

خوار اور گرفتار مصائب کراتے ہین کر شب ستارے شماری اور دن اشک باری
مین بسر کرتے ہین چنانکہ مجنون فرہاد وغیرہ کے قصہ سے عیان ہے ہجوم اشک
اشک کی تشبیہ فوج سے اور نالہ کی مشابہت نقیب سے ہے لطافت شعر یہہ
ہے کہ جیسے نقیب آواز بلند بولا کرتا ہے نالہ بھی باواز بلند ہوا کرتا ہے فراق
خلد سے ابتک گندم فراق خلد سے سینہ چاک ہے آہی کوئی غریب وطن سے
جدا ہو کرین جدائی ای ذوق ہم کس کس کی جدائی کا رنج کرین کہ عنقریب
سب ہمسے جدا ہونے والے ہین

## ردیف الف غزل ۱۸

رہا پامال رہ عشق کی تربت کا نشان پامال رہا جو اوسپر نقش کف پا نے تعویذ رکھا
یعنی میری تربت کو لوگ اسواسطے پامال کرتے ہین یعنی تربت پر رستہ بنالیا ہے
کیونکہ پہلے محبوب نے قبر پر اپنے کف پا کا نقش بجائے تعویذ رکھدیا یہہ بات
صحیح ہے کہ لوگ نشان قدم دیکھہ کر رستہ چلا کرتے ہین اور یہہ بھی تقریر ہے
کہ پامالِ رہ عشق باضافت پامال پڑہا جائے مطلب یہہ کہ پامالِ رہ عشق
یعنی کسینے عاشق کی تربت بنائی ہی نہ تھی صرف محبوب نے وہان ایک پاؤن
رکھدیا تہا اوس پاؤن کا نقش بجائے تعویذ ہے یہہ بھی غنیمت ہوا کیونکہ اسی سے
تربت کا نشان رہگیا تلخکامی کا تقدیر شعر یعد فنا بھی تلخکامی کا یہہ اثر رہا کہ
ہمانے میرے استخوان کو باقی نہ رکھا یعنی کھالیا مشہور ہے کہ ہما کی غذا استخوان ہے
اور دوسرا مصرع اسطرح بہی ہے کہ استخوان کو میرے موہنہ پڑہ ہمانے رکھا اگر
مصرع کے مطابق یہہ مطلب ہے کہ میری تلخکامی کا مرنے کے بعد بھی یہہ اثر رہا
کہ ہمانے میری ہڈیون کو نہ کہایا موہنہ پر رکھنا ہرگز نہ کہانے سے کنایہ ہے
آنکہین دید ار طلب شعر یہہ ہے کہ قبر پر پہول یا گلدستہ رکہتے ہین اور نرگس

کرتے ہین اور نرگس ایک پہول کا نام ہے جسکو آنکہہ سے تشبیہ دیتے ہین پس کہتا ہے کہ میری آنکھین جو دیدار طلب ہین قبر مین بھی بند نہین ہوئے گو ہین سے نرگس ہو کر نکل آئی ہین انکو نرگس کا دستہ نہ سمجہین **پئی ناواقف** مطلب شعر یہہ ہے کہ ناواقف کے واسطے راہ بتانے والا چاہیئے جو رستہ چل سکے اور اکثر بوڑہا آدمی ہاتھ مین لکڑی رکھا کرتا ہے کیونکہ بباعث ناتوانی بلا مدد چھڑی پیر ضعیف کے واسطے رستہ چلنا مشکل ہوتا ہے اور بذریعہ عصا چلنا گویا علامت بڑہاپے کی ہے اسواسطے کہتا ہے کہ دیکھو گور سے آگے عصا نے قدم رکھا ہے یعنی ایسا ناتوان ہو گیا ہون کہ ناتہہ مین عصا لیکر چلتا ہون پس یہہ عصا رکھنا اول علامت گور یعنی مرنیکی ہے اسلئے عصا گور مین جانیکے لئے رہبر ہے **ناتوان بین** وہ شخص جو حالت ضعف اور ناتوانی مین انسان کو دیکھکر خوش ہو ایسے شخص سے عشاق محبوب سے مراد لیتے ہین جو عاشق کو زار و نزار دیکھکر خوش ہوتا ہے مطلب شعر یہہ ہوا کہ جب محبوب نے مجکو بنظر ناتوان بینی دیکہا تو اوسکو میرا بدن بباعث کمال لاغری نظر نہ پڑا جب میرا بدن بال برابر باریک قبا کے اندر نظر پڑا تو محبوب نے یہہ سمجہا کہ قبا کی تار لٹکتی ہے اس دہوکہ مین آگیا اگر دہوکہ مین نہ آتا تو کچھہ مونہہ سے بولتا اور خوش ہوتا اور اوسکو ناتوان بینی کا مقصد حاصل ہوتا یا ناتوان بین سے مراد حاسد اور رقیب سے بھی ہو سکتی ہے کہ اسکو میرے بال جیسے بدن نے دہوکہ مین رکھا اور اوسکو خوشی حاصل نہ ہوئی **نہ رکھے خوبی** یعنی جیسے آئینہ خوبی اور زشتی کا لحاظ نہین رکھتا کیونکہ اوسمین سب کا چہرہ بہلا برا نظر آتا ہے اسیطرح جو اہل صفا ہوتے ہین ہر ایک مہمان کی تواضع کرتے ہین خواہ کیسا ہو **شربت مرگ سے** آب بقا آب حیات مطلب یہہ ہے کہ عشاق کے نزدیک محبوب کے ہجر مین مرنا قیامت تک کی زندگی سے بہتر ہے

**نکیا مرکے بھی** مطلب یہہ ہے کہ حسب وصیت جو میرے سرہانے
قرآن مجید رکہا گیا یہہ غرض تہی کہ قبر مین بہی قرآن مجید کی زیارت سے
مصحف رخسار محبوب کا شوق لاحق حال رہے **بے نشان پہلے فنا سے**
پہلے بے نشان ہو جو تجکو بقا ہو ورنہ اے ذوق فنا نے کسکا نشان رکھا ہے
یعنی مرنے سے اول مرنا چاہئے جو بقا ابدی حاصل ہو اگر یہہ رتبہ حاصل
نہوا تو بتاؤ کہ فنا نے کسکا نام و نشان باقی رکہا ہے غرض کہ جو عشق مین
فنا نہین ہوا اوسکا کوئی نام نہین لیتا دیکھو کہ مجنون فرہاد وغیرہ عشاق کا
افسانہ دنیا مین زبان زد خاص و عام ہے

## ردیف الف غزل ۱۹

**نشہ دولت** بد اطوار وہ جو شہیات مین مصروف ہو یعنی پہلے بد اطوار
خود شیطان تہا جب دولت کا غرور پیدا ہوا تو شیطان پر ایک اور شیطان
چڑہا حاصل یہہ کہ بد اطوار کے سب افعال شیطانی ہین **مینے دیکھا**
جب مینے مہ نو کو دیکھا تو اوس ابرو کا خیال ذہن میری چہاتی پر خنجر لیکے
آن چڑہا یعنی محبوب کے ابرو کا خیال جو میرے دماغ مین تہا خنجر لیکر مانع
ہوا کہ ایسے ابرو رشک مہ نو کو چہوڑکر کیون اودہر متوجہ ہوتا ہے تلازمات
شعر الفاظ خنجر و ہلال مین بصورت ٹہراپن ہے اور چڑہنا مین یہہ کہ جب مہ نو
طلوع کیا کرتا ہے تو بتلایا کرتے ہین کہ دیکھو وہ چڑہا **دیکھئے ملت و
دین** باؤ کے گہوڑے پہ باؤ باد کا ترجمہ ہے باؤ کا گہوڑا امراد تکبری اور
رعونت کے گہوڑے پر چڑہکر تیز اور دوا دو آتا ہے کیونکہ باد تیز رفتار ہے
چنانچہ باد نخوت **مصحف رخ** یہہ سونا سر قرآن چڑہا یعنی محبوب کے رخ
کے سنہری رنگ کی السٹلی ہے جیسے کہ شروع قرآن مجید پر خوشنمائی کے لئے سونا

ے مہتابات مشغول
خود رب بنا شیطان

چڑہاتے ہین اس سونا چڑہانے کو لوح کہتے ہین **جب لڑی جب تیری**
آنکہہ لڑی ہیرے دل کے سوا فوج مژگان کے موںہہ پر سر میدان کوئی نہ چڑہا
**نازسے تان کے** ابروسے تان کے تیر نگاہ ناز سے لگا تیرے قربان
اپنی کمان پر چلہ چلہ چڑہا یعنی اے محبوب مین تیرے قربان ہوجاؤن کہ
کمان پر چلہ چڑہاکر اوسمین تیر رکہکر ناز یعنی ادائے محبوبانہ زور سے کہینچکر ایسا
تیر لگا جو جان فدا کرکے منزل مقصود پر پہنچون **اشک آئے نہین**
یعنی ابہی میری پلکون پر آنسو آئے ہی نہین تہے کہ یارون نے طوفان باندہ
کے یعنی جہوٹہی بات بناکے سو نیزے پانی چڑہا دیا یعنی باتین بنانے لگے کہ
فلان شخص اشارہ اکہ سو نیزے پانی چڑہ گیا **حضرت عشق کی سب**
گبر و مسلمان چڑہا یعنی بوجہ چڑہاوہ چڑہا دیتے ہین

## ردیف الف غزل ۲۰

**تیر چٹکی مین لیا** چٹکی دو انگلیون کے سر کو ملاکر کسی چیز کو اوٹہانا یا پکڑنا
اور پیچ دیکر آواز نکالنا چٹکی لینا یعنی دو ناخنون سے ایک عضو کو ایسا پکڑے
کہ اوس جوڑ کو درد پہنچے پس تقریر یہہ ہوئی کہ جب محبوب نے دشمن کے
مارنے کے لئے چٹکی مین تیر لیا تو میرے دل مین رشک کیا کیا یعنی بہت
چٹکیان لینے لگا اور رشک کے باعث دل کو نہایت درد و رنج پہنچا
**نام میرا سنکے** جائی لی بید مجنون انگڑائیان واضح ہو کہ جائی اور انگڑائی
سستی اور کاہلی کے سوا غم اور فکر سے بہی آجاتی ہے اسواسطے تقریر یہہ
ہوئی کہ جب میرا نام مجنون نے سنا تو اوسکو جائی آگئی اور بید مجنون ہنکر انگڑائیان
لینے لگا یعنی ان دونون کو حسرت اور رشک سے غم و الم پیدا ہوا کیونکہ
مجنون نے تصور کیا کہ میرا عشق اوسکے برابر نہین اور بید مجنون کو سوجہا کہ

کہ میری شاخون کی پریشانی اور پراگندگی اوسکے مساوی نہین ہے **جو**
**غنچون کا** اے باغبان یہہ جو غنچونکا چٹکنا[۵۱] اونگلیون کی سی چٹک ہے اس
صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لینے لگا واضح ہو کہ بعض مرد و عورت جب
بچے بچی کو کہلایا کرتے ہین تو پیار کے وقت چٹکیان بجا کر محبت کے الفاظ
بولا کرتے ہین اسکو بلائین لینا کہتے ہین اور ہندوستانی عورات کی عادت ہے
کہ جب کسی اپنے سے چہوٹے سے ملتی ہین تو اپنے دونون ہاتہون کو اوسکے
منہ پر پہیر کر اونگلیون کو پشت کی طرف سے کنپٹیون پر رکہہ کر دباتی ہین
اور اوسوقت اونگلیون کی جڑ سے چٹ چٹ آواز نکلتی ہے اسے بلائین
لینا کہتے ہین تو شاعر کہتا ہے کہ غنچے جو چٹکتے ہین اور ویسی آواز نکلتی ہے
تو گویا باغ کسکی بلائین لیتا ہے پس یہہ کسکی بلائین لیتا ہے پس گویا
عاشق باغبان سے دریافت کرتا ہے کہ یہہ جو اسوقت غنچے اونگلیونکی چٹک
جیسے کہل رہے ہین اس صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لیتا ہے اس کلام
کا نتیجہ یہہ ہے کہ محبوب کا اتفاق باغ کی سیر کے واسطے ہوا تہا عاشق نے
غنچون کو شگفتہ ہوتے دیکہکر باغبان سے دریافت کیا تہا چنانچہ مضمون
مذکورہ شعر مسطورہ مین ادا کیا کہ محبوب کی بلائین باغ غنچون سے لیتا ہے
**جس نے کی** بیعت[۵۲] سبو پیر مغان الفاظ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے
**تیز جو کرنے لگا** فسان[۵۳] مطلب یہہ ہے کہ جب محبوب عشاق پر تیغ نگاہ
تیز کرنے لگا یعنی غصے کی آنکہون سے دیکہنے لگا اور اوسوقت غصہ کی حالت
مین جو آنکہون نے پہرنا شروع کیا تو گویا آنکہونکا پہرنا تیغ نگاہ کے لئے فسان
ہوگیا **حسن سے ہے** تقدیر شعر جو یعنی جب گلگیر منہ مین شمع کی زبان لینے لگا
تو حسن سے تا دل آہن بہی گرم اختلاط[۵۴] ہے یعنی معشوق کے سامنے جو شمع روشن

تہی اوسوقت گلگیر جو شمع کے منہ کو کاٹتا تہا محض بخیال محبت محبوب
اس خدمت مین موجود تھا یا اسلئے تراشتا تہا کہ شمع خوب روشن ہو اور
محبوب کے حسن کو دیکھکر نوریاب ہوکر مسرور رہو حاصل یہہ کہ جب حسن کی
جہت سے آہن کے دل تک اثر محبت ہی تو اسلئے آہن بہی ایسی شرف خدمت
مین ہوشیار رہے اوصحیح تقریر یہہ ہی ہے کہ حسن کا اثر لوہے کے دل تک
بہی ہے دیکہو شمع جو ایک خوشنما اور خوبصورت چیز ہے گلگیر جو لوہے کا ہے
وہ بہی اوسکے حسن کے سبب اوسکی زبان چوستا ہی اور محبت کرتا ہے **موت**
**اوسکو** تقدیر شعر جو تیر ابیمار غم یون ہچکیان لینے لگا خدا جانے اوسکو موت
یاد کرتی ہی کہ گور کاف بیان بجائے عطف ہے یعنی یا گور مطلب ظاہر اور ہندوستانی
عورات مین مشہور ہے کہ ہچکیون کا سبب کسی دوست کا یاد کرنا ہے **رات**
**لو** تقدیر شعر لوا ے ذوق کہ رات اوسکی نوک مژگان کا خیال میرے تن پہ ہر
مو سے کار سنان لینے لگا لو اردو مین اسکے معنی کلام کرنیکے وقت کسیکو اپنی
طرف متوجہ کرنے کے ہین جو متکلم کیطرف تعلق خاطر کرنے اور لو کے معنی اور
بہی ہین لیکن یہان یہی مراد ہی جو لکہا گیا سنان بہالا نیزہ مطلب ظاہر

## ردیف الف غزل ۲۱

**پہونچا آب تیغ** آب تیغ سے مراد چمک اور تیزی ہے ظاہر ہے کہ جو کوئی
بیمار ہوتا ہے صحت پانے کے بعد غسل کیا کرتا ہے اسکو غسل صحت کہتے ہین
اور عاشق کی بیماری مفارقت محبوب اور عشق مین جو مصائب لاحق ہوتی ہین بسر
کہتا ہے کہ اے دل آب تیغ قاتل تا بسر پہونچا اچہا ہوا یعنی خوب ہوا کہ اس پانی
سے ہجر محبوب سے مخلصی ہولی اب اے دل جب تو نے زخم مفارقت سے رہائی
پائی گویا تو اچہا ہوا یعنی صحت یاب ہوا اسلئے چاہیئے کہ تو غسل لے تے غسل کر

[illegible marginal handwritten note]

یعنی تو غسل کرے **کم ہوا اوس** یعنی خنجر کی تیزی کم ہو کیونکہ ہمارا حلق کاٹکر
خون سے تر کر دیا یہہ تر کرنا بہت اچھا ہوا کیونکہ یہی مقصود تہا کہ محبوب کے
ہاتھہ سے مارا جاؤن **آرہیگا دشت مین** تقدیر شعر اے لیلی جو مجنون
سوکہکر کانٹا ہوگیا ہے تو تیرے ناقے کے کام دشت مین آرہیگا اچھا ہوا
کانٹا مراد لاغر کیونکہ لاغر کو کانٹا ہوگیا ہے کہا کرتے "مین ناقے کے کام دشت
مین یعنی ناقے کی خدمتگاری مین آرہیگا یعنی مجنون کا کام انجام اور تمام ہو
جائیگا یہہ بات واضح ہو کہ کام[1] مین آنیسے مراد ہلاکی سے ہوا کرتی ہی اور جو کانٹے
سے مراد خوراک ناقہ خیال کیا کرے تو یہہ درست نہین کیونکہ ناقے کی خورش
سوکھے کانٹے نہین تقریر وہی ہے جو لکھی گئی لیکن شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول
سے کانٹا ہی خوراک ہے چنانچہ فرمایا کہ بیچارہ خار میخورد و بار مے برد مطلب یہہ ہے
کہ چونکہ وہ کانٹا ہوگیا ہے اور اونٹ کی خوراک کانٹا ہی ہے گو سوکہا ہو یا تازہ
اوسکے کام آجائیگا مطلب ظاہر ہے **روز کہتا تھا** روز کہتا تہا اسکا فاعل
دل ہے اوس نے محبوب نے تو آن یعنی نمک مطلب ظاہر **سنکے مجنون نے**
شوریدہ سر- دیوانہ اور سودائی سے مراد ہے اچھا ہوا یعنی عشق مین بدرجۂ اعلی
بڑھگیا **بندھگیا اوس** جبکہ اوس موئے[2] کمر کا مضمون بندھگیا تو مضمون مین
دقت ہوگئی یہ یعنی لیکن شعر اچھا ہوا یعنی خوب بنا بندھگیا مراد طیار ہوگیا اور
لفظ بندھگیا کمر کے مناسب حال ہے کیونکہ کمر کو باندہ کر کار کیا کرتے ہین دقت
بمعنی باریکی مجازاً تکلیف یعنی جب محبوب کی کمر کی تعریف مین شعر لکہا تو مضمون
مین دقت ہوگئی یعنی مضمون مین ایسی باریکی ہوگئی کہ اوسکا مضمون سمجہنا مشکل
ہوگیا پس جب شعر کا مضمون معلوم ہوا تو کمر محبوب کیونکر معلوم ہو اور نظر مین
آسکے **مجہکو صدقے** تقدیر شعر اگر تیرا مزاج بدمزا ہے تو مجہکو صدقے کر کیونکہ

[1] دور کام کسی آنے مراد مردن ۱۲
[2] [illegible] مراد محبوب ۱۲

یہہ تونے ادہر صدقے دیا اودہر اچہا ہوا بدمزا بیمار صدقہ خیرات یہہ سے مراد عاشق ہے واضح ہوکہ جب کوئی بیمار ہوا کرتا ہے تو صدقہ دیا کرتا ہے یعنی کہتا ہے کہ اگر محبوب بیمار ہے تو عاشق کو خیرات کردیو کیونکہ جسوقت ادہر عاشق کو بجائے صدقہ دیا گیا اودہر محبوب فی الحال اچہا ہو جائیگا **ہاتہہ تو ہلکا** تقدیر شعر یار کی شمشیر کا ہاتہہ تو ہلکا پڑا تہا پر یعنی لیکن میری بختقسمت سے کارگر اچہا ہوا یعنی کاری زخم لگا **کہنچ گیا** تقدیر شعر میری طرف سے اوس دلبر کا دل اور کہنچ گیا واہ واجذب محبت کا اثر اچہا ہوا **قتل کرتا ہے** تقدیر شعر بسمل سے یہہ کہنا قتل کرتا ہی کہ لو اب تو اچہا ہوا کہ لہو سے دامن ہی تر ہوا **نامہ بر جاتا** تقدیر شعر اے جان حزین نامہ بر جاتا ہے تو بہی جلدی چلی جا دیر مت کر کیونکہ تیرے ساتہہ ہمسفر اچہا ہوا مطلب ظاہر اور یہہ صحیح تقریر ہے یعنی اے نامہ بر اگر تو جاتا ہے تو جلدی جا میری تو جان ہی چلی دیر نکر تیرے ساتہہ ہمسفر یعنی میری جان حزین اچہا ہوا **آئینہ خانہ مین** عالم کے آئینہ خانہ مین یہہ مثال سمجہہ لے تا تجہے جانین کہ یہہ صاحب نظر اچہا ہوا خلاصہ یہہ ہے کہ شیشہ مین جیسی صورت ہوگی ویسی ہی نظر پڑے گی جہان مین یہی مثال ہے کہ اگر نیک آدمی ہے وہ جسکو دیکہیگا نیک نظر سے دیکہیگا اور جو برا ہوگا اوسکو سب برے معلوم ہوتے ہین چنانکہ اس شعر کا بیان یہہ دوسرا شعر ہے **ہے برا توہی** اگر تجکو برا نظر آیا تو توہی برا ہے اگر تجہے اچہا معلوم ہوا تو توہی اچہا ہے مطلب ظاہر

## ردیف الف غزل ۲۲

**وہ مست ناز** شیشہ یعنی آئینہ حلب شہر کا نام ہے اس شہر کا آئینہ مشہور ہے چنانکہ آئینہ حلبی کرکے مشہور ہے اس شہر مین لوہے کا آئینہ خوب بنتا ہے

…سمجھتے ہین اور شعر مین یہہ مثال سے مراد شعر ثانی ہے کیونکہ یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین ۱۲

**نوید اے تشنہ** تو یہ خوشخبری تشنہ کامی بارے **تامل کیجیو** اے ذوق تامل کیجیو کر دیکھیے تپیدن کیا ہو کہ قاتل کو اب تک ذبح کرنیکا ڈھب نہین آیا مرادیہہ کہ اے ذوق دیکھا چاہیئے کہ کسقدر تڑپنا ہوتا ہے کیونکہ قاتل کو ابتک ذبح کرنیکا ڈھب نہین آیا صاف مطلب یہہ ہے کہ تامل کر یعنی ٹھہر دیکھہ کیا ہوا یہی تو اوسکو قتل کا ڈھب ہی نہین آتا کیا جانے تڑپا کر مارے یا جلدی سے سر جدا کر دے اور تڑپنے کا مزا بالکل نہ آئے

## ردیف الف غزل ۲۳

**عبث جان منتظر** جان منتظر ہونا یہہ عبث ہے کیونکہ وہ شوخ کب آیا یعنی نہین آویگا اگر جہلم کو بھی آیا تو ہم جانینگے اب آیا مطلب ظاہر **نوشتہ سے** یعنی تقدیر سے اک حرف بھی بیش و کم نہوا کیونکہ جو تقدیر نے پیشانی پر لکھا تہا وہی سب پیش آیا **برنگ غنچہ** اس گلستان مین خونین دل تنگ بر غنچہ کیا ہنسے گر اک تبسم زیر لب آیا تو منہ مین خون بھر آیا یعنی عشاق کو دنیا مین کسیطرح اسباب عیش مہیا نہین **وہ آئین** یعنی وہ آئین یا نہ آئین اون سے رنجیدہ دل نہین ہون مگر یہہ رنج ہے کہ اونسے بے سبب کیون رنج آیا یعنی بلاسبب محبوب نے رنج کیون کیا **لگائی زلف کو** وہ تو سہی اوبے ادب یعنی کہڑارہ مطلب یہ ہے کہ جب شانہ نے انگلی زلف کو لگائی تو دل نے پکار کر کہا کہ یہان کہڑا رہ کیونکہ مین آیا یعنی مین آتا ہون اور اس گستاخی کے عوض تجہکو آگر بتاتا ہون **مین اپنے ذوق** مین اپنے ذوق کے قربان ہون کہ محبت کی مستی مین جب آیا ہون تو بے طلب آیا ہون حالانکہ کسی نے نہین بلایا مطلب ظاہر

## ردیف الف غزل ۲۴

**اوتار القوے** ارے تو نے تو اس شامت کے مارے کا تن سے سر اوتارا
مین سر سے تنکا اوتار یکا احسان مانون تقریر یہہ کہ جو شخص میرے سر سے تنکا اوتار
دیتا ہے تو اوسکا مرہون احسان ہوتا ہون اور تو نے میرے تن سے سر اوتار دیا
کیونکر ممنون احسان نہون جو اصل مراد کو پہنچا ہون **ستارے دیکھکر**
تمہارے گوشوارے کا موتی دیکھکر ستارے کہین کہ ہمکو یہہ نور اس ستارے کا صدقہ
ملا الفاظ کی تحقیقات سے مطلب ظاہر **جسے کہتے ہین** ازل جسکا شروع نہو ابد جسکی
انتہا نہو اس کنار یکا اوس کنار یکا دریا کے گذر کی دونون طرف سے مراد ہے
خلاصہ یہہ کہ جب بحر عشق کے دونون کنار یکا ابتدا اور انتہا نہین لہذا عاشق
گرداب بلا مین مبتلا رہتا ہے **ملے اکسیر گر** گر اس گشت و خون سے اکسیر
ملے تو مین ہرگز نہ لون کیونکہ میرے مذہب مین پارے کا کشتہ کرنا خون کرنا ہے
واضح ہو کہ کیمیاگر پار یکے کشتہ سے اکسیر بناتے ہین عاشق کہتا ہے کہ مجھکو اکسیر کی
کچھہ ضرورت نہین کیونکہ میرے مذہب مین پار یکا مارنا ہی خون کرنا ہے
**شہ پکڑ مین** حضرت خضر اور الیاس دریاؤن پر متصرف ہونا مشہور ہے مطلب ظاہر
**میری منزل مین** وہ مہوش ماہ سریع السیر ہے اور اوسکا دشمنون کے گھر
مین قطب تار یکا خواص ہے واضح ہو کہ تارے دو قسم ہین ایک کو سیارے
کہتے ہین اور دوسر یکو ثوابت سیارے وہ جو کہ گردش مین ہین ثوابت وہ جو
میخ کی مانند ایک ہی جگہ جڑے ہوئے ہین اور سیارون کے لئے منزلین معین
ہین جو اون منازل کو رات دن طے کرتے ہین سب مین سے چاند تیز رو
ہے قطب بہی ثوابت مین سے ہے عاشق کہتا ہے کہ میری منزل مین سے
محبوب چاند کی طرح جلد نکلجاتا ہے اور میرے دشمنون کے گھر مین قطب
تارے کا خواص رکھتا ہے یعنی ایسا دل لگا کر بیٹھا ہے کہ وہان سے ہلتا

قصد نہین کرتا **سر راہ فنا** مین ہن سر راہ فنا مین مہیا ئے سفر ہون لیکن برنگ اشک مژگان اک اشارے کا منتظر ہون عاشق گویا ہے کہ مین اب مرنے کی تیاری مین ہون لیکن جان کے قبض ہونے مین اتنی دیر ہے کہ جسوقت محبوب نے اک اشارہ کیا اور یہی میرا مقصد ہے جب یہہ مقصد حاصل ہوا تو اوسی وقت روح قبض ہو جایگی اور اشک کی تشبیہ اک اشارہ اسلئے ہے کہ اشک ایک ایک قطرہ مژگان سے ٹپکا کرتا ہے **خریدار اوسکی چھڑک کر** چھڑکنا بکسر اول و بفتح رائے مہملہ فارسی مین آب پاشیدن اور آب زدن کے معنی ہین اور خشک شے کو انگلیونکے سرسے پکڑ کر گرا دینا اسکو بھی چھڑکنا کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ خدا تعالے کی رحمت جنس عصیان کی خریدار ہے یعنی جو کوئی گناہ کی باعث ڈر کر روتا ہے اوسکی رحمت گناہ کو عفو کرتی ہے پس کہتا ہے کہ مین جنس عصیان کو گریہ سے چھڑک کر **نفع پر بیچتا ہون** اور گریہ سے یہہ کلمہ مربوط بمصرع ثانی ہے یعنی گریہ سے چھڑک کر بیچتا ہون واضح ہو کہ بعض اشیا کو پانی چھڑک کر بیچا کرتے ہین اس نیت سے کہ گران وزن ہو جائے چونکہ گریہ کا بہت درجہ ہے اسلئے شاعر نے یہہ مضمون ادا کیا **ڈھلکتا ہے مثال** ڈھلکنا بفتح اول و لام و سکون کاف اسکے معنی فارسی مین ریختہ شدن رقیق چیز کے ہین مثل پانی اور سوا اسکے جو پتلی چیز ہو اور بضم اول بمعنی غلطیدن یعنی لڑھکنا اور لڑھکانا لازمی اور متعدی دونون کے آتے ہین یہان بفتح اول سے مراد ہے منکا یعنی تسبیح کا دانہ اور منجی کو بھی کہتے ہین استخارہ لغت مین خدا سے بہتر چاہنا اور اصطلاح مین غیب سے آگاہی ڈھونڈنا اہل سنت والجماعت کے نزدیک استخارہ کے کئی دستور ہین مختصر یہہ ہے کہ دو جانے سوت یا اور کوئی دعا پڑھکر سو رہنا جو کچھ ہونا ہوتا ہے خواب مین معلوم ہو جاتا ہے

۵۱ سر راہ جان سے ہجر شروع ہو تہیا طلب برنگ یعنی مانند ۵۲ گریہ کے بارے مین اجاد بشوارد ہین انکار و دور و بیمو ... یعنی رونا دل کو خون کرتا ہے ... صبر ... یعنی ... اوسکی ... سے بیچتا ہون ... خدا سے ...

اور شیعہ اسطرح استخارہ کرتے ہین کہ پڑہنے کے بعد آنکہین بند کرکے تخمیناً
تیسرا حصہ تسبیح کا دو انگلیون سے پکڑ کر اوسجگہ سے امام تسبیح تک دو دو منکے
کی طرح کرتے ہین پہر آخر مین اگر ایک دانہ رہا علامت نیک سمجہتے ہین اگر دو
رہجائین علامت بد جانتے ہین تقریر مطلب یہہ ہوا کہ میرے من کا یعنی جی
کا دانہ مثال دانہ تسبیح کیون ڈہلکتا ہے کیونکہ جب دنیا سے انجام سفر ٹہرا
تو استخاریکا کیا کام ہے جو دعا پڑہکر تسبیح سے استخارہ کرون یعنی جب محبت
محبوب مین فنا متصور ہے تو استخارہ کی کیا ضرورت ہے صحیح تقریر یہہ ہے کہ
ڈہلکنا بالفتح کسی چیز کا ڈہیلا ہوکر لٹک پڑنا ہے اور منکا ڈہلکنا محاورہ مین
جان کنی کے وقت گردن کے فقرات سست ہوجانے کے سبب لٹک آنے
اور سرخرہ بولنے کو کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ مرنے کے وقت تسبیح کے دانے
کی طرح گردن کے فقرات کیون ڈہلک جاتے ہین اور اس ضروری سفر
مین استخارے کا کیا کام ہے **فقط تار نفس** تار نفس سانس سے مراد ہے
خط لکیر جسمین صرف طول ہو عرض اور عمق نہو جادہ رستہ اور خط جادہ یعنی رستہ
چلنے کی پگ ڈنڈی جیسے سڑک یعنی اے ذوق تار نفس کا خط جادہ کافی ہے
اور پئے عمر روان گذاریکا رستہ اور کیا چاہئے یعنی یہہ جو سانس کی آمد و رفت
اندرونی بیرونی ہے یہی علامت موت کی ہے انجام سانس ختم ہوکر انسان
مرجاتا ہے اگر عشق مین مرنا ہو تو اس سے اور کوئی رستہ بہتر نہین ہے کہ
عشق مین سانس کا رستہ ختم ہو

## ردیف الف غزل ۲۵

**نالہ ہے اون** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ یہہ کام قاصد کا تہا کہ میرے
احوال ہجران کا حال محبوب کے پاس پیغام لیجاتا لیکن میرا نالہ جو ایک تیر ہے

ہے اسنے قاصد کا کام اختیار کیا ہے یعنی قاصد نے نالہ کا حال بیان کرنا تھا
خود نالہ ہی محبوب کے پاس جاکر درد جدائی کا حال بیان کیا کرتا ہے **پنجہ شانہ**
**کو** حاصل یہہ ہے کہ ظاہر مین شانہ کے فقط دندانے ہوتے ہین اون مین
ناخنون کی صورت نہین باوصفیکہ شانہ ناخن نہین رکہتا تسپر بہی زلف اوربالون
کی گرہ کشائی کرتا ہے اگر شانے کے ناخن بہی ہوتے توصفائی زیادہ کرتا
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے لیئے یہہ رتبہ ہو کہ مطالب اور مقاصد خاص وعام کی گرہ
کشائی کرتا ہے فلک اوسکے مخالف[۵۷] ہے **خاک آئینہ سے** ایسے محل مین
لفظ خاک تحقیر کے لیئے بولا جاتا ہے سب سے اول سلطان سکندر نے آئینہ بنایا
ہے مطلب ظاہر **نہین گوش شنوا** ہر برگ ہے یان نغمہ سرائی کرتا اسکی
ثبوت مین یہ کلام ہے۔ برگ درختان سبز درنظر ہوشیار + ہر ورق دفتریست
معرفت کردگار + مطلب ظاہر **بند آنکہین کیئے** مطلب یہہ ہے کہ جسطرح
تیرا قدم بلا لحاظ گورستان وغیرہ مین پڑتا ہے اور تجہکو ذرا خوف خدا نہین
دیکہہ تیرا ہی قدم تجہکو چشم نمائی کرتا ہے کہ ایک روز تجہہ پر سے بہی اسیطرح
لوگ گذر کرینگے **سوز دل** انسان کی طبیعت کا یہہ خاصہ ہے کہ وقت
مصیبت رو کر صبر حاصل کیا کرتا ہے اگر اشک جاری ہون تو دل منقبض
رہا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے سوز دل کو اشک بجہاتے تھے یعنی رونے کے
باعث صبر آجاتا تہا اب دل مین پانی باقی نہین رہا جو آنکہونسے اشک جاری
ہون بعد ازین جو بجائے اشک خون جگر کار روائی کر رہا ہے یہی غنیمت ہے
**بیٹھہ رہئیے تو** اگر بیٹھہ رہئیے تو آرام کی جائے قفس عجب ہے پر ہمین شوق
رہائی بیچین کرتا ہے **ذوق اوس** اے ذوق جب اوس پائے نگارین کا
وصف نگاشتہ ہے اسلئے کاغذ کو اشک خونی سے حنائی کرتا ہے واضح ہو کہ

[۵۷] اگر کوئی [illegible] یہہ مضمون شعر پیدا کرے کہ فلک اسکا ناخن نہین دیتا [illegible]
[۵۸] [illegible] نقش [illegible]

اکثر خوشنویس کاغذ کو حنائی کرکے بھی کتابت کیا کرتے ہین پس کہتا ہے کہ مین
محبوب کے عشق مین جو اشعار وصف محبوب مین تحریر کرتا ہون پہلے اشک خونی سے
کاغذ کو رنگ دیکر لکھتا ہون کاغذ رنگین کرنے سے یہہ مناسبت ہے کہ محبوب کے
پاؤن رنگین ہین اونکی وصف بہی رنگین قرطاس پر مناسب ہے

## ردیف الف غزل ۲۶

**کہے ہے مرغ دل** مرغ دل کہے ہے اے کاش مین زاغ کمان ہوتا کہ تا اوسکی
شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا تقریر یہہ کہ بوجہ حسرت کہتا ہے کہ کوئی صورت مصاحبت یار
کی متصور نہین کاش اگر میرا مرغ دل زاغ ہوتا تو دلربا کی کمان پر تصویر ہی ہوجاتا
اوراس ذریعہ سے اوسی شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا لیکن افسوس کہ یہہ بہی حاصل
نہ ہوا **عزاداری مین** یہہ چرخ کسکی عزاداری مین ماتمی جامہ ہے کہ خط کہکشان
جیب چاک کی صورت ہوتا ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر **نہ رکہتا**
**گر نہ رکہتا مونہہ پہ دانہ یہہ مریض غم * مگر تیرا میسر بوسۂ خال دہان
ہوتا** * اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ خواہ مجھکو دانہ کہانیکو ملتا یا نہ ملتا مگر تیرا بوسہ
خال دہان بجائے دانہ میسر ہوتا کیونکہ تمنائے عاشق یہی ہے **جو روتا کہولکر جو**
یعنی اگر عاشق تنگنائے دہر مین جی کہولکر روتا تو فلک پر بہی جوئے کہکشان مین خون
روان ہوتا حاصل یہہ کہ عاشق کو استعداد صبر ہی سے جو جی کہولکر نہین روتا ہے د
الاطغیانی خون عاشق کی آسمان تک پہنچتی **بگولا اگر نہوتا** وادی وحشت اس
شعر مین مجنون سے یا تو عاشق سے مراد ہے یا یہہ عاشق مجنون سے باہم ملکر عشق کی
مصائب بیان کرتے ہین پس کہتا ہے کہ اے مجنون اگر ہماری وادی وحشت مین
بگولا سر پر نہوتا تو ہمسے سرگشتون کی تربت پر گنبذ کہان ہوتا حاصل یہہ کہ لوگ
تربتون پر گنبذ بناتے ہین ہماری قبر پر بگولے کا گنبذ ہے کہ ایک علامت

**تیرے خونی جگر کی** خونی جگر حاصل یہہ کہ اگر عشق کے مارون کی ہے
عاشق کی قبر پر سبزہ اوگتا تو مژگان کی یعنی جیسے زندگی مین مژگان سے خون
ٹپکتا تہا قبر مین بہی اوس مژگان کے خون کے اثر سے سبزہ سے بہی خون چکان
ہوتا **نکرتا ضبط** ظاہر ہے کہ گہڑیال کا کٹورا ایک گہنٹے کے بعد پانی مین ڈوب
جایا کرتا ہے پہر گہڑیالی گہڑیال بجا دیا کرتا ہے تقریر ظاہر

## ردیف الف غزل ۲۷

**جو چشم کہ بے نم** چشم بے نم سے وہ چشم مراد ہے جو عشق کے باعث روتی نہ
ہے داغ یعنی جسکو سوزش عشق نہو **تاثیر محبت** عمل دو قسم ہے یعنی حب اور بغض
عمل حب اس سے محبت مین گرفتار کر لیتے ہین اور بغض سے عداوت ڈالدیتے ہین
**یارب یہ** یعنی محبوب پر **فرقت** سے نکل جائے تو اچہا یعنی مرجائے تو اچہا **ہے**
**کہے ہے خنجر الخ** محاورہ مین لہو پینا اور حلوا کہانا ایک قسم ہے یعنی اگر تو فلانا
کام نکرے تو ہمارا ہی لہو پیئے یا ہمارا ہی حلوا کہائے قسم اسطرح کہ اگر کام نکریگا تو
اوسکو اسکا لہو پینا پڑے گا پس گلوئے مقتول خنجر قاتل سے کہتا ہے کہ قاتل قتل
کرنے لگا ہے اگر تو کمی کرے تو ہمارا ہی لہو پیئے **پہنچا گردن** ہائے کلمہ ہے کہ
مصیبت کے وقت بولا جاتا ہے کہتا ہے کہ میرا دست آرزو دلتو نکر میری گلیمن
پڑگیا اور گردن جانان تک نہ پہونچا **برنگ آئینہ** اصل مین آئینہ زنگ
کی تشبیہ تیغ کی صفائی پر دیا کرتے ہین یہان چشم پر آب کی آئینہ سے تشبیہ دی
ہے کیونکہ اصطلاح مین آئینہ پر جو سیماب پہیرتے ہین اوسکو پانی دینا کہتے ہین اور
آنکہو مین پانی کا ہونا ظاہر ہے اور آئینہ مین سے پانی نہین نکلا کرتا ہے اسلیئے
کہتا ہے کہ آئینہ کی طرح چشم پر آب سے پانی نہ گرا اس پانی نہ گرنیسے میرا پاس آبرو
کیا کیونکہ اگر رو دیتا یا تو مین بیصبری کے باعث عشاق مین ضرب المثل ہوتا یا میرا

ملہ خونی جگر
عاشق سے مراد ہے

پردہ اور محبوب کا پردہ فاش ہوجاتا ہمیشہ مین ہون رام معنی فرمانبردار کے ہین اور رام کے لفظ کے لاتے مین یہہ لطافت ہے کہ رام مین رم کا بہی لفظ ہے رم کے معنی غزال و پلنگ وغیرہ حیوانات کے بہاگنے کے ہین

## ردیف الف غزل ۲۹

**نہوا آب** اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ جو نکو آب شہادت سے تر نہوا گویا وہ دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا ایسے میرے اعتقاد پہ جب وہ قاتل ستمگر قتل ہوا تو ہائے اوسکے ہاتہہ خنجر نہوا **جل گئے مین** واقع ہو کہ محاورہ مین جب کسی بات کے ہونیکی تاکید کرتے ہین تو کہتے ہین کہ فلان بات ہو ہی پر ہوئی عاشق کہتا ہے کہ مین تو آتش عشق سے جلکر خاک ہی ہوگیا مگر میرا دل بیقرار ہی رہا یہہ ایسا سیماب ہے کہ کسیطرح کشتہ نہوا **ہے تیرا**

**اوسکو** مصرع ثانی مین بجائے دیوانہ ویرانہ صحیح ہے مطلب ظاہر **کب صبا** جامہ سے باہر ہونا کمال خوشی سے مراد ہے اور حباب کا جامہ سے باہر ہونا یعنی پانی سے باہر اونچا ہوکر بصورت خود ظاہر ہوتا ہے **خون کردیا** دوسرے مصرع کے معنی بقاعدہ استفہام ہے کہ مین **عشق** یہہ **معجزہ** شوق کے معنی یہہ ہین کہ سر کٹ گیا لیکن گفتگو اور کلام کرنے سے باز نہ رہا اور یہہ بہی مطلب ہے کہ عشق کی تپش سے خون جل گیا ہے اور گیسو کے کاٹنے کے بعد اوسکی گردن سے جلا ہوا اور سیاہ خون باریک رگون سے جو نکلا تو بالون کیطرح معلوم ہوا پس کہتا ہے کہ یہہ کیسا معجزہ ہے کہ سر تو کٹ گیا اور گلے سے بال نکل آئے **بعد مردن بہی** چشم فتان فتان بالفتح و تشدید فوقانی فتنہ انگیز اور چشم فتان یعنی چشم فتنہ انگیز دلربا کی آنکہہ سے مراد ہے **غزالان** چونکہ محبوب کی چشم کو غزال کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین اسلئے دقف غزالان

کہا کیونکہ عاشق کو غزال پسند ہین **پستۂ قندی** مطلب یہہ کہ وہ لعل لب
یعنی معشوق کی لب غیر کے کلام مین بمنزلہ پستۂ قندی ہے اور میرے حق مین سنگ
زیر دندان ہے یعنی غیرون سے نہایت شیرین کلام اور گرم محبت ہے اور مجھہ سے
سخت گو اور تلخ مزاج ہے **بندہ سکا نہ** دستور ہے کہ کال فکر مین انسان ٹہوڑی
کے نیچے ہاتہہ رکہکر متفکر ہوا کرتا ہے حاصل یہہ کہ مین فکر مین حیران ہوگیا اور
مضمون نہ بندہ سکا یعنی محبوب کا دہن اسقدر تنگ ہے کہ فکر مین نہ آسکا
**جاہل سنکر** بوجہل جسکو ابوجہل کہتے ہین رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے سخت عداوت رکہتا تہا وہ بوجہل کفر کی حالت مین مرکر جہنم مین داخل
ہوا چونکہ ابوجہل مین لفظ جہل بہرا ہوا ہے اسی جہل کے اثر سے ایمان سے بہرہ ور
نہوا جہولت ایسی بری شے ہے کہ جسکے باعث آدمی معجزہ اور کرامت اولیا سے
منکر ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا **پانو کب نکلے** واضح ہو کہ کبہی ایسا اتفاق
پڑتا ہے کہ سوار گہوڑے پر سے گر پڑتا ہے اور رکاب کے اندر پاون پہنس
جایا کرتا ہے اوسوقت گہوڑا بے اختیار دوڑنا شروع کرتا ہے انجام اوس
حالت مین انسان مرجاتا ہے کوئی جان بر ہوتا ہوگا اسلئے کہتا ہے کہ میرا
پاؤن رکاب حلقۂ زنجیر عشق مین پہنسا ہوا ہے اسلئے ہمارا توسن وحشت
گرم جولان ہے **کب لباس دنیوی** روشنضمیر یعنی جو اولیا اللہ ہوتے
ہین گو اولیا آپ کو چہپائین چہپتے نہین ہین ایسا ہی عشاق کا حال ہے خامہ
فانوس غلط جامہ فانوس صحیح **حلقۂ گیسو مین** گیسو زلف سر در گریبان کے
معنی فکر کرنے کے ہین حاصل یہہ کہ چاند جو ہالہ کے اندر حالت فکر اور حیرانی مین
ہورہا ہے کسی محبوب کے رخسارون کی تاب کو زلفون کے اندر دیکہا ہے
اسلئے حیران ہے کیونکہ چاند شرم زدہ اس امر مین ہے کہ میری روشنی کی چمک

ایسی نہین یا بحالت عشق محبوب حیران ہے **سبکو دیکھا** کہتا ہے کہ آنکھون کی
نگاہ سے سبکو دیکھا جاتا ہے مگر اپنی آنکھ کی نگاہ کو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہے اسیطرح
اس سے سبکو دیکھا یعنی سب اسکے ہمراہ ہین مگر اوسکو یعنی جسکے وہ ہمراہ ہین وہ
لوگ اوسکو نہین دیکھہ سکتے ہین یہہ شعر کلام تصوف کی نہج پر تالیف ہوا ہے
چنانکہ۔ ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست۔ لیکن جس ذات کی دنیا مظہر ہے اوسکو کوئی
نہین دیکھہ سکتا ہے لہذا کہا ہے کہ یہہ عجب قدرت ہے **آگے زلفین**
**کافرستان** اسلئے بیان کیا کہ پہلے دل مین زلفین بستی تہین اسکے بعد آنکھون کی
آبادی کا تصرف ہوا یہہ سب آبادی عاشق کے حق مین کافر ہین اسلئے کافرستان
کہا ہے **مجھہ مین اوسمین** کہتا ہے کہ میرا محبوب سے ربط مثل بوئے گل
ہے یعنی جیسے کہ گل مین بو ہوتی ہے اور باہر نکلتی رہتی ہے ایسا ہی محبوب کا
حال ہے بغل مین رہتا ہے لیکن ہر آن گریزان ہی رہتا ہے

## ردیف الف غزل ۳۱

**طلسم طرفہ ترا** ے مردمان میرے آنسو نے طرفہ تر طلسم باندہا کہ اک
اک گرہ مین صد بحر و کان کا حاصل باندہا ہے حاصل یہہ کہ میرے آنسو
جو فراق یار مین جاری ہین اونکا ایک ایک قطرہ صد بحر و کان کی قیمت سے
زیادہ ہین اشکون کو فضیلت قیمت جواہر پر اسلئے دی ہے کہ اشک کو مروارید
سے تشبیہ دیتے ہین دوسرا مطلب چونکہ عاشق کے آنسو پانی اور خون جگر
دونون سے ملے ہوتے ہین اسلئے کہتا ہے کہ میری آنکھون نے عجب طلسم باندہا
ہے کہ میرے آنسوؤن مین موتی اور یاقوت جو بحر و کان کے حاصل ہین دونون
موجود ہین **ترے جوڑے کے** جوڑا ہوا معروف اوسکو کہتے ہین کہ سر کے
بال جو لنبے ہوا کرتے ہین اونکو لپیٹ کر گردن پر رکھا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب

حاصل ہو یعنی
بقیہ اور کسی چیز کا
خلاصہ یہان جو
بعد بیان [illegible] جو
حاصل ہو ۱۲

محبوب نے جوڑے کو کہولا تو حسب تقدیر عجیب کیفیت پیدا ہوئی یعنی
ادہر محبوب نے جوڑا کہولا اور یہان دلپر عقدہ عشق باندہا گیا یہہ **بہتان کسنے**
دستور ہے کہ جب انسان مرجایا کرتا ہے اوسوقت میت کا منہہ کپڑے سے
باندہ دیا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب عاشق مرگیا اوسوقت دلربا نے اپنے ہاتہہ
سے عاشق کے منہہ کو باندہ دیا اسلئے کہ کسی نے محبوب سے بوجہ بہتان کہدیا
تہا کہ جب عاشق مرجائیگا تو اوسوقت اپنے عشق کا قصہ لوگونسے بیان کریگا
**ہوئی تشہیر** تقدیر شعر جبکہ اس ناتوان کی تشہیر لاش ہوئی تو بجائے ریسمان کوئی
تار نگاہ مور باندہا یعنی مین اسقدر ناتوان تہا کہ رسی یا تاگا ہی باندہ کر تشہیر نعش
ممکن نہ تہی جب تار نگاہ مور پاؤن مین باندہا تو تشہیر لاش ہوئی تشہیر کسی گناہ
کے سبب مشہور اور رسوا کرنا جیسے گدہے پر سوار کر کے شہر مین پہرانا یہان عاشق
کی تشہیر پاؤن کو کوئی تار نگاہ مور یعنی تار و ہمین سے باریک تار باندہکر کی
**کیا مجنون مجہے** مرغ[۵] شانہ سر **ترا ہنسنا جو یاد آیا** قہقہہ کہلکہلا کر ہنسنا
مینا شیشہ شراب یعنی شراب کی بوتل جب بوتل سے پیالہ مین شراب ڈالتے
ہین اوسوقت جو بوتل سے شراب نکالنے کے وقت آواز نکلا کرتی ہے اوسکو
قہقہہ مینا کہتے ہین ہچکیان ہچکی اسکی عربی فواق ہے اکثر رونے کی حالت مین
گلےمین گرہ پڑکر یہہ آواز نکلا کرتی ہے اور رونیکے سوا ہی سانس رُک کر ہچکی
کی حالت ہوا کرتی ہے **تڑپ کر دامن** حاصل یہہ کہ اے محبوب تونے صید
نیم جان کو سر[۲] فتراک سے کیون باندہا کیونکہ ایسا نہو کہ تڑپ کر دامن زین کو خون سے
آلودہ کردے **نہ جہاڑا غیر کو** نہ جہاڑا یعنی نہ گہر کا جہاڑ ہو کر جہاڑ بمعنی درخت
بسیار درہم وکلان اسکو درخت کا جہرمٹ بولتے ہین جو ایسا درخت ہو اوسکی تعریف
مین کہا کرتے ہین کہ کیا جہرمٹ باندہا ہے اور جو شیشہ سے بصورت درخت

۵ مرغ شانہ سر مرغ شانہ سر ہدہد کا نام ہے اسکو مرغ سلیمان بہی کہتے ہین کیونکہ شہر سبا مین بلقیس شہزادی کے پاس حضرت سلیمان ع کی جانب سے پیغام لیجاتا تہا اور اس جانور نے مجنون کے سر پر جنگل مین آشیانہ کیا تہا

[illegible]

درہم کی بناتے ہین اور اوسمین فتیلے روشن کرکے مکان کی چہت سے لٹکاتے ہین
گالیون کا جہاڑ گالیونکی کثرت سے مراد ہے کہ جو پے در پے دی جاوین پس
مطلب ظاہر **وہ ہون ناکام** یہہ بات ظاہر ہے کہ کسی اولیا اللہ کی قبر پر
جو چلہ باندہا کرتے ہین تو حصول مرام و مراد کے لئے ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے
کہ مین ایسا ناکام ہون کہ جس شخص کی مراد ہی نامرادی ہو وہ میری مزار پر چلہ
باندہتا ہے یعنی چونکہ مین خود ناکام ہون میری مرقد سے ناکامی کے سوا کچھہ
فیض نہین پس جو ناکامی چاہتا ہو وہی چلہ باندہے **فلک وارستہ** وارستہ
حاصل یہہ کہ جو پر خروش یعنی عاشق ہین اونکو اے فلک کوئی پہرنے نہین دیتا
ہے استفہام ہے اس بات کی یہہ مثال ہے کہ جب ہاتہی مست ہوجایا کرتا ہے تو
اوسکو زنجیر سے باندہ دیا کرتے ہین **بلا ہون مضطرب** مین ہی ایک
مضطرب بلا ہون کہ مجہسے برق نے دب کر اپنے گرد ایک حصار شعلہ جوالہ سا ن
باندہا ہے **میرا دل آگے** یعنی جب پہلے ہی میرا دل محبوب کی محبت سے
پہوڑا سا پکتا ہے تو اب خیال خط سبز یار نے برگ پان کیون باندہا ہے یعنی
میرے دل میچ خط سبزۂ یار کا خیال ہے گویا برگ پان باندہا ہے کہ جس سے
پہوڑیکا زخم زیادہ ہوتا ہے پہوڑے پر پان کی یہی تاثیر ہے **پرطاؤس**
**اس** میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہ سمجہو بلکہ اے دوستان اس زخمی نے
پرطاؤس باندہا ہے حاصل یہہ کہ میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہین بلکہ
پہول رکہا ہوا ہے یعنی جیسے پہولون کے رکہنے سے روح خوش ہوا کرتی ہے
ایسا ہی مین اس داغ سے جو محبوب کی محبت سے حاصل ہے خوش و خورم
ہون یا یہہ کہ پرطاؤس زینت کے لئے رکہتے ہین گویا میرا داغ میرے دلکی
زینت ہے **کہان دل بہاگ** اے سرور دان دل کہان بہاگ کر جاے

کیونکہ تیرے خط نے اک گردنامہ تیری نخل قامت کے ساتھ عجیب باندھا ہے یعنی محبوب کے رخساروں کے گرد جو خط سبز ہے وہ عاشق کے حق میں ایک گردنامہ ہے **تپ سوز محبت** قمری کی گردن پہ ایک خط نیلگون ہوتا ہے اور تپ کے رفع کے لئے نیلا تاگا یا گنڈا کر کے بیمار کی گردن میں باندھ دیا کرتے ہیں اور قمری سرو کی عاشق ہے عاشق کہتا ہے کہ اے قمری تو بھی میری طرح اپنے محبوب سرو پر عاشق ہے یہ ایسے نیلے گنڈے کئی ایک عاملوں سے کرا کر گلے میں ڈالے ہیں بھلا تیرے ایک گنڈے سے کیونکر تپ عشق محبوب رفع ہوگی یقین جان لے کہ عشق ایک تپ ہے اس سے انجام بچاؤ مقصود نہیں

## ردیف الف غزل ۳۲

**بھڑکنا کیا کہوں** معلوم ہے کہ پنبہ کو آگ پر رکھنے سے آگ زیادہ بھڑک جاتی ہے بنظر ترقی کہتا ہے کہ میرے ہر داغ پر بجائے پنبہ شعلہ جہنم رکھا ہوا ہے **جہان میں** مصرع اول اصطلاح ہے جہان میں عرصہ عشرت سے سوا دہ چند غم ہیگا۔ جہان میں عرصہ عشرت سے غم کا عرصہ دہ چند ہے یعنی اگر جہان میں ایک خوشی ہے تو دس گنہ غم لاحق حال ہے چنانچہ عید کا ایک دن آتا ہے اور غم کے دن عشرہ محرم کے دس دن ہیں الغرض عاشق کو جہان میں عیش و عشرت حاصل نہیں **تیرے رخسار پر** چشمک زنی معلوم ہو کہ آفتاب کی گرمی کے باعث شبنم پڑا کرتی ہے کہتا ہے کہ اگر محبوب کا پرتو عارض گل پر پڑے تو ہر قطرہ شبنم کا خورشید پر چشمک زنی کرے یعنی تمسخر اور ہنسی سے یوں کہے کہ اے آفتاب تیری تاثیر سے جو میرا ہر قطرہ گل پر پیدا ہوا اسکی آب و تاب معشوق کے رخسارہ کے قطرہ کے برابر نہیں سلگے جاتے ہیں حضرت عیسیٰ کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا اور بیمار زخمیوں وغیرہ کو تندرست کرنا تھا کہتا

ہے کہ اگر سوزن عیسیٰ سے میرے زخم سئے جائین تو اس سوزن کا بخیہ بہی کہل جائے اور کسیکا کیا حال **دلیران محبت** لکہا ہے کہ شغاد برادر رستم نے سات کنوئین کہدوا کر اونمین اسلحہ بہر دئے مثلاً نیزہ تلوار سنان برپا کر کے کنوؤن کو کمزور چہت سے بند کر دیا اور گہاس وغیرہ سبزہ بو دیا بعدش شغاد رستم پہلوان کو بحیلہ شکار وہان لیگیا جب اول کنوئین پر رستم کے گھوڑے کا قدم پہونچا کنوئین مین گرا اندر سے گھوڑا زخم کہا کر کود کر دوسرے کنوئین مین جا پڑا اسی طرح ساتون کنوئین طی کئے مگر ساتوین کنوئین مین گہوڑے کے اگلے پاؤن لب گڑہے پر پڑے اور پچہلے اندر لٹکے پہر اولٹ کر اوسمین گرا توانائی جست کی باقی نرہی انجام رستم اوسی مین ملک بقا مین پہنچا لکہا ہے کہ اوس حال مین رستم نے برادر سے کہا کہ جو مشیت ایزدی ہے اوس سے گریز نہین لیکن اے بہائی یہہ جو تیرے پاس تیر و کمان ہے میرے حوالہ کردے کیونکہ جو دم باقی ہے اس سے دلکو بہلاؤن شغاد نے کمان و ترکش دیدی رستم نے برادر کو باتون مین لگا کر الساد ہو کہ دیکر تیر جوڑ کر شغاد پر چہوڑا کہ لب معشوق پر پہنچا لگتے ہی رستم کے پہلے شغاد مرگیا چاہ کندہ را چاہ درپیش مطلب شعر واضح ہوا **شہیدا اے ذوق** اے میرے سینہ مین لاکہون حسرتین شہید ہوگئی ہین اور جو میری آہ ہے گویا وہ اک ماتم کا نخل ہے

# ردیف الف غزل ۳۲

## گل ہوس زخم رسیدون مین عشاق سے مراد ہے کیا جانے تیغ

بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو عشاق حقیقی کے نزدیک وہ شخص مراد ہے جو عشق حقیقی سے بہرہ ور نہو اور نفس امارہ کی تابع ہو کر عشق مجازی مین پہنس کر شہوت پرست ہوا کرے **اس شکل سے ہوا** دہ مشار الیہ وہ **کا** آئینہ ہے صاف

ف۱ سوزن عیسیٰ یعنی سوئی جسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کہ آسمان پر گئے تو آسمان پر ساتھ لیکر اوسمین ... اس سبب ...

ف۲ چاہ تھا کمان بر ... ... سوزن ... ... گہوڑے کے اگلے پاؤن ... کو پاؤن ۱۲

یعنی بالکل ندیدہ اوس حریص کو کہتے ہین جو ایک اچھی شے کیطرف ٹکٹکی باندہکے کمال حرص کے ساتہہ دیکھے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ باوجودیکہ آئینہ جلا اور صفائی مین بے نظیر ہے مگر محبوب کے چہرے کو دیکھکر ایسا حریص ہوا کہ ندیدون مین ملگیا یعنی محبوب کے دیکھنے سے سیر نہین ہوتا **حب حسین ذوق** حر روایت ہے کہ یزید کی جانب سے عبد اللہ بن زیاد کوفہ کا حاکم تہا اس بدنہاد کی طرف سے عمر سعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ مین جنگ کے لئے نکلا عمر سعد کے لشکر کے سپہ سالار حضرت حر تھے جب خداوند تعالی جل جلالہ نے لشکر یزید مین سے حضرت حر کو خدمت آل عبا مین رتبہ شہادت کرامت کرنا تہا جنگ کے وقت حضرت حر مع برادر اصعب اور پسر جو علی نام تہا اور غلام جو غزہ تہا لشکر عمر سعد سے نکل آئے حضرت امام شاہ شہیدان کی خدمت با برکت مین حاضر ہو کر داد شجاعت دیکر رتبہ شہادت کو پہنچے سبحان اللہ عربی مین حُر کے معنی آزاد اور اصیل کے ہین جو اوسکے مقابل لفظ بردہ عبد غلام ہے پس حر وہ ہوا جو پاک اور اصیل ہو جب آپ کے نام مین آزادی تھی اسلئے دوزخ سے آزاد رہے بہشت نزہت سرشت کی نعمت کے حق دار ہو کر واصل جنت ہوئے مطلب شعر ظاہر

## ردیف الف غزل ۳۴

**پڑہتا نہین خط** حاصل یہہ کہ جب مین بخدمت محبوب خط بہیجتا ہون وہان وہان یعنی جب محبوب کے سامنے غیر آدمی خط پڑہتا ہے تو پہلے اوسمین اپنا تصرف کرتا ہے یعنی مضمون خط کو کسی اور مضمون مین بدلکر سنا دیتا ہے اُس سبب سے محبوب خفا ہو جاتا ہے **کچہہ اور گمان** حاصل یہہ کہ محبوب کو یہہ گمان نہ ہو کہ اب یہہ حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہو گیا ہے یا یہہ حضرت

کو مجھسے زیادہ حسین جانتا ہے اسلئے مین سورہ یوسف یاد نہین کرتا ہون
سورۂ یوسف قرآن شریف مین ایک سورۃ ہے جسمین حضرت یوسف کا
مفصل قصہ ہے **محفل مین شور قلقل** پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت جو قل قل
سے آواز نکلتی ہے اوسکو قلقل کہتے ہین مینا ئے مل شراب کی بوتل قل قل اوسکو
کہتے ہین جو کسیکے مرنیکے بعد تیسرے دن سیوم یعنے قل کیا کرتے ہین کیونکہ قل سے
مراد سورۂ قل ہو اللہ ہے جب ختم پڑہنے مین سورہ قل ہو اللہ پڑہی جاتی
قل نام رکہا گیا حاصل یہہ کہ توبہ کا انتقال ہوا یعنی توبہ مرگئی اب
خوف نہین رہا اسواسطے ساقی کو کہتا ہے کہ لا ساقیا پیالہ **دریا**
سے ظاہر ہے کہ جب تیغ پر سے گذر ہوا انسان قتل ہو جاتا ہے اسلئے
کہ جب مین تیغ یار سے　مرگیا تو گویا دریائے غم سے اس پار سے گذر
گیا یعنی غم نہ رہا **پروانہ بہی تہا** حاصل یہہ ہے کہ پروانہ عشق کی تپش سے جان
فدا ہے مگر اوسنے اپنا راز عشق غوغا کرکے ظاہر نکیا چپکا ہو کر جلکر مرگیا بلبل
کی تنگ حوصلگی یہہ ہے کہ گل مجاتی ہے غرض وہ عاشق کامل ہے جو صبر
و شکیبائی مین اوقات مستعار بسر کرے **آئی تہی درون کی تہی درون**
خالی اندر اصطلاح مین مہمل و لغو آدمی کو کہتے ہین اور جب مہمل و لغو ہوا تو اوسکی
بات بے سری بے تکی ہوتی ہے کچہہ سمجہہ مین نہین آتی اور ڈہل تہی درون ہے
الا آواز بلند ہے اور کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیا کہتا ہے اس شعر مین لغو آدمی
کی مذمت ہے **بندہ نوازیان** یعنی اللہ تعالی کی بندہ نوازیان ہین
کہ آدمی جو ضعیف ہے لیکن محرم اسرار کل ہوا چنانچہ آیہ کریمہ شاہد حال مقال
ہے قولہ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا

جہمُو گا تحقیق ہمنے امانت کو آسمانون اور زمین اور پہاڑون کے سامنے پیش کیا پس قبول نکیا کہ امانت کو اوٹہالین اور اوسکے اوٹہانیسے ڈر گئے اور اوسکو آدمی نے اوٹہالیا بیشک آدمی ستمگار نادان ہے حاصل یہہ کہ آدمی محرم اسرار کل ہوا جسنے خدا کی امانت کو جو بہید ہین اوٹہالیا **اوس بن رہا** اے ذوق میرا اس بن چمن مین دلخراش رہا اسلئے مجہے ہر برگ گل ناخن سے بہی تیز تر ہوا

## ردیف الف غزل ۳۶

**آسمان** درد آسمان آبلہ دل ہوتا ہے اسلئے آسمان کو آبلہ سے تشبیہ دی ہے کہ آسمان بصورت آبلہ ہے **چہوڑتا ہرگز** بسمل شوق سے مراد شائق ہے عاشق کہتا ہے کہ اگر قاتل کا دامن مثل برق تیز ہوتا تو بہی مین ہرگز ہاتہہ سے نہ چہوڑتا لیکن کیا کرون کہ ہاتہہ کو دامن تک رسائی نہین **چین پیشانی** تقدیر شعر اے محبوب اگر تیری چین پیشانی زنجیر نہوتی تو مقید نہوتا کیونکہ نالہ جو پابسلاسل ہوتا دیوانہ تہا یعنی نہین تہا یعنی محبوب کی چین پیشانی خود زنجیر ہے جسمین نالہ مقید ہے پہر اس صورتمین اگر زنجیر مین نالہ پابجولان ہوتا تو نالہ کی بیوقوفی تہی حالانکہ میرا نالہ بیوقوف نہین ہے جو ایسے زنجیر چین محبوب کو چہوڑکر زنجیر مین مقید ہو ظاہر ہے کہ دیوانون کو پا بزنجیر کر دیا کرتے ہین **ذبح ہونے کا** حرم گرداگرد مکہ معظمہ کے زمین مبارک کا نام ہے جو ایک حد معین ہے اوس حد تک شکار حرام ہے اسلئے خانہ کعبہ کا نام بیت الحرام بہی ہے اور اوس زمین مقدس مین کسیکو ایذا دینا بہی جائز نہین مطلب ظاہر **گر سیہ بخت** سیہ بخت نامراد سے مراد ہے ظاہر ہے کہ زلف اور خال سیاہ ہوتا ہے **آپ آئینہ ہستی** اس شعر مین کلمہ آب بجائے

موحدہ عربی غلط اور آپ بیائے فارسی بمعنی خود صحیح ہے حریف بمعنی مقابل
و دوست و آشنا آئینہ ہستی خود ہستی سے مراد ہے مطلب یہہ کہ اے
محبوب تو خود ہی آئینہ ہستی مین اپنا حریف ہے یہان غیر کون ہی جو تیرا
حریف ہو تا خلاصہ یہہ کہ مسئلہ ہمہ اوست کو بیان کیا اور مسئلہ ہمہ اوست کا
یہان گنجایش نہین رکہتا اسکی تفصیل چاہیئے **دل گرفتون کی** یعنی اگر
عاشق کی خاک چمن مین ہوتی تو بجائے غنچہ دل اُگتے دل کی غنچہ سے تشبیہ
محض بلحاظ منقبض ہونے غنچہ کے ہے **ہوئی گرہ عقدہ** ید اللہ مراد
ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اس دلیل سے
کہ جب آنحضرت سید کونین نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بیعت کیا تہا
اوسوقت آیت شریف ذیل نازل ہوئی تہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اے محمد جن لوگون
نے آپ سے بیعت کی اسکے سوا اور بات نہین کہ اصل مین اللہ سے بیعت
کی ہے اون کے ہاتہون پر اللہ کا ہاتہہ ہے پس ید اللہ سے مراد آن
حضرت ہوئے

## ردیف الف غزل ۳۷

**جونہ رنگ** مطلب یہہ کہ خالق زمین و آسمان نے پہلے ہی سے دنیا
مین رنگ رنج و ماتم پیدا کیا ہے یعنی زمین کو زرد رنگ کیا اور آسمان نیلا
تاکہ معلوم ہو جائے کہ دنیا رنج و ماتم کا گھر ہے عیش و عشرت کا نہین **کسی
رنجش کو رنجش** مریض یعنی اے کافر تیرا دل سخت جون پتہر ہے کاش
حجر الیہود ہی ہوتا کہ کسی مریض ہی کو اوس سے فایدہ ہوتا اب کس مرض
کی دوا ہے محض بے فایدہ ہے بلکہ تکلیف دینے والا عاشق کا ہے **تری**

جلانیکے کام آئی جس سے صرف دھوان نکلتا اوسکے کہانیسے دوزخی بچ جاتے واضح ہوکہ ایسے مضمون ایک خیال ہندی شاعرون کی ہے واقعی امر نہین چنانچہ خیالی پلاؤ ایسے مضمون کی بازپرس فاسد شاعر ہے

## ردیف الف غزل ۳۸

**اوس نے جب مال** رد بفتح اول و دوم مشدد لغت عربی بمعنی بازگردانیدن اردو مین چیز کا موڑ دینا فارسی اردو مین مجازاً ستے کے معنی مین یہان اول سے مراد ہے اور رد کرنا باطل کرنیکے بھی معنی مین بدل بمعنی تبدیل یعنی ایک چیز کے بدل سے دوسری لینا رد و بدل اکثر خرید و فروخت مین واقع ہوتا ہے مارا ماضی مارنا مصدر اسکی استعمال کئی طرح پر ہے مثلاً مارنا اردو زدن فارسی کا ہے اگر کوئی شخص فریب ہوکہ سے کسیکا مال یا کوئی چیز مفت لیجائے اسکو بھی مارا کہتے ہین اگر آدمی کسی چیز کو بغل مین لیچلے اوسکو نیز مارا مارنا بولتے ہین اور چیز کے چھپا لینے کے معنون مین بھی مستعمل ہے قتل کے معنی پر بھی استعمال ہے چنانچہ تبلایا کرتے ہین کہ فلانا شخص مارا گیا زور لگانیکے معنون مین اخذ کرتے ہین لغت کی تحقیق بعد ہر ایک شعر کے متعلق جو معنی آتے ہین معلوم کرو **اوسنے جب** یعنی محبوب نے رد و بدل یعنی عوض معاوضہ مین بہت مال مفت اوڑا لیا اسلئے ہمنے اپنا دل بغل مین چھپا لیا کیونکہ دل کے متعلق محبت محبوب ہے اگر یہہ بھی پاس نہ رہتا تو محبت محبوب کس چیز سے ہوگی کیونکہ سوائے دل یہہ رتبہ کسی عضو کو حاصل نہین چنانچہ مثال ہے دل گذرگاہ جلیل اکبر ست آنکھہ سے آنکھہ جنگ وجدل مارا یعنی قتل نہو **دل کو اوس** بل بفتح اول و سکون دوم بمعنی توانائی اور بمعنی کجی وپیچ یہان بل سے وہ بات مراد ہے

جو اوسکو واضح کر کے بیان نہ کرے ادسمین کوئی بات پوشیدہ رکھے حاصل یہہ کہ دل نے کاکل پیچان سے بل کیا یعنی اوسکی الفت مین پوشیدہ بستہ رہا ظاہر نکیا اسلیئے اپنے ہی بل مین مارا گیا یعنی اپنے پیچ مین مارا گیا جو دل کی بات کہولی

**چرخ بد مین** نہ ہوئی یعنی اندھا ہوا زحل مین مارا یعنی لگایا **اوس لب وچشم** جلایا یعنی زندہ کیا پل مین مارا یعنی دم بہر مین قتل کیا ہوا پر ہوا پر ترجمہ لیکن مگر کاہے تقدیر شعراے ذوق یارون نے غزل مین بہت زور لگایا لیکن میر کا انداز نصیب ہوا جب میرکا انداز نصیب ہوا انکو یا کچھہ بہی ہوا

# ردیف الف غزل ۳۹

**جاتی رہے زلفون تک** وہ مرض جو جنون یا آسیب کے قسم سے ہو لٹکا وہ علاج جو مختصر سریع التاثیر ہو کلمہ جاتی بیائے معروف رہے بیائے مجہول خلاصہ مطلب یہہ کہ زلفون کی جہت سے جو گرفتار مرض ہون مخلصی پائین لیکن افسوس ہے کہ کچھہ ایسا ہمین سریع التاثیر علاج نہین آتا ہی **آئے تو کہان** اس شعر مین تعلق الفاظ اسطرح پر ہے یعنی جب تک اوسے یعنی محبوب کو غصہ نہین آتا تو عاشق کے پاس نہین آتا اگر آئے یعنی غصہ آئے تو جب تک کوئی جی سے نہ جائے یعنی رنجائے تو کہان جائے یعنی غصہ کہان جائے یعنی نجائے مطلب یہہ کہ جب تک محبوب کو غصہ نہین آتا نہین آتا اگر غصہ آجائے تو جب تک کسیکو بیجان سے نہ کہولے غصہ نہین جاتا **قسمت ہی سہی** طاق یعنی محراب - دیوار مین خمدار جگہ بنائی ہوئی - دوئی دار جبہ - تنہا مفرد یہان یگانہ آدمی سے مراد ہے جو ہنر مین ثانی نہ رکھتا ہو یا ہنر مین کامل ہو

# ردیف الف غزل ۴۰

۵۱ بہر نام شاعر ۵۲ جی یعنی دل ۔ جان سے کلمہ جب بیانی یار نعرہ لیکن واضح ہو

**ساتھ آہ کے** یعنی دلکا نکلنا بہت مشکل تہا مگر جب دل مین تیر محبوب کی
پیکان رہگئی اوسکے تہہ سا آہ نکلی اس آہ کے زور سے دل مع پیکان باہر نکل آیا
**شب ہمنے تہیہ** یعنی طیاری و سامان مطلب یہہ کہ اے ساقی جب ہمنے
رات کو ارادہ کیا کہ صبح کو توبہ کرینگے جب صبح ہوئی تو جانب مغرب سے بوقت
سحر سورج نکل آیا توبہ کا دروازہ بند ہوگیا پھر توبہ کیا کرتے کیونکہ قرب قیامت
مین جسدن صبح کے وقت مغرب سے سورج نکلیگا تو توبہ کا دروازہ بند
ہوجائیگا پھر کسیکی توبہ قبول ہوگی مشرق جاے طلوع آفتاب مغرب جاے
غروب آفتاب **عصمت ہی** عصمت گناہ سے باز رہنا الگ یعنی
صاف نکل آیا مطلب ظاہر **نہ منہ ڈال** یہہ ساغر مے کہربائی کا جہوٹہا ۔
آبلہ کو ساغر مے تشبیہ باعتبار مدوّری اور پانی سے پر ہونیکے دی ہے ۔ مے
کہربائی کہربا یعنی گہاس اوٹہانے والا یہہ ایک قسم کا گوند زرد رنگ ہوتا
ہے اوسکی یہہ خاصیت ہے اگر اسکو گہس کر گہاس کے تنکے کے سامنے کہیں
تو اوسکو کہینچ لیتا ہے اور آبلہ کو ساغر مے کہربائی اسلئے بہی کہا ہے کہ کہربا زرد
رنگ ہوتا ہے اور آبلہ کے اندر کا پانی بہی زرد ہوتا ہے اسلئے ساغر مے
کہربائی کہا ہے لہذا کہتا ہے کہ اے خار تو ایسے آبلہ مین منہہ نڈال کیونکہ
یہہ پیالہ جہوٹہا ہوجائیگا مین جانتا ہون کہ یہہ پیالہ بہرا رہے کوئی اوسکو جہوٹہا
نکرے خلاصہ یہہ کہ جہوٹہا نکر نیسے عاشق کا یہہ مطلب ہے کہ آبلہ کی پیپ نکل نہ جاے کہ
جس سے صحت کا ہونا متصوّر ہے یہہ بات عاشق کو منظور نہین کیونکہ منزل عشق
مین جاے طعن ہے **خدا جانے** خلاصہ مطلب یہہ کہ خدا جانے ذوق
معاملات مین جہوٹہا یا کہ سچا ہے لیکن مجہے اتنا ضرور معلوم ہے کہ آشنائی کا ہر گز
جہوٹہا نہین

## ردیف الف غزل ۴۲

سرمہ ہے **سفاک** سفاک خونریز قتل کرنے والا حاصل یہہ کہ یہہ شہرہ
ہے کہ نگاہ یار قاتل ہے لیکن دراصل قاتل سرمہ ہے ثانی مصرع مثالیہ ہے
**کوچہ زلف** شعر کا مطلب یہہ کہ اے لوگو تم جو پوچھتے ہو کہ دلکا کہان ٹھکانا
ہے جواب مین کہتا ہے کہ کہین کوچہ زلف بتان مین پڑا ہوگا وہان جاکر ڈھونڈ
لو **چاندنی لے** مطلب یہہ کہ محبوب کے سوا چاندنی مین بیٹھنا گویا
دہوپ مین بیٹھنا ہے یعنی چاندنی تیزی مین بمنزلہ دہوپ کے ہے کیونکہ
محبوب کے ساتھہ چاندنی مین بیٹہنا موجب عیش و نشاط ہے اور سوا سے
محبوب چاندنی بمنزلہ دہوپ کے ہے **کیا طبع مین** کیا ترجمہ چہ کا ہے
اس کلمہ استفہامیہ کو تعریف کے معنی پر تعجب کے طور پر بہی لاتے ہین چنانچہ اس
شعر مین لایا ہے جودت تیزی چٹ اس کلمہ کے بعد اگر لفظ پٹ کو مقدر سمجہین
یا نہ سمجہین یعنی چٹ پٹ ہر دو صورت اسکے معنی ناگاہ اور بغتۃً بیک ناگاہ اور
یکایک یک بیک کے ہین یعنی بہت جلدی اوڑ اجانا اٹہنا مصدر لازمی
بضم اول وسکون دوم دونون بالف کشیدہ بمعنی پریدن مرغ اوڑانا متعدی
اور لفظ اڑا جانا کے معنی اصطلاح مین چہین لینے اور بات کے پاجانے اور
بلا شاگردی کے کسیکو کام کرتے دیکہکر صنعت وغیرہ کام کو سمجہہ لینے کے
بہی معنی آتے ہین اس شعر مین بات کے سمجہنے اور بات کے پاجانیسے مراد ہے
تقدیر شعر یون ہے معشوق کی طبع مین کیا جودت ہے کہ دلکی بات کو چٹ
پٹ سمجہہ جانا چنانچہ یہان ہنوز ٹہلنا اور وہان بات کا پاجانا واضح ہو
کہ دوسرا مصرع مثال کے طور پر بیان کیا ہے **کرون درد** تقدیر شعر
مین کیونکر اپنا سا دل احباب درد آشنا کرون بلا سے جیسا مین ہون اپنا

سا بتیاب ڈہونڈ لون وہ دیکہین تقدیر شعر کہ جو تیرا عاشق تیری صورت
دیکہکر جتیا ہوا اے محبوب پہر ہم اوسی عاشق کو دیکہین کہ روز فرقت
دیکہکر کسطرح جتیا ہے یعنی زندہ نہ رہیگا ہم برہنہ پا کہتا ہے کہ اے
جنون ہم تیرے سبب سے برہنہ پا ہین اور گرم پتہر زیر پا اور وقت
دوپہر ہے کہ جس سے سایہ بہی زیر پا دبکر بیٹہا ہے اور ہمین مثل سایہ کی
بہی سایہ میسر نہین بلکہ گرم پتہر زیر پا ہے یعنی سایہ دوپہر کے وقت پاؤن
کی پناہ مین دبکر بیٹہا ہے جس سے اوسے گرمی سے امن ہے میرا یہہ
حال ہے کہ پاؤن کے نیچے گرم پتہر ہے **نخل گل** دستور ہے کہ مٹکے
کو اوپر کی طرف سے آدہا پہوڑکر پہولون کا بوٹا بویا کرتے ہین عاشق
کہتا ہے کہ اے محبوب نصف سبو مین یعنی مٹکے کو آدہا پہوڑکر نخل گل
مہندی نہ لگا تو میرا کاسہ سر پاؤن کے نیچے رکہکر کہڑا ہو یہی مہندی کا
بوٹا ہے خصوصیت نخل گل مہندی اسلئے مذکور ہے کہ گل مہندی کے
پہول سرخ ہوتے ہین اور معشوقون کے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگی
ہوتی ہے ہونٹون پر پان کی سرخی ہوتی ہے یا تجہے پر قشقہ ہوتا ہے
اس سبب سے معشوق کو نخل گل مہندی کہا ہے کیا کہین اوس
واضح ہو کہ جب کسیکا کوئی ارادہ معلوم کرنا چاہا کرتا ہے تو پہلے معلوم
کرنے والا اپنا ارادہ کیا کرتا ہے کہ اوس شخص کا ارادہ معلوم کرین اور
میرے محبوب کی ایسی جودت طبع ہے کہ اپنے ارادہ کرنیکے سوا دوسریکا
ارادہ معلوم کرلیتا ہی اس صورت مین اپنے اظہار ارادہ کا محبوب کے سامنے
کچہہ فایدہ نہین علاوہ اسکے وہ محبوب ہمسے زیادہ جانتا ہے یعنی جس
بات کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین اوس سے بڑہکر حقیقت حال کو جانتا ہے

سایہ ...

پہر اوس سے کیا کہین کیون تکبر محاورہ مین بڑے بول کو قاضی کا
پیادہ اسلیے کہتے ہین کہ جب کسی سے کچہہ قصور ہوتا ہی تو قاضی کا پیادہ
پکڑنے کو آکھڑا ہوتا ہے اسی طرح النسان کا بڑا بول اسکے آگے آجاتا ہے
یعنی اُسکے تکبر کی اوسکو سزا ملجاتی ہی پس بندہ محکوم القضا اگر مآل کار جانتا تو
کبہی تکبر نکرتا قضا بالفتح حکم کرنا محکوم القضا جسپر خدا کی قضا کا حکم ہو۔
**مژہ پیکان** تیری نے جس سے تیر بناتے ہین مراد تیر **یا نتاک**
**عدو** شکاریون کا قاعدہ ہی کہ شیر کو شکار کرکے شیر کا مُنہہ جہلس دیتے ہین
اسنے دعوی کیا ہے کہ زمانہ مرد دلیر کا ایسا دشمن ہی کہ بعد مرنیکے بہی دشمنی
کرتا ہے اسکی دلیل یہہ ہے کہ شیر بہادر ہے اسکو مارکے اسکا منہ جہلس
دینے مین ایسا ہی اگر مرد دلیر شیر کا بہی شکار کرتا ہی باوجود اس شجاعت کے کہ اسکے
برابر اور کوئی بہادری نہین شیر ہی اوس مرد بہادر کا مُنہ جہلستے[۵۱] ہین
یعنی داغدار اور معیوب کرتے ہین پس زمانہ مین کسی ادنی وصف کا کیا
حال **جسکے سبب لڑائی** ساہی سینہ[۵۲] اسکی فارسی خارپشت ہی
یہہ جانور لومڑی کی مانند ہوتا ہے زمین مین موش کیطرح گھر بنا کر رہتا ہے
اسکی پیٹھہ اور دم پر سوت کاتنے کے تکلے کی مانند لنبے کانٹے ہوتے ہین
مشہور ہے کہ جسکے گھر مین ساہی کا تکلا ہو اوس گھر مین اکثر لڑائی فساد رہا
کرتا ہی جس گھر مین بہت لڑائی رہا کرتی ہی لوگ کہا کرتے ہین کہ کیا اس
گھر مین سینہ کا تکلا گاڑا ہوا ہے گل کنیر کنیر ایک جنگلی بوٹہ ہی ہر کوئی
جانتا ہی اسکے کانٹے بہت باریک ہوتے ہین اور کنیر کے پہول کی بہی سینہ
کے کانٹے کی سی خاصیت ہی معلوم ہو کہ اس شعر مین اوس آدمی بیوقوف
کی بُرائی بیان کی ہے کہ جسکے فساد کے باعث گھر مین لڑائی ہو گویا فسادی

[۵۱] جہلستے ہین جھلسنا یعنی جلانا جھلسنا جیسے ... لگانا داغدار کرنا داغی کرنا یعنی عیب دار کرنا ...

[۵۲] ... سیہ ... یعنی ...

آدمی کی مذمت کی ہی محبوب کی طرف اشارہ ہنین جو کوئی تقریر کرے کہ محبوب
کی جہت سے لڑائی ہوا کرتی ہی اسلئے یہہ مضمون لکھا ہی **بل بے گریہ** بل
بفتح اول وسکون دوم معنی توانائی و قوت ونیز بل بے یہہ کلمہ محل تعریف و قوت
وزور مین لاتے ہین مثلاً شاباش - آفرین - مرحبا - واہ جی **گل** بکسر مٹی
کیچڑ قدم گڑنے لگا یعنی قدم پھسل کر گڑنے لگا بھنور اسکی فارسی گرداب ہے
اسکی یہہ صورت ہی کہ دریا مین ایک جگہ چار طرف سے زور سے پانی آکر
گھوما کرتا ہے اگر کوئی شخص اوس پانی کی چکر مین پڑجاتا ہی تو وہان سے نکلنا
دشوار ہوتا ہی اُسکو بھنور کہتے ہین مطلب یہہ ہی کہ گریہ کی تعریف کرتا ہے
کہ اے میرے گریہ تیری طغیانی کی کیا طاقت اور زور ہے کہ پہلے کثرت
آب گریہ سے زمین کیچڑ ہو گئی قدم گڑنے لگا یعنی گڑ گیا جب اوکھڑا یعنی
اوٹھا یعنی کیچڑ مین سے پہنسا ہوا نکلا تو نشیب کی وہان بھنور پڑنے لگا
دریا مین جہان نشیب ہوتا ہے وہان بھنور پڑتا ہے اور یہان نشیب
کی وہ جگہ ہے کہ جہان سے قدم نکلا ہے **ضبط گریہ نے** یعنی ہمکو
گریہ کے ضبط نے طرفہ تر تماشا دکھلا دیا باقی مطلب ظاہر **نالہ**
**جب دل سے چلا** یہہ اسلئے کہا ہے کہ اول دل کو حرکت
ہوا کرتی ہی بعدش گریہ آنکھون سے جاری ہوا کرتا ہی یا تھہ آ کر دل وحشی
رے دل عاشق صیاد معشوق سے مراد ہے ہے **قفس سے**
فریاد کا اے عاشق کی فریاد کا یعنی عاشق کو جو گلشن کے آنے سے ممانعت
ہے اسلئے گویا قفس مین بند ہے اور اپنی جگہ سے اسقدر با آواز بلند
فریاد کرتا ہی کہ جسکا شور گلشن تک پہنچتا ہی پس عاشق کی فریاد کے شور سے
یہہ سمجھو کہ صیاد یعنی محبوب نے ایک عجیب طوطا پالا ہے جو بہار کے

دنون مین گلشن کی مفارقت کے باعث باتین کرتا ہے مین ہون چکی
آسیا و آسیاب آٹا پیسنے کی چکی آسیا باد جان لین کہ آسیا باد اوس چکی
کو کہتے ہین جو ہوا کے زور سے پہرتی ہو چنانچہ آسیائے آب پانی کے
زور سے اور آسیا دست ہاتھہ کے زور سے پہرتی ہی مطلب ظاہر لگا
ہے تر سوفار تیر کا منہہ پیکان تیر کی بہال اور برچہی کی دل کہان
یعنی میرے سینہ مین دل کہان ہے یعنی اسکو دل نہ سمجہو کہ جسپر گمان
غنچہ تصویر ہو بلکہ بجائے دل سینہ مین پیکان تیر خون آلودہ ہی غنچہ
تصویر دل کی تشبیہ غنچہ تصویر باعتبار انقباض ہے اور پیکان کی ہی شکل دل
اور غنچہ کی سی ہے چشم و نگہ تے مرنا محاورہ مین تہمت لگانے کو
کہتے ہین اور جب قتل کریسے قاتل بدنام مشہور ہوتا ہے تو اسلئے عاشق
کہتا ہے کہ گو تیری چشم و نگہ نے مجہے مارا ہے مگر مین تیری چشم و نگہ کو بدنام
نکرونگا بلکہ یہہ کہونگا کہ مرگ و قضا نے مجہے مارا ہے یعنی مارنیکی تہمت
مرگ و قضا پر لگاونگا

## ردیف بائے موحدہ غزل دل

پی بہی جا پیش و پس کرنا یعنی پیچہے ہٹا دینا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ
تیرے دل مین تو ہوس جام شراب ہے باوجود اسکے جب ساقی شراب آگے
کرتا ہی تو تو نے توبہ توبہ کر کے پیچہے ہٹا دیا ہے اس زبانی توبہ سے
کیا فائدہ ہے کیونکہ جب دل مین ہوس ہے تو پی جا لب تاک
او سکے دسترس یعنی پہنچ۔ قدرت۔ توانگری واضح ہو کہ اکثر اوقات
اکل و شرب کی اشیا پر مگس بیٹھ جاتی ہی خال اور کبہی رنگت مین سیاہ
ہین اسلئے خال لب معشوق کو مگس سے تشبیہ دی ہے خلاصہ یہہ کہ جب

محبوب نے پیالہ سے لب کو ملایا تو اوس وقت عکس خال لب صاف
شراب مین مگس معلوم ہوا جب مکہی کا کہانے پینے کی شے پر بیٹہنا کراہت
رکہتا ہے اسلیئے دوسرے شعر مین کراہت کرنے کا مضمون ادا کیا
چنانچہ دوسرے شعر کی تقدیر یہہ ہے جو یعنی جب اپنا عکس خال
مگس جام شراب سمجہا تو وہ صاحب ہوس جام شراب مستی مین
جہجکا جہجکنا مصدر بمعنی چونکنا یعنی ہوشیار ہونا اور بہڑکنا جیسے سوتے
ہوئے کوئی دفعۃً اور اچانک جاگ اوٹہتا ہے **بازگشت اپنی**
بازگشت لوٹنا۔ پہر کر آنا۔ لوٹ کر آنا۔ اور بازپس کے بہی یہی معنی
ہین جانب قسام ازل اسکے تین مطلب ہوسکتے ہین اول یہہ کہ جو قسام ازل
نے قسمت مین مقدر کر دیا اوسپر صبر و شکر ہے یا یہہ کہ ہمیشہ قسام
ازل کی جانب رجوع ہے یا یہہ کہ بعد مرگ قیامت مین پہر خدا کی
طرف رجوع ہونا ہے چنانچہ خداتعالی نے فرمایا اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ
ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ تحقیق طرف ہماری ہی پہر آنا اونکا
پہر تحقیق اوپر ہمارے ہے حساب لینا اونکا اور خداتعالی نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور تحقیق
ہم طرف اوسکی رجوع کرنے والے ہین مولف نے اس شعر مین خدا
کی جناب مین اپنا اعتقاد بیان کیا ہے اور محبوب کی طرف فقط یہ
اشارہ ہے کہ عشق مین رنج و راحت ہی اپنا مقدر سمجہا ہوا ہے محبوب کو
کچہہ نہین کہتا ہون **دست بدست** بدمست متوالا جو نشہ سے مست
ہو ٹوٹ کے ٹوٹ پڑنا اسکے یہہ معنی ہین کہ دفعۃً چہار طرف سے کسی چیز
پر جمع ہوکر پڑنا ٹوٹنے یعنی پڑکے ڈالکر بشکر او ٹوٹنا بمعنی شکستن کے

بھی ہین محاورہ مین یہہ بھی معنی ہین کہ آپ کو توڑ کر یعنی رعونت اور تکبری سرکشی بڑائی کو دور کر کے کسیکے آگے عاجزی فروتنی یعنی گڑگڑا کے بیان کرنا اور یہان ٹوٹنے سے معنی شکستہ ہو کے مراد ہے فریادرس فریاد مدد مانگنے کے لئے غل دُہائی دینا فریادرس فریاد کے پہنچنے والا کہتا ہے جب دست بدست سے جام شراب گر کے ٹوٹ گیا تو جام نے بہت فریاد کی مگر کسی نے نہ سنی **جوش مستی** تقدیر شعر جوش مستی عجب قافلہ ہے کہ جسمین بے شکست ایک صدائے جرس جام شراب نہین خلاصہ یہہ کہ شراب کی مستی کا ایسا قافلہ ہے کہ جب تک اوسمین کوئی پیالہ نہین ٹوٹتا ہے مطلقاً آواز نہین نکلتی ہے لیکن وہی آواز نکلتی ہی کہ جس وقت مستی سے پیالہ توڑ دیتے ہین غرض کہ چپ چاپ دور ساغر چلتا ہے کسیکو خبر نہو **محتسب شعلہ** ظاہر ہے کہ مثلاً پتھر یا اینٹ پختہ علی ہذا القیاس جام پختہ کو ضرب سے توڑ دیا جاوے تو اوسمین کسیوقت شعلہ نکلا کرتا ہے کہتا ہے کہ اے محتسب جام شراب کا دل جو ایک آتشین نفس ہے اگر تو نے اسکو توڑ دیا تو اوسکے شعلہ آواز سے جل جاؤ گے ذرا رحم کر جلے ہوؤن کو کیون جلاتا ہے **رات میخانہ مین** یہہ کا دستور ہے کہ بوتل کو خس سے باندہ دیا کرتے ہین اس لحاظ سے کہ ٹھوکر لگ کر کہین ٹوٹ نہ جائے چنانچہ عطارون کی دوکانون مین شیشون کو دیکھا ہوگا یعنی مستی مین بوتل کی خس کو دیکھکر یہہ سمجھا کہ پیالے مین تنکا پڑ گیا ہے اسکی یہہ مثال ہے کہ جیسا کہ افیونی پیشاب کو سانپ سمجھ لیتا ہی **مرغ دل** تقدیر مرغ دل نرگس مژگون کی مژگان مین اسیر ہے اگر اس مژگان مژگون کو قفس جام شراب باندہون تو یہہ ایک تازہ

محتسب ظاہر ہے کہ محتسب شرابخوارون کو شراب پینے سے منع کیا کرتے ہین اور پیالہ وغیرہ توڑ دیا کرتے ہین اسلئے یہہ مضمون شعر مین ادا کیا ہے ۱۲

[illegible]

مضمون ہے کہ جو آجتک کسی شاعر نے نہین باندہا **دل شکستہ**
**ہون** اکثر لوگ اپنا نام برتنون پر لکھدیا کرتے ہین اسلیے کہ ملکیت
سمجھی جاوے کہتا ہی کہ مین ایسا دل شکستہ ہون کہ اگر کوئی شخص میرا
نام جام شراب پر لکھدے تو میرے نام کے اثر سے جام شراب
کے سو ٹکڑے ہوجائین اسم بامسمی کے یہی معنی ہین کہ جو مسمی یعنی
بدن مین وصف ہو ویسی ہی نام مین ہونا چاہیے **ساقی اس دور**
**مین کب آنکھہ چرا سکتا ہی + رات بھر گشت کرے ہے عسس جام شراب +**
تقریر پہلے سمجھنا چاہیے کہ عسس یعنی کوتوال مے نوشی کے مخالف ہوتا ہی
یہان اس مخالفت کے مضمون سے کنارہ کرکے یہہ مضمون باندہا
ہے کہ جام شراب کو عسس بنایا ظاہر ہے کہ جب رات بھر عسس گشت
کریگا تو ساقی آپ کو چھپا نہ سکیگا پس کہتا ہے کہ جب عسس جام شراب کا
گشت کرے تو ساقی پوشیدہ یعنی چھپ نہین سکتا ہی خلاصہ یہہ کہ جبتک
عسس جام شراب ہو تو دور جام چلتا ہی رہیگا اور ساقی آنکھہ نہ چرا سکیگا
**نوشدارو سے** تقدیر شعر - اے ساقی دم رنج خمار شربت فریادرس
جام شراب نوشدارو سے ہی بہتر ہے مطلب یہہ ہے کہ وقت خمار یعنی
جب خمار کے وقت رنج حاصل ہو تو ایسے وقت مین شربت فریادرس
جام شراب کا یعنی مے کا ہونا نوشدارو سے ہی بہتر ہے **بیخبر قافلہ**
جب دہان جرس جام شراب بیزبان ہے یعنی چپ چاپ ہے تو اسواسطے
قافلۂ عیش بے خبر گذر جاتا ہی حاصل یہہ کہ جام کی آواز عاشق کو نہین پہنچی
والا آواز سنکر شریک محفل عیش محبوب ہوتا اور یہہ بھی تقریر ہوسکتی ہی کہ جب
جام کی آواز خاموش ہے تو جو قافلہ عیش ہے بیخبر گذر جاتا ہی یعنی کوئی

مخل محفل عیش مین دخل نہین پاسکنا دستور ہے کہ جب قافلہ بلا آواز چلا جائیگا
تو رہزنون وغیرہ سے امن رہیگا **ابلق چشم سیاہ** ابلق عموماً دو رنگ کو
کہتے ہین اور خصوصاً اوس گہوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے دست و پا سفید
ہون سیہ مست اور سیاہ مست بدمست کے معنی ہین جو نشے سے بہت
مست ہو یعنی متوالا ہو فرس اسجگہ ابلق گہوڑیسے مراد ہے کہتا ہے کہ
ہمنے اب تک یہہ نہین سنا تہا کہ جام شراب کو ابلق گہوڑا کہتے ہین حاصل
یہہ کہ جب اے محبوب تیری چشم سیہ مست کو ابلق دیکہا تو ثابت ہوگیا
کہ بلاشک محبوب کی آنکھہ فرس جام شراب ہے **بادہ صاف مین**
یہہ شعر جواب وسوال مین واقع ہی محبوب سوال کرتا ہی کہ بادہ صاف مین
کہان سے تنکا پڑ گیا ہے عاشق جواب مین کہتا ہی کہ اے سیکش تیری
مژگان کا عکس ہے کہ جو خس جام شراب دکہائی دیتا ہے

## ردیف بائے موحدہ غزل ۲

**ماہی ہو یا ماہ** ماہی مچہلی ماہ چاند وہ دے یعنی فلک تقدیر مصرع
ثانی دست فلک سے بے داغ درم نصیب نہون مولف نے ماہی اور
ماہ کے لئے درم دینا مقرر کیا اسلئے کہ زر ماہی اور درم ماہی فلس ماہی
کو کہتے ہین جو مچہلی کے بدن پر بصورت فلوس علیحدہ علیحدہ سخت چمڑا نمایان
ہوتا ہے اور چاند کی مشابہت درم سے باعتبار سفیدی اور گولائی کے
ظاہر ہے چاند مین سیاہ داغ ہی مچہلی کے فلوس خود مائل بسیاہی ہین یعنی
فلک جسکو درم وغیرہ دیتا ہی اوسکے لئے داغ ضرور ہے بلا داغ نہین یعنی
اگر دولت حاصل ہے تو رنج والم اوسکے لاحق حال ہے حاصل یہہ کہ مثلاً
ماہی مین ہزار داغ باعتبار فلوس ماہی ہین اور چاند مین ایک داغ ہی بس ثابت ہوا

فلک سے کوئی بیداغ نہین غافل جو دم یعنی انسان کے وجود
مین جو سانس اندر باہر آتا جاتا ہے اگر اس آمد و رفت مین خدا کی یاد سے
غافل نہو تو اس ذکر پاس انفاس کی برکت سے انسان کو تیسیر وجود
عدم نصیب ہو سیر وجود یعنی ثبوت ہستی خود اور سیر عدم جو فنا فی اللہ
کا درجہ ہے دے جسکو جم جمشید بادشاہ سے مراد ہے جام جم
اسی بادشاہ کا مشہور ہے کہتا ہے کہ اے ساقی محبوب سے جسکو
ایک پیالہ مے کا عطا کر دیا گویا اوسے خدا اسے مثل جمشید بادشاہ
کے نصیب دے

## ردیف بائے موحدہ غزل ۳

**دل سلگ جائے** تقدیر شعر اے قلیان کش جب تک محبت
کا دل نہ سلگ جائے اور جان نہ بھڑک جائے تب تک سوز محبت
کی طلب کم نہو حاصل یہہ کہ جب تک حقہ مین تماکو نہین سلگتا حقہ پینے
والے کی طلب پوری نہین ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کا حال ہے کہ
جب تک وصال محبوب حاصل نہین ہوتا تب تک سوز محبت کی طلب
مین رہتا ہے **ہو مبارک** اس شعر کا مصرع ثانی یون صحیح ہے
ع ہے ہمین آب دم تیغ شہادت کی طلب ✽ خلاصہ یہہ کہ حضرت
خضر کو سرچشمہ آب حیات مبارک ہو کہ جسکے پینے سے اونکی قیامت
تک زندگی ہوگی ہمین تو فقط آب دم تیغ شہادت کی طلب ہے کہ
جس سے حیات جاودان نصیب ہو **دور رہ** تقدیر شعر اے محبوب
اگر تجھکو شہر مین اپنی شہرت کی طلب ہے تو مثل ہلال سامنے دور کھڑا رہ
اور دیر تک مت رہ ہلال کی شہرت باعتبار عیدین وغیرہ ماہہائے اسلامیہ

واضح ہے اور ہلال کا مطلع پر دور رہنا ہی روشن ہی دور رہنے مین شہرت
زیادہ ہوتی ہے **جو حلاوت** تقدیر شعر جو شخص زندگی کی حلاوت
چرخ سے چاہتا ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ کاسۂ زہر آب سے شربت
کی طلب کرتا ہی واضح ہے کہ جو زہر ہے شربت نہین ہو سکتا خلاصہ
یہہ کہ آسمان سے کوئی شخص آسایش و راحت کی امید نہ رکھے کہ
سے ہے واضح ہو کہ اول مصرع مین لفظ حرام غلط اور مدام صحیح یعنی مدام
شراب درست پاس نمک کو باضافت پڑھنا چاہیئے یعنی پاس کے
سین کو کسرہ دیکر کرے ہے کا فاعل شراب پاس نمک شرع مضاف
اور مضاف الیہا ملکر مفعول مصرع ثانی کی ترکیب سے فعل ناقص شراب
مبتدا حرام خبر یعنی شراب حرام ہے لیکن کلمہ استدراک نہین ہے فعل
ناقص نمک مبتدا حرام خبر یعنی نمک حرام نہین اسکے بعد معلوم ہو کہ
شراب اصل مین حرام نہین یعنی اصل شراب کا حرام نہین اسلیئے کہ شیرہ
انگور ہے ہان بسبب نشہ کے حرام ہے جب شراب مین نمک ڈالدو
تو اوسکا نشہ زایل ہو جاتا ہے پہر اوسپر حرام کا حکم نہین مطلب یہہ ہے
کہ شراب ہمیشہ شرع کے نمک کا پاس کرتی ہے اور پاس کرنیسے یہہ مراد ہی
کہ نمک کے پڑنے سے حرام نہین یہی شرع کا پاس کرنا ہے اگرچہ شراب حرام
ہے لیکن نمک حرام نہین یعنی حلال ہے خلاصہ مطلب شعر یہہ ہے
کہ شراب نمک ڈالنے سے حرام نہین[۵۷] رہتی **یہہ ایسا ماہ** ماہ صیام
یعنی روزون کا مہینہ کا رسعید نیک کام کلمہ یہہ جو اول ہے اسکا مشار
الیہ ماہ صیام ہے یہہ ایسا کا رسعید مرادمے نوشی مطلب یہہ کہ ماہ صیام مبارک
ہے اور مے نوشی کا رسعید تو اس کا رسعید کو یہہ ماہ مبارک دیکھکر شروع

[۵۷] مولف شرح کے نزدیک گو نمک ڈالنے سے شراب حرام ہونے سے باز نہیں رہتی مگر نمک ڈالنے سے جو سرکہ ہو جاتا ہے کو نشہ اسکا جاتا ہے ہان اگر کوئی سرکہ میں شراب لگجائے تو کچھ ڈر نہیں ہم کچھ ضرورت نہیں مگر کہانا اوسکا ...

کرنا چاہیئے **عوض ہے** تقدیر شعر اے ذوق نشہ دنیا کا عوض
عقبی پر ہے کیونکہ اس میکدہ مین شراب وام ودرم بکتی ہے حاصل یہہ کہ
اس دنیا مین جو کوئی شراب پیئے گا عقبی مین اوسکا عوض بہت ملیگا
پس چاہیئے کہ اس میکدہ یعنی دنیا مین جو ہمیشہ شراب اودھار ملتی ہے
تو ہر کوئی لیکر نوش کرلے واضح ہو کہ جو کوئی کسی سے بطریق قرض لیا کرتا
ہے وہ اپنی گرہ سے مقررہ وعدہ پر اوسکی قیمت ادا کیا کرتا ہے شراب
کا پینا بطریق وام ایسا ہے کہ عقبی مین بخلاف ادائے نسیہ پینے والے کو
اور بہت کچھہ ملیگا شراب سے مراد شراب شوق ہے **اوس بت** اس
مصرع مین لفظ اپنا غلط اتنا صحیح ایک کم سو اسمائے الہی مین سے ایک
اسم رقیب ہے ورد اوسکو کہتے ہین جو قبل نماز یا بعد نماز کسی کلام یا
خدا کے نامون سے کسی نام کا وظیفہ کیا کرے یعنی مقرر کرکے پڑہا کرے
مثلاً سو مرتبہ یا زیادہ یا کم اسکو ورد وظیفہ کہتے ہین تقدیر شعر اوس بت
نامہربان کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اگر ورد اسمائے الٰہی مین سے
ہی ہے تو یا رقیب کا ورد ہے پس عاشق ایک حسرت اور افسوس سے
کہتا ہے کہ معشوق کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اسمائے الہی مین سے بہی
کسی اسم کا ورد کرتا ہے تو یا رقیب ہی کا کرتا ہے

## ردیف تائے مثناۃ فوقانیہ غزل اول

**ہین داغ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے خواہش انعام محبت
تو جو انعام محبت کی خواہش کرتا ہے تجھکو مژدہ ہو کہ یہہ تیرے دل پر
داغ محبت کے نقش ہین یہہ ہی درم ودام محبت کے ہین **ہر روز**
**اوڑا** اسیر قفس ودام محبت عاشق سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ

کسی ایک عاشق قفس اور دام محبت مین اگر مقید ہوتے ہین مگر محبوب
ہر روز دو چار کو اوڑا دیتا ہے خلاصہ یہہ کہ ہر روز بہت لوگ عاشق
ہوتے ہین لیکن معشوق کی نظر توجہ سے مایوس ہوکر پہر جاتے ہین
**مانند کباب** تقدیر شعر اے محبوب تیرے دل سوز محبت مانند
کباب آگ پر ہمیشہ بستر آرام کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ سب لوگ بستر نرم
وغیرہ پر آرام وچین سے رات دن سوتے ہین ہم عشاق کا بستر کباب سیخ
کی مانند ہمیشہ آتش پر ہے **کاسے مین فلک** فلک کو کاسہ یعنی
پیالہ اعتبار کلانی اور مدور ہونیکے مقرر کیا اور اس اعتبار سے کہ جو مضائب
لاحق حال عشاق ہوتے ہین فلک کی طرف نسبت کرتے ہین اسلئے کہتا
ہے کہ اگر تشنہ لب جام محبت یعنی عاشق کو رسائی ہو تو ہاتہہ پر دہر کر
ایسا کہینچے یعنی نوش جان کرجاوے کہ فلک کے کاسہ مین نام کو بہی زہر نہ
رہے مگر کیا کرین کہ فلک تک رسائی نہین **شوق حرم** کہتا ہے کہ
قائل کے کوچہ حرم مین مرکر جو کفن حاصل ہو ہم اوسکو جامہ احرام محبت
سمجہتے ہین **ایمان کو دیگر** گرویدہ اسلام محبت یہہ جانین کہ ایسے اشعار
کے ظاہری معنی نہ لینا چاہیے کیونکہ بروے حقیقت اسلام سے انکار
نہین ہوتا ان معنون کو اہل معنی سمجہتے ہین اس مضمون کے شعر فقط
واسطے تردید اہل ظاہر کے ہوا کرتے ہین مثلاً جو ناصح اور واعظ
حقیقت سے خبر دار نہین عشاق کو برا کہتے ہین اور باطن مین یہہ لوگ
اس شعر کے مضمون مین داخل ہین خواجہ حافظ فرماتے ہین واعظان کین جلوہ
در محراب و منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند حقیقی
معنی کو ایک مثال سے سمجہاتا ہون چنانچہ قائل کہتا ہے اسلام چہوڑ کفر لیا تو

گرویدہ اسلام گرویدن تصدیق کرنا قبول اعتقاد کرنا اس قیاس گرویدہ اور گروند کو سمجہو گرویدہ اسلام محبت مراد عاشق ور محبت کو اسلام مقرر کیا ہے

پہر کسکو کیا۔ اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ناصح اور واعظ عشاق کے حق مین جو بظاہر یہہ عشاق خلاف شرع معلوم ہوتے ہین اور اونکی کلام عوام سمجھہ نہین سکتے ہین واعظ انکو یون کہا کرتے ہین کہ انہون نے اسلام چھوڑ دیا اور کفر مین مبتلا ہین پس عشاق واعظون کے الفاظ پکڑکر اسطرح کہتے ہین یعنی اگر اسلام چھوڑ دیا کافر نہین ہوگا پہر تو وہ واعظ اور بھڑک کر اونکو برا کہتے ہین خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ گرویدہ اسلام محبت یعنی عاشق اگر ایمان دیگر ہی کفر مول لے تب ہی وہ کافر نہین ہوتا جیسے حالت جوش مستی مین حضرت منصور نے انا الحق کہا یا حضرت بایزید بسطامی نے سبحانی ما اعظم شانی فرمایا مگر یہہ حالت اون حضرات کے لیے خصوصیت رکھتی ہے **کہتی تہی وفا** نعش مردہ کے جسم کو کہتے ہین ناکام محبت جو محبت مین مقصود یاب نہو مراد عاشق مطلب یہہ ہے کہ وفا میری نعش پر بحالت نوحہ کہتی تہی کہ اے ناکام محبت تو نے مجھے کسکی سپرد کیا ایسا وفادار کہ جیسا تو تہا اور دنیا مین کون ہے کہ جسکے پاس مین رہون یہہ ظاہر ہے کہ عاشق باوفا ہوتا ہے **معراج سمجھہ** معراج نردبان یعنی سیڑہی یہان بلند مرتبہ سے مراد ہے سنان معنی بہالا نیزہ زینہ معنی سیڑہی مطلب ظاہر **مجنون نے** مجنون مراد عاشق خارپشت معنی ساہی سینہ بہر دو نام مشہور جانور ہے اوسکی تفصیل ول آچکی ہے مطلب ظاہر **حورون کے** مطلب یہہ کہ اگر حورون کے پنجۂ مژگان سے اوس پری کی پشت کے لیے پشت خار ہو تو ہرگز پنجۂ مژگان سے پشت نہ کہلائے پشت خار اسجگہ پشت خار اوس پنجۂ مصنوعی سے مراد ہے جو آہن کا پنجہ بناکر پشت کو کہجلی ہونے کے وقت کہجلایا کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ

حورون نشان
حینت جو سندوس مین
[illegible]
مراد محبوب

باوجود نزاکت حوران جو بے مثل ہے میرا محبوب حوروں کے شرگان سے
بہی پشت خارئہ ہوا ہے کیونکہ پری کی پشت نہایت نازک ہے ماہی
سے تا بماہ ظاہر ہے کہ چاند مین داغ ہین اور ماہی زمین مین ہے
اوسکی پشت پر داغ یعنی فلوس ماہی ہین یہہ سب دست فلک کی تاثیر
ہے ایسا ہی عاشق معشوق کے ہاتہہ سے داغ بدل ہین دآن یعنی آسمان
مین یا آن یعنی زمین مین بار زمانہ مطلب یہہ ہے کہ فلک ایسا سخت دل
اور سختی کش ہے کہ حالانکہ زمانہ کا بوجہہ اوٹہائے ہوئے ہے یعنی مردمان
زمانہ کاروبار کا وزن اسکی پیٹہہ پر ہے اور انسان خصوصاً عشاق کے
حق مین غم والم دینے مین لگا رہتا ہے تسپر بہی بشر کی طرح فلک نے کبہی
ایک بار پشت سیدہی نکی پشت سیدہی کرنے سے یہہ مراد ہوتی ہے
کہ بوجہہ کو رکہکر ذرا آرام لیکر پہر بوجہہ اوٹہایا کرتے ہین لیکن فلک نے
کبہی آرام نکیا کہ اس آن مین مصائب آلود مردمان قدرے افاقہ پاتے
مگر فلک سے یہہ امید کہان ہو جائے ہے مطلب یہہ ہے کہ جوانی
مین انسان گناہون کا بوجہہ جمع کرتا ہے اسلئے بڑہاپے مین انسان کبڑا
ہوجاتا ہے والا کیوں تیغ ہو سینہ سپر تقدیر شعر جو تیغ نگاہ کے منہ پہ سینہ
سپر ہین اسلئے وہ کبہی آئینہ[۵۱] وار پشت نہین دکہلاتے مطلب یہہ کہ عشاق
محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیغ کہاتے ہین اور یعنی آئینہ کی طرح پیٹہہ
نہین دکہلاتے سامنے رہتے ہین ظاہر ہے کہ آئینہ منہہ کے روبرو ہوتا ہے
وہ مثل ہے پہلا مصرع جواب و سوال ہے اسطرح کہ کوئی سوال کرتا ہے
کہ ناؤ کسنے ڈبوئی دوسرا جواب مین کہتا ہے کہ خضر نے اور عاشق کہتا ہے
کہ ہماری بہی یہی مثل ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ دل کو کسنے گرداب کی طرف کہینچ لیا

[۵۱] آئینہ وار

یعنی آئینہ کی طرح پشت

عاشق جواب مین کہتا ہے کہ دل کو گرداب کی طرف خط ذقن محبوب لیگیا ہے

## ردیف حائے حطی غزل اول

**فرقت** کی رات بعض اہل اسلام بعد دفن مردہ کے قبر پر اذان کہا کرتے ہین پیوند ہے **صبوحی کشان** صبح یعنی مانند صبوحی کشان صبح صبوحی وہ شراب جو فجر کے وقت پیتے ہین پیش سفید یکہ چاندنی اوسکو کہتے ہین کہ رات مین ابر پیدا ہوتا اوسمین چاندکی چاندنی معلوم ہو وہ چاندنی بصورت وقت صبح صادق معلوم ہوا کرتی ہے اسلئے مسافر وغیرہ غلطی مین پڑجاتے ہین

## ردیف حائے حطی غزل ۲

**منظور چشم** تقدیر شعر جب منظور چشم یار سب عین مصلحت ہے تو بلاکشون کی نسبت کسی سے بلا صلاح پوچھے مطلب یہہ کہ جب چشم یار کو بلاکشون پر مصیبت کا ہونا پسند ہی تو پھر انکی رفاہیت کے لئے کسی سے کیونکر صلاح دریافت کرے **سید سے ہی** اس شعر مین صلاح یعنی مشورت یعنی ارادہ **اوس چشم مست** خرابات جائے فسق و فجور جیسے میخانہ خراباتی جو شرابخانہ مین شراب پیئے خلاصہ یہہ کہ ہم اوس چشم مست کے خراباتیون مین سے ہین یعنی جب خراباتیون یعنی محبوب کے عاشقون سے ہون تو تقوی اور پرہیزگاری کہان **اوس بدمعاملہ** دلا صلاح یعنی اے دل کسنے صلاح دی بدمعاملہ وہ شخص جو داد و ستد مین دہوکہ دیوے اور معاملہ کسی کے ساتھہ خرید و فروخت کرنا ہے **رہتا ہے صلاح** مشورت زاہد یہ صلاح مشورت کرتی **خراب** باصلاح نکو کی کرساتھہ

گرمہ ... سختی ... لوگ چالیس قدم قبر سے چلے آتے ہین تو منکر نکیر قبر مین داخل ہوتے ہین کتب وغیرہ سے بھی ثابت ہے ۱۲

**یارب ہو** یارب بمعنی اے پروردگار۔ اس کلمہ پاک کو محل دعا اور تعجب مین استعمال کرتے ہین یہان مقام دعا مین واقع ہے صلاح مشوت **منظور گر** تو کلمہ خطاب اور مصرع ثانی مین ہین صلاح کے دونو لفظ بمعنی مشورت ہین **قلابی آسمان** قلاب بتشدید لام لوہے کا کانٹا جس سے مچھلی کا شکار کرتے ہین زمین وآسمان کا قلابہ ملانا طاقت سے باہر کام کرنا بے فائدہ اور لاحاصل سے مراد ہے قلابہ کی آسمان سے تشبیہ باعتبار خمیدگی ہے اور قلابہ مین وآسمان مراد گوشہ زمین وآسمان سے ہے پس حاصل تقریر یہہ کہ اے ناصح تو زمین وآسمان کے گوشے ملا یعنی یہہ تیری کلام مشعر نصیحت عشق کے رفع مین ایسی ہے کہ جیسے زمین وآسمان کے گوشے ملانے ہین اس سے یہہ بہتر ہے کہ محبوب سے ملنے کی تدبیر بتلا **ہے زلف** تقدیر شعر۔ تیری زلف سنبل صحن چمن کی شاخ ہے پر یعنی لیکن عرق کے قطرون سے یاسمن[1] کی شاخ بنی ہے **ناف اوس** صبیح خوبصورت سفید رنگ سیکی جو باریک بالون کی لکیر سینہ سے ناف تک ہوتی ہے **ہے فیض سے وقار** وقار حلم۔ ودرتبہ وگرانباری مطلب یہہ ہے کہ اہل کمال کو فیض رسانی کی باعث ایسا باوقار جانتا ہون کہ جیسے ثمردار شاخ سو لاکھہ من کی شاخ ہو **بدخصلتون کو** مطلب یہہ کہ فلک بدخصلتون کو ایسا بالانشین[2] کرتا ہے دیکھو زاغ وزغن کے آشیانہ کی شاخ اونچی ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہہ جانور اونچی شاخ پر آشیانہ بناتے ہین اسمین یہہ بھی ایہام ہے کہ جانورون مین زاغ وزغن کمینہ ہین چنانکہ آدمیون مین رذیل رہتے ہین **کشمکش** مطلب یہہ ہے کہ دنیا مین سرگردان کشمکش یعنی لڑائی مین رہتے ہین پس

[1] یاسمن ایک سفید خوشبودار پہول ہے ۱۲
[2] بالانشین بلند مرتبہ ۱۲

مرگ آخر کو کرگدن کی شاخ آرہ کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے حاصل یہہ کہ جفاکارون سے بعد مرگ بہی بدلہ لیا جاتا ہے دیکہو کہ کرگدن کی شاخ بعد مرگ آرہ سے کٹ جاتی ہے کرگدن گینڈا اسیاہ رنگ بقد ورنگ شبیہ بگاومیش یعنی بہینس اور اوسکے ماتھے پر ایک سینگ ہوتا ہی کہ جس سے لڑتا ہی کشمکش بمعنی اینچا تانی مرگ پر جفا ترکیب توصیفی ہے

## ردیف خاے معجمہ اشعار مجموع

**کہنی تہی چوب** تقدیر شعر تیشہ کی چوب کہتی تہی کہ میری طرح ایک دن نخل آرزو کوہکن کی شاخ سوکہیگی مطلب یہہ کہ جسوقت فرہاد نے تیشہ کو پکڑ کر نہر کہودنی شروع کی تو اوسوقت تیشہ نے بزبان حال کہا کہ جسطرح میری لکڑی سوکہی ہوئی ہے اسیطرح فرہاد کی نخل آرزو کی شاخ سوکہہ جائیگی یعنی مراد کو نہ پہنچیگا **بیمار چشم دلبر** شاخین یعنی سینگی معلوم ہو کہ آنکہون کے رفع آزار کے واسطے سینگی لگایا کرتے ہین خلاصہ مطلب یہہ کہ اگر چشم بیمار دلبر آہو نگاہ پر سینگی لگائین تو ہرن کی شاخ کی سینگی ہون کیونکہ اسمین بہی حسن و خوبی محبوب بڑہکر متصور ہو ہرن کی شاخ ہونے مین یہہ ایما ہے کہ ہرن کی آنکہہ سے محبوب کی آنکہہ کو تشبیہ دیتے ہین چنانچہ آہو چشم **ہر صید کی کمر سے** جب گہڑی کلمہ شرط مربوط بمصرع ثانی یعنی جس گہڑی دلبر ناوک فگن کی کمان کی شاخ ٹوٹی یہہ جملہ فعل شرط ہوا تو ہر صید کی کمر سے ٹوٹ گئی یہہ جملہ جزاے شرط تو ہر صید کی کمر سی ٹوٹنا سی بیاے معروف کلمہ تشبیہ بمعنی مانند یعنی جسوقت معشوق کی کمان کی شاخ ٹوٹی تو ہر صید کی کمر سی ٹوٹ گئی یعنی کمال افسوس سے ان کو اپنے شکار ہونے سے نا امیدی ہوگئی کمر سی ٹوٹنا جیسے کہا کرتے ہین کہ فلانی کی غم سی کمر ٹوٹ گئی ہے

تاثیر بیکسی تقدیر شعر جو یعنی اگر اس بےکفن کی نعش پہ شاخ سایہ ڈالے تو میری بیکسی کی تاثیر سے سارا درخت خشک ہو مطلب یہہ ظاہر شاخ نبات کو شاخ نبات لکڑی کی شاخین جو مصری کے کوزہ مین باندھتے مین اور خواجہ حافظ صاحب کی محبوبہ کا نام مشہور رہے تنئے قلیان و نئے تنباکو یعنی جو حقہ مین لگاتے ہین مصاحبت باہم صحبت کرنا اور نزدیک ہونا

## اشعار قصیدہ

گلگون سے مطلب یہہ کہ معشوق کا گھوڑا اسقدر تیز دو ہے کہ اگر درخت چمن کی ٹہنی کوڑے کی سی چوٹ لگاکر صبا کو ہانکے تو صبا آگے نہ بڑھ سکے کردے جو تو تقدیر شعر جو یعنی اگر تو نہال کردے تو گاؤ زمین کی شاخ اپنی پروین کا خوشہ نکال لائے کہتا ہے کہ اگر محبوب نظر توجہ سے برج ثور کو خوش کر دے تو گویا اوسکی شاخ یعنی سینگ تر و تازہ ہوکر اوسپر ثریا کا خوشہ مثل انگور او سیوقت لگجائے گولی گھڑی ایک دیوان مین ایک گھڑی دو گھڑی کے بعد دیکھا پہلی گھڑی کے بجائے کڑی صحیح ہے کیونکہ دوسرے نسخہ سے معلوم ہوا اور کڑی کے معنی سخت بات کے مراد ہے ضد ملائم جو مصرع اول میں ہے اوس لعل لب یعنی بوسے لیتے لیتے دانتون کی مسی کی دھڑی دو گھڑی مین اوڑا دی الدرے ضعف چڑہی اسقدر ضعف ہے کہ سینہ سے آہ بے اثر لب تک دو گھڑی مین چڑہی اور چڑہی کا ترجمہ برآمدن یعنی دو گھڑی کے عرصہ مین لب تک آئی اس شعر

مین کمال ضعف سینہ بیان کیا ہے **کل وس سے** کل نہ پڑی یعنی
چین نہ پڑا **گستار ہا** عدو یعنی میرا دشمن آور جڑی یعنی دشمن میری نسبت
عداوت ڈالنے کی باتین معشوق کو کہہ رہا تہا غماز نے آکر علاوہ دشمن اور
بات جڑی یعنی لگائی **تہے دو گھڑی سے** یعنی شیخ جی مجھ عاشق کو
نصیحت کر رہے تہے جب دو گھڑی کے بعد محبوب کو دیکہا تو شیخ جی کی
ساری شیخی جہڑی یعنی گر گئی **کیا جانے** یعنی ذوق یہہ معلوم نہین
کہ وہ محبوب میرے پاس کسطرح رہے ہین جب دو گھڑی گذرین تو
محبوب پاؤ گھڑی بہی نہ ٹہیرے مصرع ثانی مین پاؤن غلط اور پاؤ گہڑی
صحیح جو گہڑی کا چوتہا حصہ ہے **جہومر کا نظر** تقدیر شعر جب اے محبوب
تیرا وعدہ چڑہے چاند کا تہا اتو تیرے سر پر جہومر کا چاند نظر پڑا بے
تو بوسہ لاکیونکہ چاند چڑہگیا **ہے آئینہ خانہ بہی** یہہ شعر فرد ہے یعنی
جہومر والے شعر سے جو پہلے اسکے ہے الگ ہے ثانی مصرع مین صحیح نسخہ دیوان
سے معلوم ہوا کہ بجائے دراہل صفا۔ چاند دراہل صفا بند صحیح ہے اہل صفا
جسکا سینہ اور دل صفا یعنی روشن ہو تقریر یہہ ہے کہ چنانچہ آئینہ خانہ
گذرگاہ نیک و بد ہے یعنی آئینہ مین بری بہلی صورت دکہائی دیتی ہے
اسی طرح اہل صفا کا دروازہ بند نہین یعنی ہر ایک نیک و بد کو دخل ہے
یعنی کسی سے عداوت وبغض کا خیال نہین جو کوئی آیا اوسکے حال پر
نوازش فرمائی **مژدہ قتل سے** تقدیر شعر اوس عہد شکن کا کاغذ
مژدہ قتل سے میری روح کو ازادی تن کا کاغذ ہے مطلب یہ کہ جسوقت محبوب
کے نامہ سے مژدہ قتل کا مضمون پڑہا گیا تو میری روح کو تن سے آزاد
ہونے کے لئے سند مل گئی **گور مین پیش** یہہ بات ظاہر ہے کہ اہل

جہومر سے مراد محبوب کا زیور جو ماتھے پر لٹکتا ہے ۱۲ عہد شکن یعنی نشتر قتل کے یعنی محبوب جو عاشق کے حق مین مژدہ ہے آزادی تن کا کاغذ یعنی سند آزادی تن ۱۲

سررشتہ یعنی دیوان کے منشی دفتر کو یعنی اشغلجات ملکی و مالی کو سردفتر کے
آگے صحت و غلط معاینہ کے واسطے پیش کیا کرتے ہین پس کہتا ہے
کہ میرا دفتر بھی جب گور مین منکر و نکیر کے سامنے پیش ہوگا تو منکر و نکیر
کے سیاہہ کے لئے یعنی میرے اعمال کے حساب کے لئے سفیدی کفن
کا کاغذ ہوگا **بنگیا عکس** تقدیر شعر اوس شوخ گلستان رو کے عکس سے
صفحہ چمن کا کاغذ آئینہ تصویر بنگیا یعنی جسوقت محبوب کا عکس چہرہ چمن
کے گل و ریحان پر پڑا تو اونکے ہر پتون مین محبوب کی شکل جسطرح آئینہ
مین نظر آتی ہے آتی تھی یعنی محبوب کی صفائی چہرہ سے چمن کو مثل آئینہ
صفائی حاصل ہوئی **کیا کرے** یعنی بادشاہ کا خانہ گیتی پر دعوی کرنا بے
فایدہ ہے اس لئے کہ اس قصر کہنہ کا کاغذ کسی کے نام بوجہ وثیقہ تحریر
نہین ہوا جو ابدالآباد تک ایک کے نام قایم و دائم رہے پس دعوی لا
حاصل ہے **لکہین اوس** تقدیر شعر گر اوس وحشی کی چشم کے لئے تعویذ
لکہین تو اہل تکسیر ہرن کے پوست کا کاغذ کرین **رقعہ شادی**
**شہادت** پہبن زیب دار سوہنا سجنا اچہا لگنا ہین میٹہنا **سینہ**
**صافون کو** شکن یعنی پیچ و تاب تقدیر مصرع ثانی کاغذ صفائی سے
شکن کا سزاوار ہے کاغذ مبتدا شکن کا سزاوار خبر مطلب یہہ ہے کہ
سینہ صافون کو زمانہ کے ہاتھ سے شکست ہے اور دوسرا مصرع
مصدق دعوی ہے کہ دیکہو کاغذ صفا ہے وہ شکن کا سزاوار ہے
یعنی کاغذ مین شکن ضرور ڈالا جاتا ہے **ورق چرخ ہو** تقدیر شعر
سرمہ چشم مہ سیم بدن کا کاغذ ورق چرخ ہو گو نسخہ آشوب نہو حاصل
یہہ کہ محبوب کے سرمہ رکہنے کا ورق یعنی کاغذ کہ جسمین سرمہ رکہا جاتا

ہے ورق چرخ ہو یعنی محبوب کا یہہ رتبہ ہے کہ اوسکے سرمہ رکہنے کے لئے
ورق چرخ چاہیئے اور نسخہ آشوب کی کچہہ ضرورت نہین کیونکہ محبوب کی
خود چشم مست ہے کہ جسکو بیمار چشم کہتے ہین محبوب کی بیمار چشمی کے واسطے
نسخہ آشوب کی ضرورت نہین کیونکہ اوسکی بیمار چشم خوبی ہے اور یہہ بہی
تقریر ہے کہ ہو کی ضمیر ورق چرخ کی طرف ہے یعنی اگر ورق چرخ ہی
نسخہ آشوب متصور ہو تو ورق چرخ بجائے قرطاس سرمہ کے لئے تو
ضرور ہے **اون اسیران** اسیران قفس حاصل یہہ کہ اسیران قفس
تک گلبرگ کا پہنچنا ایسا ہے جیسا کہ مسافری مین دوستون کا خط پہنچا
حاصل یہہ کہ عاشق اسیقدر محبوب کی توجہ سے خوش ہو جاتے ہین **ظاہر**
**آرا** آتشین لباس کرنا دوزخ مین جانے سے مراد ہے **جعلسازی**
پہ مطلب یہہ کہ یہہ جو چاند مین سیاہی دکہائی دیتی ہے بمنزلہ مُہر ہے اور
سادہ یعنی جسقدر باقی چاند کا صاف ہونا ہے یہہ دو نو رنگ چاند کے
زمانہ کی جعلسازی پر گواہی دے رہے ہین جعلساز سے مراد زمانہ ہے
یا اہل زمانہ اور چاند اور کاغذ جعلی مین یہہ مشابہت ہی کہ جعلساز اول سادہ
کاغذ پر مُہر لگا کر رکہہ چہوڑتے ہین عندالتنازع مقدمہ سنداً حاکم کے
حضور مین پیش کیا کرتے ہین لہذا کہتا ہی کہ چاند جعلسازونکو اس شکل سے
اپنی صورت دکہلاتا ہی کہ تم لوگ اسطرح جعلی کاغذ بنایا کرتے ہو پس جعلسازون
کو چاند کی طرف دیکہکر شرم اوٹہانی چاہیئے کہ ہمارا عیب ظاہر کر دکہلایا
ہے مگر جعلساز کب عبر کرتے ہین آخر مقید ہوتے ہین **مہرہ کرتا ہی**
یعنی محبوب خط پر مہر کرتا ہی تو خط محبوب کی دہن کا لعاب چوستا ہے

## ردیف رائے مہملہ غزل اول

نگہ نہین تقدیر مصرع ثانی جو آنکھونکی راہ نکل کر آیا تو خدنگ ہو کر دل مین بیٹھا مطلب یہہ ہے کہ جو میرے دل مین خدنگ ہو کر بیٹھا اسکو خدنگ نگاہ نہ سمجھین بلکہ ایک حرف محبوب کے دل مین بیٹھا تہا پس جب یہہ حرف محبوب کے دہن کی تنگی کے باعث تنگ ہو کر نکلا تو میری آنکھون کے رستہ ہو کر دل مین جا بیٹھا دہن کی تنگی سے تنگ ہونا اسواسطے کہ دہن کی راہ سے دلکو بیرونی ہوا پہنچتی ہے جو مفرح دل ہر اگر دلکو ہوا نہ پہنچے تو دل منقبض ہو جاتا ہے جب برخلاف قاعدہ بالا کے بباعث تنگی دہن یعنی اسقدر معشوق کا منہہ چھوٹا ہے کہ اوسمین ہوا داخل نہو لی اسلئے وہ دلکا حرف بباعث گرمی گہبرایا نکلکر میرے دل مین بیٹھا **صفاے دل** مطلب یہہ کہ دل کے صفا رکہنے کی یہی صورت ہے کہ دل مین کدورت نہ آنے دے اگر کدورت آگئی تو دل کے آئینہ مین ضرور زنگ ہو کر بیٹھہ جائیگی مصرع ثانی مین بجائے نیز نگ زنگ صحیح ہے **غزال رم** تقدیر شعر جو خواب میری آنکھون مین ہے اگر یہہ خواب غزال رم دیدہ بنگیا ہے تو بجا ہے کیونکہ تجہہ بن پلنگ پلنگ ہو کر پہاڑ کہانیکو دوڑتا ہے مطلب ظاہر **جو یکرنگ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ جہان مین یکرنگ ہوئے یعنی ظاہر باطن مین کچہہ تفاوت نہین اونکو اصلا رعونت زیبا نہین کیونکہ دیکہنا چاہیے کہ گل نے اس چمن مین دورنگ ہو کر نام رعنا پایا ہے کہ جس مین رعونت کا لفظ مندمج ہے یہہ مصرع عیب ہے پہر دورنگی کیونکر زیبا ہو **حلاوت و شرم** تقدیر شعر اے ذوق جہان مین حلاوت وشرم اور پاسداری رنج وخواری ہے لیکن اگر کسی کے جبے نام ونگ ہو کر عمر گذاری تو مزے سے گذری مطلب ظاہر

خواب بند جسکو سو جانا کہتے ہین یعنی سونا پلنگ اول بمعنی چارپائی پلنگ ثانی بمعنی درندہ جسکو چیتا کہتے ہین یہہ درندہ ہر کا شکار کرتا ہے اسلئے غزال رم کے تلازم میں ہے

حلاوت بشیرینی کسی کے ساتھ

رنگ ... 
نا خوش ہو کر

## ردیف راے مہملہ غزل ۲

**خوب رو** سید مجنون ایک درخت ہے مطلب واضح **اوڑ گئے** اک بابل ایک شہر ہے جو درمیان عراق دریاے فرات پر شرق کی طرف معروف ہے اس شہر کے نواح مین چاہ بابل ہے اوسمین ہاروت و ماروت یہود و فرشتہ اوٹے مقید لٹکتے ہین انکا یہہ قصہ ہے کہ آسمان سے زمین پر آکر ایک طوائف زہرہ نام پر عاشق ہوگئے اس عورت نے اونکو شراب پلایا اور وعدۂ وصل سطرح قرار پایا کہ جسکے ذریعہ سے آسمان پر سے اوتر آئے ہو وہ علم بتا دو اونہون نے اسم اعظم سکہا دیا یہہ لولی اسم اعظم کی برکت سے آسمان پر اوڑ گئی خدا نے اوسکو ستارا بنا دیا کہ جسکا نام زہرہ ہے اگر کوئی شخص بارادہ جادو سیکہنے کے اوس کوئین پر جاتا ہے تو فرشتے اوسکو جادو سکہا دیتے ہین مگر وہ سیکہنے والا کافر ہوجاتا ہے یہہ فرشتے اوس کوئین مین قیامت تک مقید رہین گے پس مطلب شعر یہہ ہوا کہ اے معشوق تیری چشم پر افسون کو دیکہکر جادوے بابل کے دہوئین یعنی جادوے بابل کی کچہہ اصل نرہی **دیکہکر** مطلب یہہ کہ جب مینے معشوق کو غیرون کے ساتہہ مہتابی[1] پر بیٹھے دیکہا تو مینے گردون کو دیکہہ **ایک** آہ دل سے بوجہ افسوس کی کہ فلک نے مجہکو محبوب سے مایوس رکہا **سچ کہا ہے** آگے کالے کے یعنی سانپ کے سامنے مطلب **روشن ہل بے مرے** فلاطون کا قصہ مشہور ہے کہ زمین مین گڑہا کہدوا کر اوسمین مسکار کہکر آپ اوسمین دم حبس کرکے بیٹہہ گیا شاگردون نے حسب وصیت زمین کو ہموار کردیا جب سلطان سکندر شہنشاہ ہوئے تو افلاطون کا حال سنکر تفحص کی ایک زمیندار کی نشاندہی سے جو اوسکو

[1] مہتابی وہ بالائی عمارت سطح ہے اونچی عمارت کی سقف جو چوڑی یا چبوترہ ... باغ کے ... مین بنا کر اوسپر ... چاندنی رات مین بیٹہتے ہین

اپنے بڑون کی زبانی معلوم تہا اوس نواح مین زمین کو کہدوانا شروع کیا حتی کہ وہ موقع پایا حکیم کو نکالا اسانس بہرتا تہا وزرائے حکمائے جلیل القدر سلطانی مین ہم سلک ہوا اور بروئے استعمال خم شراب کے مٹکے کو کہتے مین سو تحکے مطابق خم افلاطون مشہور ہے مطلب واضح آگئین اونکو یعنی میری نوک مژگان پر اشک جگرگون دیکھکر محبوب کے اونگلیون مین منہدین لگائی آگئین قتل کو کسکے تقدیر مصرع ثانی میرے زخمون کی آنکہین دیکھکر خون اوترے ہے یعنی بباعث خوف روان ہوا زخم کی آنکھ یعنی زخم کا منہہ

## ردیف رائے مہملہ غزل ۳

**کہا یتنگ** پتنگ پروانہ دارسولی مطلب روشن **میرے خیال** تقدیر وہ چشم فتنہ گر میرے خیال پر چڑھکر گویا گھر چڑھکر لڑنے آئی ہے پس یہہ خانہ جنگ ہے یعنی کسی کے گھر مین آکر گھر والے سے لڑنا خانہ جنگی یعنی تعدی اور زبردستی ہے **ستمگرون کی** ستمگر مراد محبوب کشاکش اینچاتانی یعنی عاشق کے حق مین جو محبوب کی جانب سے ستم اور ایذا پہونچتی ہے دوسرا مصرع مثالیہ کہتا ہے چنانچہ تیغ سان پر چڑھکر تیز تر ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کی ستم کشی محبوب کے ہاتہہ سے عاشق کی آبرو سوا ہے سوا یعنی زیادہ یہہ بات ظاہر ہے کہ جب تلوار کو سان پر کشاکش یعنی تلوار کو پہیر کر تیز کرتے ہین اوس وقت تلوار کے جرم مین سے پہلے قدرے گہستا ہے تو پہر تیز ہوتی ہے ایسا ہی عاشق جو صدمات ستم محبوب اوٹہاتا ہے اوسکی عزت ہے **الہی خیر ہو** باؤ کا گہوڑا باؤ کے گہوڑے پر چڑھ کر آنا محاورہ ہے تیزوتند آنا **شناس**

جگرگون یعنی اشک سرخ خون کی رنگت قند قندیل ایک سرخ رنگ میوہ ولایت کا مشہور ہے بہرکے برابر ہوتا ہے اور سرخ پہل ہے میٹھا بہت ہوتا ہے اور وہ اوس سے کبہی سیب مشابہ کی ہے کبہی ایسے کبہی مرا انگشت حنا بستہ سے تشبیہ دیتے ہین ۱۲

صحیح مصرع اول ہنر شناس کو دکہلا ہنر کہ خوبی زر **کہین فلک**
پہ چہومر نام زیور جو پیشانی پر لگاتے ہین دم سے کہینچنا باعتبار فخر اپنی بڑائی
کرنا اور بلند مرتبہ ہونے سے مراد ہے سر چڑہنا سر سے لگنا یہان بہی
مراد ہے اور سر چڑہنا کسی کے ذمہ لگانے کو بہی کہتے ہین تقریر ظاہر
**جو مارے نفس کو** واضح ہو کہ جو صاحب نفس کو مار کر یعنی دنیا
کی حرص و ہوا کو چہوڑ کر خدا کی طرف رجوع ہوئے وہ ایسے بزرگ ولی
اللہ اہل تصرف ہوئے ہین کہ ہاتہہ مین سانپ لیکر شیر پر چڑہ کر سواری
کیا کرتے تہی لکہا ہے کہ ایک بزرگ اسیصورت سواری مین آتے تہے
اور ایک بزرگ اوسوقت دیوار پر بیٹہے تہے جب وہنون نے شیر سوار
دیکہا تو آپ نے دیوار کو حکم دیا دیوار مثل سواری چلی پہر باہم ملاقات
ہوئی حاصل یہہ کہ سانپ کاٹنے والا ہے اور شیر بہی ایسا ہی ہے پس
سانپ کا چابک بنا نا گویا سانپ کا مطیع کرنا ہی

## ردیف راے مہملہ غزل ۴

**جان ہوا ہون** گٹکا کہتے ہین کہ پچہلے زمانے مین جوگی فقیر کسی ترکیب
سے پارے وغیرہ فلزات کو گرہ کر کے گولی بناتے تہے اوسکو منہہ مین
رکہہ کر اوڑا کرتے تہے پس خال محبوب عاشق کے واسطے گٹکے کی تاثیر
رکہتا ہے اور جان کا ہوا ہونا یہان مرنے سے مراد ہے **تیرا بیمار**
تقدیر شعر جو تیرا بیمار سنبہالا لیکر نہ سنبہلا تو اسلیئے مسیحا دم کو لیکر یعنی شرمندہ
ہو کر چپ کے ہی بیٹہہ رہے **ذبح کرنے کو** نام خدا مراد بسم اللہ اللہ
اکبر سے ہے جو ذبح کرنیکی تکبیر ہے **کہینچتی ہے روز قیامت** سے دور
کہینچنا اپنے آپ کو فخر و تکبر سے بہت اچہا سمجہنا اور قیامت کا دن پنجاہ ہزار

سال دنیا کے برابر ہوگا حاصل یہہ کہ شب یلدا محبوب کی زلفون کی بلائین لیکر فخر سے اپنے کو روز قیامت سے بہت لنبا کرتی ہے حاصل یہہ ہے کہ شب یلدا بہت سیاہ ہے لیکن محبوب کی زلفون پر قربان ہے کیونکہ محبوب کی زلفون کی خوبی سیاہی مین شب یلدا سے زیادہ ہے اسلیے زلفون کی بلائین لیتی ہے **مجہسا مشتاق** کہتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ اپنا چراغ رخ لیکر مجہسا مشتاق جمال تلاش کروگے تب بہی نہ پاؤگے یعنی اپنا منہہ ہر جگہ ہر کسی کو دکہاتے پہروگے مجہسا مشتاق نہ ملیگا **جب یہہ دیکہا** مطلب یہہ ہے کہ جب قاصد محبوب کا خط لیکر میرے پاس آیا تو قاصد کو مجہہ مین میرا کہین پتا نہ ملا یعنی مین عاشق بباعث ضعف عشق ایسا ضعیف ناتوان لاغر و دبلا ہوگیا کہ قاصد کو میرا وجود نظر نہ پڑا اسلیے نامہ بر خط کو لیکر اوٹہا پہر گیا یعنی جدہر سے آیا تہا اودہر کو واپس پہر گیا یعنی محبوب کی طرف **رہ گیا اپنا** تقدیر شعر اے آئینہ رو جب تیری تصویر کو یوسف نے لیکر دیکہا تو وہ یعنی یوسف اپنا منہہ لیکے رہگیا یعنی شرمندہ ہوگیا واضح ہو کہ شاعر حضرت یوسف علیہ السلام پر ترجیح دیتے ہین ایک مضمون بندی ہے والا چہ نسبت خاک را با عالم پاک **وان سے یان** مطلب یہہ کہ اے ذوق جب عدم سے دنیا مین آئے تہے کچہہ بہی مکان عدم سے نہین لائے تہے اور جب دنیا سے مر کر جائینگے تو محبوب کی طرف سے لاکہہ تمنا بحالت مایوسی لیکر جائینگے

## ردیف راے مہملہ غزل ۵

**جسنے ہو** تقدیر مصرع اول جسنے زخم تیغ عشق کی لذت اوٹہائی ہو **مطلب** ظاہر **صید دل** کو زخم ہو کر نصف ہاتہہ بند کرکے مہندی لگاتے

ہین اوسمین کچھ لکیرین سفید رہجاتی ہین اوسکو مچھلی دار مہندی کہتے ہین
پس کہتا ہے کہ جب تو دست حنائی مین مچھلیان دکہاتا ہے تو صید دل
کو کب چھوڑتا ہے تقدیر شعر اے میری جان جبکہ تو دست حنائی مین
مچھلیان چھوڑکر دکہلاتا ہے تو میرے صید دل کو کیونکر چھوڑیگا
واضح ہو کہ یہہ مضمون اس لحاظ سے باندہا ہے کہ مچھلی پکڑکر رکہنے کے
واسطے پانی مین چھوڑ دیا کرتے ہین سرد مہری سے تقدیر شعر اے
ابر بہاران کسی کی سرد مہری سے آگے ہی دل سرد ہے پس اے ابر ذرا مہربانی
کرکے دہوپ چھوڑکر آگے سے ہٹ جا اے دل اوسکے تقدیر مصرع
ثانی ورنہ اے نادان دل تو یہہ ساتھ چھوڑکر پچھتائیگا مطلب ظاہر
کیون نہ ایسے وحشی سے تیرے یعنی تیرے لیے وحشی ہے سرخی
پان تسبیح مرجان کا چھوڑنا اس لحاظ سے کہ مرجان کی سرخی دندان
پان خوردہ کے برابر ہین پیش خیمہ تقدیر شعر جب میری جان تنکو چھوڑ
کر سرگرم یعنی مستعد سفر ہے تو اسلئے مین عاشق پیش خیمہ محبوب گردباد
یعنی دود آہ کا بگولا لیکر نکلا جب بگولا طولانی وکلان مین گہومتا ہوا
نکلتا ہے اور طولانی مین مانند نشان ہوتا ہے اسلئے آہ کو اوس سے
تشبیہ دی کیونکہ پیش خیمہ نشان یعنی جھنڈے کا ہونا جیسے پیش خیمہ لشکر
مین ہوتا ہے موجب زیب وزینت ہے اور باعتبار طولانی وکلانی
کثرت آہ مفہوم ہے کہ خدا دیوے ماہ یکہفتہ آدہی روٹی کی
صورت ہوتا ہے اور دو ہفتہ یعنی چودہوین رات کا چاند ساری روٹی
کی شکل ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ اگر خدا انسان کو قناعت یعنی صبر دیوے
تو انسان آدہی روٹی چھوڑکر ساری کی طرف کبہی نہ دوڑے ساغر

کو ہر نزول
ہا ہوتا ہے الہامی
عرایض کا حال کچھ
جو انجام اوسکا درست
وغیرہ مین نقصان
لاحق ہوتا ہے ۱۲

سہا **غزل** ست گرون وہ جنس ہوتی جو کسی کا ندر بازاری کی نہو کوئی خانگی بیچنے والا مہوہ ستی ملجاتی ہی پڑہ **غزل** نقد شعرای ذوق اب کوئی گرم غزل پڑہا اور جا مضمون نقدِ جان چھوڑکر اور کہین بیچا

## ردیف رائے مہملہ غزل ۶

**مین وہ مجنون** کنج زندان گوشۂ زندان خلاصہ مطلب یہہ کہ مین وہ مجنون ہون کہ جب زندان کو چھوڑکر نکل جاؤن تو سنگ طفلون کا کہانا چھوڑکر سیب جنت کا کہانا پسند کرون ظاہر ہی کہ دیوانون عشاق کو لڑکے پتھر وغیرہ مارا کرتے ہین **ہوے میرا ہی** نقد پر شعر اگر مانی اوس شوخ کی تصویر لب خون شہیدان چھوڑکر شنگرف سے کہینچے تو میرا ہی لہو ہووے پیرا لہو ہووے اسکا استعمال بجائے قسم ہے ایسا ہی میرا ٹلوا کہا ئے ان دونون کے معنی قسم کے ہین یعنی مانی کو قسم ہی کہ اگر لب محبوب کی تصویر کہینچے تو خون شہیدان سے کہینچے مانی مصور مشہور ہے **سایۂ سرو چمن** ظاہر ہے کہ جو درخت لب آب پر ہوتا ہے اوسکا سایہ پانی مین دکہائی دیا کرتا ہے اور سانپ کی تشبیہ فقط اس لحاظ سے ہے کہ پانی مین درخت کا سایہ سانپ کی طرح پیچ وخم کہا کر حرکت کیا کرتا ہے **ہو کہ طفلی** تیر کا ترازو ہونا نشانہ پر لگنے سے مراد ہوئی ہے اوراق میزان یعنی میزان الصرف کے اوراق یہہ صرف کی ابتدائی کتاب ہے اور میزان وترازو مترادف لفظ ہین مطلب ظاہر **اہل جوہر** کو اہل جوہر یعنی اہل ہنر نہیں رنگ سے یعنی اس طرح سے بدخشان مین لعل کی کان ہے **شق ہے** عاشق کہتا ہے کہ لوگ عشاق کے نالون کو پسند نہین کرتے او محبوب کو طرز نالۂ عشاق کا شوق ہے چنانچہ مثیہہ سے دو قلیان مین سے چہوڑتا ہے پس یہی طرز نالۂ عشاق ہے **دل تو**

ملہ کوئی گرم صحیح گرم گوئی غلط جانیہ طرف نقدِ جانان یعنی معلی جا بین رلد عشاق مطلب ظاہر ۱۲ ملہ وہ یعنی ایسا

[illegible]

**لگتے** مطلب یہہ ہے کہ دنیا سے پریان یعنی مین عاشق محبوب کو چہوڑکر چلا ہون اب دل لگتے ہی لگیگا یعنی رفتہ رفتہ دل لگیگا گویا عاشق یہہ بات بطریق حسرت وافسوس کے بیان کرتا ہے

## ردیف رائے مہملہ غزل

**کیا ڈہوے** یعنی جب میرا سراغ عنقا کو معلوم نہین تو اور کوئی کسطرح میرا پتہ لگا سکیگا اوس **سرِ غ** داغ بمعنی دامن کوہ دہن کوہ وصحرا وباغ وکشت مطلب ظاہر **ساقی لبِ شراب** لب شراب صراحی آیا غ پیالہ شکستہ پر باعتبار لفظ لب کہا ہے کیونکہ لب کے پر ہوتے ہین جب لب شراب پیالے سے دور ہے گویا شکستہ پر ہے **خود اوڑکے** تقدیر شعر جو اوسکو شوخ خوش دماغ سے مرغ نامہبر دراد شکستہ پر ہو تو نامہ خود اوڑکے پہنچے خلاصہ یہہ کہ نامہ اسلئے نہین اوڑتا کہ مرغ نامہ بر موجود ہے والا خود بخود اوڑکر پہنچے **کرتا ہے دل کا** تقدیر شعر تیر کا نداز دل کا قصد کرتا ہے یعنی لیکن تیر پشانت داغ سے دور اور شکستہ پر ہے کماندار وہ شخص کہ جسکے پاس کمان ہو کمان باعتبار ابرو محبوب سے مراد ہے تیر کا نداز یعنی تیرا محبوب ضمیر تیرا **عاشق** کی طرف راجع ہے مطلب واضح **شرح بخت برگشتہ** پہر یعنی دوبارہ مراد کثرت تیر بازگشتی یعنی کمان سے چہوٹ کر پہر کمان کی طرف لوٹ آوے یہہ ناممکن امر ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر دوبارہ بخت برگشتہ کی شرح لکہون تو پہر قلم کا ہاتہہ مین ہونا تیر بازگشتی کی مانند ہے خلاصہ یہہ کہ بخت برگشتہ کا بیان دوبارہ بے فائدہ ہے کیونکہ ناممکن ہے اور یا یہہ کہ تیر بازگشتی وہ کہ جو حریف کی جانب سے لوٹکر آوے پس پہر قلم کا ہاتہہ مین ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے **ٹوٹے گل پہ**

وہ ایک شہر سے دو شہر مین لیجاتا تھا

تقدیر شعر جب تو نے چمن مین گل کو توڑکر سر پر رکہا تو غنچہ نے منہہ پہوڑ کر یہہ کہا کہ مین بہی حاضر ہون منہہ پہوٹ کر کہنا گستاخانہ کہنا اور نیز غنچہ کا منہہ پہوٹنا کہل جانیسے مراد ہے جب محبوب کو گل پسند آیا تو غنچہ نے بہی گل ہنکر اور دوڑ کر کہا کہ مین بہی حاضر ہون **وہ کہے کون** تقدیر شعر وہ کہے کہ میرے اس چتون پر کون قربان ہے مین یہہ کہون کہ مین تو کہے یعنی محبوب کہے کہ مین کی گردن پر چہری ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر محبوب پوچہے کہ میرے چتون پر کون عاشق ہے مین عاشق جواب مین کہون کہ مین پہر محبوب کہتا ہے یعنی جواب دیتا ہے کہ مین کی گردن پر چہری ہے واضح ہو کہ لوگ بوجہ تمثیل کہا کرتے ہین کہ مین کے گلے پر چہری ہے کیونکہ بکرا کی آواز مین مین کا کلمہ سمجہا جاتا ہے اور بہت بولنے والی بکری ہوتی ہے اوسکے حق مین یہی کہا کرتے ہین پس مصنف دیوان نے مین کا کلمہ اس مثال مذکورہ سے نکالا ہے **تیرے دندان** مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب دندان مسی زیب کی بہار دیکہی تو اوس سی پڑ گئی یعنی گل سوسن سرد ہو گیا کہ جو خوبی اسمین ہے مجہہ مین نہیز اوس شبنم سی کلمہ تشبیہ اور اوس کے پڑنے سے درخت جل بہی جایا کرتے ہین **بعد مرن آچکے** مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب میری حیاتی مین بدر علے کہتے ہو کہ تیری صورت درگور دور ہو تو بعد مردن گور کو دور سنکر رے کو آچکے یعنی نہین آؤ گے **روکش بال** مطلب یہہ ہے کہ جن جانورون کو تیرے تیرونکے پر لگ گئے ہین وہ جانور ہما کو رشک دیتے ہین یعنی ہما کے سایہ مین ایسی برکت نہین جیسے کہ جانوران تیر خوردہ کی ہے **ونکو بے پر** تقدیر مصرع اول اونکو مرید غوث اعظم

ریب پر اوڑھ لیتے ہین اونکو یعنی پیرون کو مطلب یہہ ہے کہ بعض پیر کہ
جنکو حرص و ہوا دنیا سے تہیرا ہوا ہے دنیاوی طمع کے لئے آپ کو
بظاہر بصورت پارسائی دکہاتے ہین ایسے پیرون مین یہہ نہین
ہوتا کہ خود اپنے تصرف ولایت سے خلقت کو مطیع کرین مگر اونکے مرید
اونکو ایسا اوڑاتے ہین کہ ہمارے پیر عرش عظیم کی خبرین دیتے ہین
اسصورت مین اگر پیرون مین دراصل ہون یعنی کچہہ کرامت بہی رکہتے
ہون تو خدا جانے کہ یہہ پیر کیا غضب لائین یعنی کہان تک دعوی
کذب بیان کرین بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لاامکانی کی خبر دینے کا
دعوی کذب کرین یہہ شعر اس مضمون مین لکہا ہے کہ۔ پیران نمی پرند مریدان
ہمے پرانند۔ اور لائین کا فاعل مرید بہی ہو سکتے ہین یعنی اگر پیرون مین
کچہہ ہے بہی تو خدا جانے مرید کیا غضب لائین یعنی نسبت اولیائی پیرون
کی کیا کیا کچہہ بیان کرین **مجہہ مین کیا باقی** عاشق کہتا ہے کہ اے
محبوب آپ کو دور سے دیکہکر یہہ یقین ہوا کہ عاشق مین کچہہ بہی باقی نہین یا وجود
اسکے پاس آکر دیکہتے ہو پس اسے بدگمان وہم کی دارو لقمان کے پاس
بہی نہین **چمن سے بعد** بعد یعنی دوری سین و قاف لفظ قفس مین
دوری ہے کیونکہ فا کے درمیان ہونیسے قاف اور سین آپسمین دور پڑے
ہین پس عاشق اس شعر مین اپنی دو حالت بیان کرتا ہے ایک یہہ کہ جیسے
قاف اور سین فیمابین دو ہین اسیطرح مین چمن سے دور ہون دوسرا یہہ
کہ جیسا فا قفس کی ناف یعنی درمیان بند ہے ویسا ہی مین پنجرے
مین مقید ہون

## ردیف صاد مہملہ

**سب مذاہب مین** مذہب جمع مذہب خلاصہ مطلب یہہ کہ جملہ
مذہبون مین یہہ قاعدہ مسلم الثبوت ہے کہ جہان عام ہون وہان خاص
ہونا باعتبار شرف رتبت ضروری ہے مثلا رعیت مین بادشاہ علی ہذا
القیاس باقی اہل رتبت اسیطرح عشاق مین محبوب خاص ہے جب یہہ
ہے تو عشاق پر اعتراض عاید نہین ہوسکتا ہے کہ کیون محبوب کو خاص
ٹھہرایا **خضر باتین** خلاصہ یہہ کہ اے خضر یہہ کہنے کی باتین ہین کہ
چشمہ حیوان جان بخش ہے بلکہ اے خضر یہہ خاصیت جو بیان کرتے
ہو محبوب کی دشنام وہی مین خاص ہے کہ جسکو گالی دیتا ہے اوسکو
حیات ابدی حاصل ہوجاتی ہے **شیخ صاحب** یعنی شیخ صاحب
کے نزدیک وہ لوگ خاصان خدا یعنی خدا رسیدہ ہین جو زمرۂ خدام شیخ صاحب
مین خاص خدمت گذار ہین اسیطرح عشاق ہین وہ خاص ہے جو دل
و جان فدا ہوکے خدمتگذار محبوب ہو **عشق کا جوش** اس شعر مین عشق
مجازی سے مراد ہے لہذا جسکو جوانی مین عشق کا غلبہ ہوا وہ عشق مجازی
بندۂ دم ہوتا ہے اور جو عاشقان حقیقی ہین تادم زیست ہنوز روز اول سمجھکر
ثابت قدم رہتے ہین

## ردیف ضاد معجمہ

**پرکترنے کا** اس شعر مین عاشق نے آپ کو صید مقرر کیا ہے اور
محبوب صیاد اسکے سوا اور کوئی مراد نہین **بحر و بر مین** مطلب یہہ ہے
کہ دنیا مین ہر کسی قطع و برید کی ہوس ہے یعنی ہر کوئی مستعد ایذادہی ہے
چنانکہ دیکھو کہ بری جنگل مین ناخن شیر مثل خنجر ہے اور بحر یعنی دریا مین
دم ماہی مقراض ہے **محضر خون** محضر بمعنی قاضی یعنی حکم نامۂ قاضی

محضر خون جو قاضی نے حکمنامہ قصاص کا لکھا خلاصہ یہہ کہ جب
محبوب نے میرا سارا محضر خون کتر کر پھینک دیا تو مقراض اس
ظلم کی محشر مین گواہی دی گی پاس کیا مطلب یہہ ہے کہ قطع تعلق
مین کیا پاس لحاظ ہے کیونکہ مقراض قطع کسوت درویشی اور شاہی کو یکسان
سمجھتی ہے یعنی بلا لحاظ پاسداری سب کے پارچات کو کتر ڈالتی
ہے رشتہ عمر یہہ بات ظاہر ہے کہ مقراض شمع کے گل کو کترتی
رہتی ہے مگر مقراض شمع کے دل کی سیاہی دور نکر سکی خلاصہ یہہ
کہ دل کی سیاہی دور کرنا یعنی صفائی حاصل کرنا بس محال ہے

## ردیف کاف تازی

جو کھلکے اونکا جوڑا اوسکو کہتے ہین جو سر کے بال لپیٹ کر گردن
پر رکھا کرتے ہین مشہور ہے کہ بلا کو سیاہ اور ایذا رسان گنتے ہین
باوجودیکہ بلا کی یہہ وصف ہے اگر اس صورت مین محبوب اپنے جوڑے
کو کھول لٹکا دے تو بلائین اگر محبوب کے جوڑے کی سو سو بلائین
لین یعنی محبوب کے جوڑے پر تصدق ہون یہہ جتنے سرو ہین
تقریر یہہ ہے کہ چمن مین جسقدر سرو ہین محبوب کے قد پر زہر یعنی رشک
کہاتے ہین اسلیئے سرو سر سے پاؤن تک سبز ہین میرا دل
ایک تقریر شعر دران[۵۳] سر سے پاؤن تک ادائین ہی ادائین ہین
اور میرا ایک دل ہے تو اس صورت مین مین ایک دل کو اوس خوش
ادا کی کس ادا کو دون مطلب ظاہر ہے سراپا شوق کمال حسرت اور
افسوس سے کہتا ہے کہ ہم جنکے جلسے مین شوق مجسم ہوکر سر کے بل جائین

---

۵۳ دران یعنی محبوب کے جسم مین ۱۲

وہ ہمکو مثل شمع سر سے پاؤں تک جلائیں یہہ بڑا ستم ہے نہوں بے تقدیر شعر خواہ بے پردہ ہوں لیکن تو بھی چلوں مین در پردہ ہو ہو کے شوخی سے سر سے پاؤں تک یہین دکہائین چونکہ عاشق کو دیدار نصیب نہین ہوتا اسلئے ایسا بطریق آرزو اسمیطرح اپنا اشتیاق ظاہر کیا ہے یا یہہ مطلب کہ در پردہ چلوں مین کہڑے ہو ہو کے اپنے آپ کو دکہلاتے ہین سراپا پاک پاک مراد صاف یعنی کسیطرح سے آلودہ نہین دنیا سے ہاتہہ دہونا ترک دنیا سے مراد ہے دوسرے مصرع مین مراد غسل کرنیسے ہے صفحۂ دہر پہ ایک سے آپ یعنی ایک آدمی دوسرے سے یکدل نہوا مصرع ثانی مصدق دعوی ہے کہ جب دل کے دو حرف الگ ہین تو ایک کیونکر ہوسکین اس شعر مین بے اتفاقی کا ذکر ہے

## ردیف لام غزل اول

**بغل مین** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ محبوب کے ہجر مین دل بیقرار ہے لہذا نکلنا چاہتا ہے مستعد رہتا ہے ظاہر ہے کہ جب دلکی یہہ حقیقت ہو تو انسان کو آرام نہین ہوتا پس بغل کا دشمن ہونا یہی ہے اور دل کی خصوصیت بغل سے باعث بغل مین ہونے کے ہے کیونکہ دل بائین پستان کے نیچے ہوتا ہے **نکل نجائے** کہتا ہے کہ مین جو دم اضطراب شعلہ باری کرتا ہون ایسا نہو کہ برنگ شعلہ یعنی شعلہ کیطرح کہین دل بہی نکلجائے دل کا باقی رہنا اسلئے مطلوب ہے کہ معاملات عشقیہ دل سے متعلق ہین **ہمیشہ روزن** کہتا ہے کہ اگر میرا دل کسی مہوش کی انتظاری مین نہین ہے تو دل ہمیشہ روزن سینہ سے کیون چشم براہ ہے

جب یہہ ہے تو معلوم ہوا اگر کسی مہوش کی انتظاری مین ہے تیر ا
سنگار گہر یعنی سولی مطلب ظاہر ہے **برنگ غنچہ** اول پیکان کی غنچہ سے
یا غنچہ کی پیکان سے تشبیہ باعتبار ہم شکلی کے ہے دوسرا کہ جب پیکان بدن
مین گہس جاتی ہے تو زخم سے خون بہا کرتا ہے اس جہت سے رنگت
مین بہی مشابہت پیدا ہوئی غنچہ تصویر خود غنچہ ظاہر ہے کہ غنچہ اور پیکان
سفید بعض صورت مین مطلب ظاہر **فلک کے رنگ** خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ جب فلک بصورت لباس ماتمی ہے تو اس نیلگون حصار مین
کیو اپنا دل خوش ہو فلک کے ماتمی لباس ہونے سے اپنے دل کا
ناخوش ہونا اسلئے ہے کہ راحت و رنج وغیرہ فلک کے اختیار مین
گنتے ہین پس جب خود فلک ماتمی لباس ہے تو اوروں کے دل کو کیونکر
خوش کریگا **برنگ بیضۂ نوروز** نوروز شمسی سال کے پہلے دن
کو کہتے ہین یہہ دن شاہان فارس کے جشن کا ہے اوسدن شوقین بزرار
مرغیون کے انڈے جو بہ نسبت اور انڈونکی سخت ہوتے ہین لڑایا کرتے
ہین اوسمین جیت ہار بہی ہوتی ہے جسکا انڈا ٹوٹ گیا وہ ہار گیا اور
سبزوار مرغی کا انڈہ نوک دار اور لنبا ہوتا ہے یعین دل کی مشابہت
بہی ہے پس قایل کہتا ہے کہ تو نے مثل بیضۂ نوروز ہزار دل
توڑے ہمارا آپ دل کس گنتی مین ہے اور بجائے قطار شمار صحیح ہے
**ہزار دشمن جان** مطلب یہہ ہے کہ ایک جان کے ہزار دشمن
ہون یہہ ہزار دشمن اوس ایک برے دوست سے اچھے ہین یعنی
اوس دل سے کہ جو دل ہزار مین مبتلا ہو دل کا ہزار مین ہونا یہہ کہ
محبوب کی محبت مین اور وںکا بہی خیال رہے کیونکہ یہہ بات عشق کے

۱؎ نیلگون حصار یعنی فلک ۱۲

برخلاف ہے یا یہہ تقریر ہے کہ جو کوئی مجھہ سے پوچھے کہ وہ دوست کون ہے تو
مین ہزار آدمیون مین یہہ کہون گا کہ میرا دل ہے بہوتین خلد مطلب
یہہ ہے کہ جب خلد مین حورین ہین تو اسلئے ہر ایک کا دل خلد مین رہنے
کو چاہتا ہے پس اسی بات سے سمجھہ لو کہ ہم عشاق کا بھی دل خوبی حسن
کے باعث صحبت خوبان گلعذار مین لگتا ہے یہہ جسم زار ہے
مصرع اول مین بجائے دل تار صحیح ہے بطریق استفہام کہتا ہے کہ میرے
پیرہن مین جسم یا کہ تار ہے اور تار مین گرہ ہے یا کہ جسم زار مین دل
یعنی مصائب عشق سے اسقدر زار یعنی لاغر ہو گیا ہون کہ یہہ تمیز نہین
کر سکتا ہون کہ پیرہن مین جسم ہے یا کہ تار اور جسم مین گرہ **اوٹھا
تو لائے** کہتا ہے کہ مجھکو میرے ہمنشین کوچہ یار سے اوٹھا تو لائے ہین
لیکن میرے عوض کوئے یار مین میرا دل رہیگا خلاصہ یہہ کہ میرے وجود
کے اوٹھانے سے کیا فائدہ کیونکہ جب میرا دل وہان لگا ہوا ہے تو
جسم کے اوٹھانے سے کیا مفاد

## ردیف لام غزل ۲

**ازل سے** یہان اس شعر مین عاشق کا رتبہ بیان کیا ہے یعنی عاشق
کا دل نور کی قندیل ہے اس دل کا نور کی قندیل کی تشبیہ اور اور مانند
ہونا یہہ ہے کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل ہے **سمجھہ وہ**
در موتی بناگوش کان کی لو نشور زندہ ہونا صبح نشور یعنی قیامت کی صبح
اختر صبح نشور سے ارد آفتاب صبح قیامت ہے کہ اوس دن بہت
روشن ہوگا مطلب یہہ کہ کہتا ہے کہ تو یہہ بات سمجھہ کہ در بناگوش محبوب
ایسی قندیل ہے کہ جسکے سامنے اختر صبح نشور خجل ہے ہمارے

کعبہ کعبہ شریف مین بہی قندیلین روشن ہوتی ہین کہتا ہے کہ ہمارے کعبہ
دل مین کسی کی تاب[۵۱] کمال ظہور کی قندیل ہمیشہ روشن ہے مطلب یہہ
ہوا کہ ہمارے کعبہ دل مین اہل کمال کی روشنی کی قندیل ہمیشہ روشن ہے
یعنی اونکے پرتو فیض تجلیات کے اثر سے ہمارا دل بہی روشن ہے کیونکہ اونکے
مرید او رمعتقد ہین اور دوسرے نسخہ مین بجائے تاب باب ہے باب
کا لفظ بہی مناسب ہے کیونکہ دروازہ پر قندیل لٹکاتے ہین **جہان**
**ہے** اس شعر مین طالبان دنیا کا ذکر ہے کہتا ہے کہ جہان خانہ عشرت
ہے پس اس گھر مین اوس صورت مین فروغ ہوگا کہ اس مین جسکے
سر پر غرور کی قندیل لٹکے کیونکہ عیش وعشرت وہی کرتا ہے جو تکبر
اور خدا سے غافل ہوتا ہے **رہے ہے جون** یہہ شعر گناہگارون
کی مذمت مین لکہا ہے مطلب یہہ کہ جیسا چاند گہن لگنے سے سیاہ ہوجاتا
ہے ایسا ہی ماہ[۵۲] منخسف کی مانند بدبختون کی بالین قبر کی قندیل سدا بے
نور رہتی ہے یعنی ایسے بے نصیب اور بہرہ ہین کہ بعد مرگ اونکی
قبر پر کوئی چراغ بہی نہین جلاتا **پڑے ہے جو عکس** مطلب یہہ ہے کہ
اگر محبوب کے چہرے کا عکس جام مین پڑجائے تو تجلی چہرہ محبوب
سے حباب[۵۳] بادہ طور کی قندیل ہوجائے یعنی حباب ایسا روشن ہو
جائے کہ جیسے کوہ طور کی تجلی **عیان ہے** روز سیاہ روز بدظاہر
ہے کہ شب مین دور سے قندیل مندہم معلوم ہوا کرتی ہے اور روز
سیاہ مین آفتاب کا بے نور معلوم ہونا اسلئے ہے کہ جو شخص کمال غم
مین مبتلا ہوا کرتا ہے اوسکی آنکہون کے آگے جہان سیاہ دکہائی دیا
کرتا ہے مطلب یہہ ہوا کہ میرا ایسا روز سیاہ ہے کہ آفتاب بہی بے نور ہے

۵۱ تاب چمک — روشنی کمال ظہور اولیاء اہل صفا سے مراد ہے جو اونکے دل کی روشنی تجلیات الٰہی سے ... ہوئے ہین یا کعبہ سے روشنی جس محبوب مراد ہے جو ہمارے کعبہ دل مین ہمیشہ روشن ہے

۵۲ ماہ منخسف گہن لگے چاند ۱۲

۵۳ حباب بہ ظاہر ہے کہ پانی پر حباب ہوتے ہین بادہ بہی رقیق ہوتا ہے اور اوس پر بہی حباب پڑجاتا ہے اور حباب گول ہوتا ہے اسلئے قندیل کہا طور کی قندیل وہ روشنی جو حضرت موسیٰ پر چمکی تہی وہ نور ذات خدا تہا ۱۲

معلوم ہوتا ہے **سواے دل کے** بیچے سنگترہ کو اوپر سے تہوڑا سا گول کاٹ کر پہانکون سے خالی کر کے قندیل بنایا کرتے ہین تو کہتا ہے کہ اگر نارنج باغ خلد کی بھی قندیل بنائین تو جیب ہی اوس رشک حور کو دل عاشق کی قندیل کے سوا وہ قندیل پسند نہ آئے **اوڑے جو** قندیل ہونا محاورہ مین آسمان کی طرف بہت اونچا ہونے کو کہتے ہین صورت طیور یعنی مانند طیور مطلب یہہ کہ جو یعنی جب میرے پارہ دل آہ کے ہمراہ اوڑ گئے تو ہوا مین مثل طیور کی بہت بلند ہو گئے **وہ تیر مین** کہتا ہے کہ یہہ میرے نالے قیامت نا وہ تیر ہین جو اونکے رکھنے کو صورت قندیل لازم ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے **نسیم کیا ہے** کہتا ہے کہ نسیم یعنی ہوا کی کیا حقیقت ہے کہ روضہ تفتہ جانوں کی قندیلین بجہا دے کیونکہ یہہ قندیل آواز صور اسرافیل کی باد سے گل نہ ہوروایت ہے کہ صور حضرت اسرافیل کی آواز سخت ہوگی کہ اوسکے صدمہ سے خلقت مرجائیگی

## ردیف لام غزل ۲

**اوس گل مین** یعنی محبوب مین **ہے روشنی** اس شعر مین بنا ہون غلط بنتا ہے فوقانی صحیح ہے یعنی کافر تو بتا **پیکان تو دل** کہتا ہے کہ پیکان جو دل دوز اور سوفار باہر ہے ان دونون کی شکل در ورل غنچہ ہے اور بردن گل ہے اس دلیل سے کہ پیکان بصورت غنچہ ہوتا ہے اپنے اندر گہس کر غنچہ کی شکل پکڑی ہے اور سوفار کی صورت بلبار پردن کے بصورت گل شگفتہ ہے اپنے باہر رہکر گل شگفتہ کی تصویر پکڑی اور سوفار گل شگفتہ اسلیے ہوا کہ زخم کر اندر سے خون نکلکر سوفار خون آلودہ ہوگیا

ذبا سے دل کے معنی قیامت کے پیدا کرنے والا تیر جن یہہ اسلیے لیا ہے کہ قندیل تیر حرمیان ہی کو کہتے ہین کہ جو اوسمین تیر رکھا کرتے ہین صور مراد ہو اسرافیل جو قیامت کے دن بجائیگا اوسکی آواز سے مخلوق اور دل فنا ہو جائیگی پہر دو سری لفظ یعنی دو سری بار بجائیگا ...

## ردیف میم غزل اول

**پابند جون** دخان دخان کا پریشان ہونا اسکا پیچ وتاب مین ہونا
ہے مطلب روشن **ہولی نہ یاد** مطلب یہہ کہ جب ہمکو زلف محبوب
یاد اور اوسکے سلسلۂ محبت مین پابند ہین تو اسلیے شکل الف خلقون کی
پیشانی پر خط شکستہ مین لکھدیتے ہین کیونکہ خط شکستہ اور زلف پیچیدگی
مین ہم شکل ہے خلاصہ یہہ کہ زلف کی یاد بہر صورت اور ہر جگہ ہے
**زنجیر مین بھی** جولان بفتح دوڑنا اور بضم زنجیر جو قیدیون کے پاون
مین ڈالتے ہین مطلب یہہ ہے کہ زنجیر مین بھی یعنی قید مین بھی مثل آلہ زنجیر
جوش جنون سے جولانیون مین رہتے ہین یعنی دوڑتے او پہلتے کودتے
رہتے ہین اور آواز زنجیر باوجودیکہ زنجیر مین ہی باہر نکلجاتی ہے پس یہی
ہماری حالت ہے **پائی نہ تیغ** کہتا ہے کہ قرب حرم مین شکار کی ممانعت
ہے لیکن ہمکو تیغ عشق سے قرب حرم مین بھی امن نہین قربان ہوتے ہین
**دوزخ بھی جاے** کہتا ہے کہ اگر ہم آہ کو شرر افشان کرین تو دوزخ
نعرۂ ہل من مزید بھول جاے حاصل یہہ کہ دوزخ کے شدید عاشق کی آہ
شرر افشان کے برابر نہین اسلیے نعرۂ ہل من مزید بھول جاے یعنی یہی
تیزی کا دعوی چھوڑ دے یا باعث خوف بھول جاے **پاکوبیون کو**
پاکوبی سے رقص کرنیوالا عاشق سے مراد ہے اکثر عاشق کو ایسی حالت
لاحق ہوتی ہے سلسلہ جنبان وہ جو پہلے بات کو شروع کرے کہ اسکے
ذریعہ سے فیما بین گفتگو شروع ہو تم بھی نہین بلکہ تقدیر شعر ہم
اسقدر سوز عشق کی خاموشیون مین سرگرم رہے کہ تم بھی جلکر نہین رہے
تمام خشک ہوگیا **مطلب سے اپنے** واضح ہو کہ ہر ایک آدمی

کی پیشانی مین جو اوسکے مقسوم مین ہے پہلے ہی مالکان قضا و قدر نے لکھدیا
ہے اور اوس لکھی کو کوئی نہین پڑھ سکتا ہی پس عاشق کہتا ہے کہ ہم ہی مثل
سر نوشت پیشانیون کی ہین کیونکہ ہم عشاق کے مطالب عشق سے سوائے
خدا اور کوئی آگاہ نہین اگر آگاہ ہون تو کوئی ہمکو برا نہ کہے **ہین آئینہ**
**مین** تقدیر شعر ہم آئینہ رو کے سامنے حیرانئین ہین جیسا کہ آئینہ مین صورت
تصویر آئینہ حیران ہوتا ہے اور صورت تصویر آئینہ وہ جو آئینہ مین دکہائی
دیتی ہی حاصل یہہ کہ جیسے آئینہ مین تصویر آئینہ حیران ہوتی ہے ایسا ہی میں
حیرانیون مین پڑا ہون آئینہ کی تصویر کی حیرانی یہہ ہے کہ عکس چہرہ شیشہ میں
بے حس و حرکت ہوتا ہے حاصل یہہ کہ محبوب کے سامنے بے حس و حرکت
ہین **ہو وعزیز** تقدیر شعر اگر ہم تیری شبیہ کو کنعانیون مین رکھدین
تو وہ شبیہ یوسف سے بہی ہو یعنی زیادہ عزیز ہو یعنی مرغوب پیاری
ارجمند **کیا جانے** ہم معلوم ہو کہ یہہ شعر اس نہج پر تالیف ہوا کہ جیسے
دو شخص فیمابین جہگڑتے ہون یا کوئی کسی مسئلہ مختلف اعتقادیہ مین دریافت
کرتا ہو ان ہر دو کی بحث مین ثالث اپنی راے اور اعتقاد بیان کرے عاشق
کہتا ہے کہ کیا جانے یعنی ہمکو زمانے کے حادث یا قدیم ہونے مین کوئی
**بحث** اور تکرار نہین زمانہ کچہہ ہی ہو ہماری بلا سے مگر یہہ واقعی امر ہے
کہ ہم فانیون مین ہین جاننا چاہیے کہ مصنف نے لفظ فانی سی رعایت تغلیب مذہب
حقہ یعنی زمانے کے حادث ہونے کی رکھی ہے کیونکہ قدیم کو فنا کا لگنا
عیب ہے **پوشیدہ ان** ان گناہون ہم ان گناہون مین رات دن سر
خوش ہین کہ نصرانیون مین پوشیدہ ہو کر شرب الیہود کرتے ہین شرب الیہود
پوشیدہ اور کم پینے شراب سے مراد ہے کیونکہ یہودی لوگ مسلمانون کے

قدیم کہنہ و دیرینہ جو ہمیشہ سے ہو نہ پیدا ہوا ہو یہہ حادث کا ضد ہے معلوم ہو کہ بعض حکماء زمانے کو قدیم کہتے ہین یعنی حدوث زمانے کے منکر ہین انکا اعتقاد ہے کہ خدا کی مثل

ڈر سے پوشیدہ شراب کہاتے ہین تاکہ مستی ظاہر نہو اول مصرع مین
لگا ہوں غلط کرتا ہون صحیح سرخوش وہ آدمی جو شراب کے نشہ سے خوشحال
ہو دکہلائین روایت ہے کہ قیامت کا دن پنجاہ ہزار سال لنبا ہوگا کہتا ہے
کہ حالانکہ قیامت کا دن اتنا بڑا لنبا ہے اور ہم اس قیامت کے دن کو اپنے
سیاہ نامہ کی طولانیون مین دکہلائینگے یعنی ہمارا سیاہ نامہ اسقدر
لنبا ہے کہ اوس سیاہ نامہ کے بین السطور مین قیامت کا دن آجاویگا
بین السطور جو دو سطرون کے درمیان سپیدی ہے سیاہ نامہ گناہ نامہ
جاسکتے ضعف مطلب یہہ کہ ناتوانی اور کمزوری کے باعث محبوب
کے کوچہ مین نہین جاسکتے کاش گریہ کی طغیانی بہاکر کوچہ جانان مین
لیجائیگی

## ردیف میم غزل ۲

شمع نازان بہا یعنی بہاکر بل بے اے آتش تقدیر شعر بل
بے اے آتش غم تو دل کو یہہ گرم کرے کہ تہ پہلوے زمین پشت سمک
تک گرم ہو مطلب یہہ کہ اے آتش غم جب کہ تو دل کو گرم کرتی ہے
تو تحت زمین کا جو سمک تک ہے گرم ہوجاتا ہے لطف بوسہ
نرہا تقدیر اے آتش خوب خوب تو ہم یہہ گرم ہوا تو لطف بوسہ نرہا کیونکہ
یہہ تو ایسی مثال ہے کہ شربت قند دیا یہہ یعنی تسکین گرم کرکے دیا ظاہر
ہے کہ شربت مصری وغیرہ رفع گرمی کے لئے ٹہنڈا پلایا کرتے ہین باقی
مطلب ظاہر تن رہا یون تقدیر شعر اے محبوب اگر میرا تن تب غم سے
یونہین گرم رہا تو سیخ آہن کی طرح بدن پر مو گرم ہونگے نیشتر چلکے
کہتا ہے کہ اے فصد کرنے والے ذرا خیال کرلینا کہ ابلا ہوا آتش سودا

۹۱ ... عیب تحت ... یعنی ... آپ مین ... سے جب ... یعنی ... سیاہ ... ہے ... یعنی ... ۱۲ ... ۹۲ ... یعنی ... کیونکہ اوس ... جو خون ... ابال ... ہے ... ۱۲

ہے یعنی عشق کی مرض سے گرم نکلتا ہے کہین نشتر گشتہ فولاد کی طرح
جلکر خاک نہ ہوجائے ظاہر ہے کہ نشتر فولاد کے لوہے کی ہوتی
ہے اور فولاد کا کشتہ کرتے ہین **کٹ سکا صید** کہتا ہے کہ
قاتل یعنی محبوب نے چاہا کہ صید محبت کو کاٹ دے اسلئے چاقو کو
اسقدر پتھر پر تیز کرنے کے لئے رگڑا کہ گرم ہوگیا اس سے بہی صید
محبت کا گلا نہ کٹا صید محبت مراد عاشق **آتش دل سے** گل
خودرو وہ جو خود بخود اوگتا ہو رو روئیدن سے ہے گل خودرو مین یہ
خوبی ہے کہ کسیکے بونے سے نہین اوگتا خود جوش آتش عشق سے
اوگتا ہے مطلب ظاہر **مہر وش** قاعدہ ہے کہ بعض اوقات آئینہ
کو زانو پر رکہکر دیکہا کرتے ہین **کیا کہون نامہ** مطلب یہہ کہ جب
نامہ کو کبوتر کے بازو پر باندہا تو نامہ کی گرمی سے جو سوز عشق کی گفتگو
پر مضمن تہا کبوتر کا بازو گرم ہوگیا اس کبوتر کی گرمی سے نامہ جل گیا کسی
زمانہ مین سوداگر کبوتر پالتے تھے سوداگر سفر مین لیجایا کرتے تھے منزل
مقصود پر پہنچکر خط لکہکر کبوتر پر باندہ دیا کرتے تھے کبوتر خط کو لیکر گہر
آجاتا تہا ایسے کبوترون کا ایک قسم ہے جو گولے کرکے مشہور ہین
**دست خورشید** سپر خورشید یہی سورج کی ٹکیا ہلال ابرو مراد
محبوب ہم **تو سمجھے تھے** مثل خصوص بارد یعنی سب کہٹی چیزون کی
تاثیر سرد ہوتی ہے یعنی بروے علم طب ثابت ہے کہ جو چیز ترش ہوگی
اوسکی تاثیر سرد ہے ترش چیز رفع گرمی کے لئے دیا کرتے ہین چنانچہ آلو
بخارا املی آنار وغیرہ اسلئے کہتا ہے کہ جب محبوب کو ترش ابرو اور ترش رو
کہتے ہین تو اسے ذوق وہ محبوب کیون اور کس دلیل سے گرم ہوتا ہے

چاہئے تھا کہ محبوب کو ترش ابرو نہ کہین جو گرمی کی ضد ہے

# ردیف نون غزل اول

بے یار روز عید شب غم کی تشبیہ اسلیے کہ غم کی شب مشکل سے کٹا کرتی ہے دیدۂ پرنم یعنی دیدہ گریان ظاہر ہے کہ شرب شراب محل عیش و عشرت ہے اور گریہ جاے مصیبت خلاصہ یہہ کہ روز عید یار کے بغیر مثل شب غم ہے اور جام شراب مانند دیدۂ پرنم کی ہے دیتا ہے دور کہتا ہے کہ دور چرخ دنیا مین کسیکو فرصت نشاط نہین دیتا ہے باوجود اسکے جسکے پاس جام شراب ہوگا وہ اب جم کے رتبے سے کم نہین ہوگا خلاصہ یہہ کہ دنیا مین جسکو فرصت شرب بادہ حاصل ہو جمشید بادشاہ کے رتبہ کے برابر ہے اوس ۹۲ الف خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ شانہ کا ہاتہہ بباعث کنگہا کرنے محبوب کے رتبہ مین پنجہ مریم سے کم نہین زیبا ہے روے خزان سے۔ وے زرد کی مشابہت ظاہر ہے کیونکہ خزان مین برگ درختان زرد ہو جاتی ہین اور عاشق کا رنگ بہی زرد ہوتا ہے عاشق کی خزان یہی زردی رنگ ہے مطلب شعر ظاہر وحشی کو تیری صحرا مین ہر غزال وحشی کو تیری چشم کی مژگان تیز ناخن ضیغم سے کم نہین وحشی جنگلی جانور جو آدمی سے نفرت کرتے ہین ضیغم شیر درندہ تہہ معلوم ہے کہ محبوب کی چشم کو غزال سے تشبیہ دیتے ہین کہتا ہے کہ جب محبوب صحرا مین جاتا ہے تو محبوب کی مژگان غزالون کے حق مین مثل ناخن شیر ہے گویا غزال عشق محبوب مین گرفتار ہو جاتے ہین سرعت ہے تقدیر شعر جب اب بہی دل کی تپش تپ غم سے کچہہ کم نہین تو اسلیے رگ سنگ مزار

مین سرعت نبض ہے حاصل یہہ کہ سنگ مزار کو دلکی ایسی گرمی پہنچی کہ سنگ مزار کی رگ نبض کی طرح تیز حرکت کرتی ہے **ہیولی ہے جمع** تقدیر شعر جب درہم[۱] کی شکل صورت درہم سے کم نہین تو اسلیے آخرش جمع ذرے سے پریشانی ہوتی ہے مطلب یہہ ہوا کہ درہم بکسر اور درہم بفتح کی بظاہر ایک صورت ہے مگر باطن مین پہلے معنی چوڑی کے ہین اور دوسرے معنی ابتر کے ہین باطنی مشابہت کی جہت سے انجام مال کے جمع کرنیمین نقصان واقع ہوتا ہے اور ابتر اوسکو کہتے ہین کہ جسکی اولاد باقی نرہے **ساقی ملے ہزار** کہتا ہے کہ اے ساقی ہزارون فلاطون خاک مین ملے ہین یعنی خاک ہوگئے ہین اسصورت مین جو خم تہی آدم کے قالب سے کم نہین یعنی رتبہ مین مساوی ہے مثلاً آدم کے بیروح قالب کو خاک مین دفن کرتے ہین ایسا ہی خم تہی بلا شراب مثل بے روح قالب کی ہی خلاصہ یہہ کہ خم شراب سے معمور بہتر ہے اور فلاطون حکیم تہی خم مین بیٹھکر زمین مین چھپ گیا تہا پہر سلطان سکندر نے اسکے زمین مین ہونے کا قصہ سنا بعد تلاش زمین مین سے نکالا فلاطون کا خم مین چھپ رہنا سلطان سکندر کے عہد تک تہا اور خم سٹی کا ہی گویا مردون کی مٹی ادسمین آمیز ہے **اوس حور وش** سوا یعنی جنت سے بہتر رقیب دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے مطلب صاف **شورابۂ سرشک** معلوم ہو کہ جب دلکو صدمہ پہنچتا ہی تو دلکی حرکت سے آنکھین رویا کرتی ہین شورابا اسلئے کہا ہے کہ آنکھون کا پانی شور کی تاثیر رکہتا ہے لہذا سرشک کو تیزاب قرار دیا مطلب یہہ کہ یہہ تیزاب یعنی سرشک مرہم سے کم نہین کیونکہ اس سے دل صفا

[۱] درہم بفتح پیچیدہ او رابتر کے معنی ہین ابتر یعنی دم بریدہ و درناقص کے ہین فارسی والے پراگندہ اور ضایع کے معنون مین استعمال کرتے ہین ۱۲

ہوتا ہے ناخنون سے تقدیر شعر اے محبوب مجھکو تو تیرے ناخنون
سے پارۂ الماس اور زخم دل ہونا جلوۂ گل و شبنم سے کم نہین گل و
شبنم کی یہہ مناسبت ہے کہ گل سرخ ہوتا ہے جس سے زخم مشابہ
ہے اور الماس سفید ہوتا ہے اوس سے مشابہ ہے یعنی زخم دل پر الماس
کا ہونا پہول پر شبنم ہے

## ردیف نون غزل ۲

تان تامل تامل یعنی درنگ دم وقت چہپنی خوب یعنی تیر ون سے
چہاتی اچہی طرح نہین چہپنی اے محبوب اسلئے تیر مارنے سے درنگ
کرنا اچہا نہین تشنۂ دشت تشنۂ دشت محبت مراد عاشق عقیق سرخ
پتہر ہے جو اوس سے لب معشوق کو تشبیہہ دیتے ہین اور یمنی عقیق
کا قسم ہے جو ملک یمن مین پیدا ہوتا ہے مطلب ظاہر گل پریشان
گل کا پریشان ہونا افسردگی سے مراد ہے کرتے ہین خندہ زنی یعنی
شگفتہ ہونا مطلب واضح خوبیان یون عالم تصویر مراد خموشی
خلاصہ یہہ کہ محبوب کی خموشی مین بہت خوبیان ہین مگر یہہ ایک ناز سے
سخن خوب نہین کیونکہ یہہ بات عاشق کو بہت ترساتی ہے چشم
کہتی ہے سینہ زنی یعنی پیٹنا مطلب ظاہر یہہ نہین شیشہ
تقدیر شعر اے محتسب دیکہہ کہ یہہ شیشۂ مے نہین ہے بلکہ کسی میخوار
کا دل ہے اسصورت مین دل شکنی نکر کیونکہ یہہ بات خوب نہین
مطلب ظاہر تاب دندان تاب چمک کہتا ہے کہ اے محبوب
تو مجلس مین ہنس کر اپنے دندان کی چمک نہ دکہا کیونکہ ایسا نہو کہ
جب تو ہر ایک کے سامنے ہنستا ہے تو کوئی غیرت کے مارے ہیرے

کی کسی کھا کر مر جائے یہہ بات خوب نہین بات تو تمنے بنی خوب
نہین مراد اوسی بات سے ہے خلش خار یہہ بات ظاہر ہے کہ گل کے
ساتھہ کانٹے ہوتے ہین کہتا ہے کہ اے گل دعوی نازک بدنی خوب
نہین کیونکہ خلش خار کا کھٹکا بغل مین موجود ہے خلاصہ یہہ کہ کوئی اپنی
خوبی حسن پر نازان نہو کیونکہ انجام کار ہر ایک کے ساتھہ خلش خار کا کھٹکا ہے
یعنی سب کے پیچھے زوال لگا ہوا ہے

## ردیف نون غزل ۳

ہفتاد و دو فریق کہتا ہے کہ یہہ جو بہتر فرقہ مذاہب مین مختلف ہین
حسد کے عدد کے باعث متفرق ہو گئے ہین یعنی جب بروئے حساب ابجد
حسد کے عدد مساوی عدد بہتر کے ہین اسلئے یہہ مذہب مختلف ہو گئی ہین
خلاصہ یہہ کہ ان گروہ مین حسد پڑ گیا ہے اسواسطے ہر ایک ایک دوسرے
کو بخل کی جہت سے برا کہتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ہمارا مذہب تہتروان
ہے جو حسد کے لفظ سے علیحدہ ہے لہذا سب سے برگزیدہ ہے کیونکہ
کسی سے سروکار نہین واضح ہو کہ اصل مین یہہ شعر ترجیح مذہب اہل سنت
والجماعت مین آیا ہے کیونکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
حدیث ۵۳ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی
النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ ھِیَ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اور خواجہ حافظ
صاحب بہی اس مضمون کا شعر فرماتے ہین۔ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ ٭
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند ٭ یعنی جب بہتر مذہب والون کو حقیقت
مذہب کی خبر نہوئی اسلئے ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کی باتین کہانیان

خلش زخم کرنا اور چبہان [illegible]

کے طور پر کہتا ہے جو جو ٹھہ ہوتی ہین طرداریین سدرہ ساتوین
آسمان پر بیری کا درخت ہے اوسپر ملائکہ جانورون کی طرح رہتے
ہین جانورونکی طرح رہنا کثرت سے مراد ہے زد سے دور یعنی تیر کے
نشانہ سے الگ ہوکر آپ کو بچانا مطلب یہہ ہے کہ جو عاشق آپکو محبوب پر فدا
نکرے وہ مزار ہے **خورشید وار** حاصل یہہ کہ جو روشنضمیر ہین وہ خورشید
کی طرح ہر ایک کو ایک نظر سے دیکھتے ہین اسلئے ہر ایک نیک و بد سے ملتے
ہین خواہ اون روشنضمیرون کو کوئی کیساہی سمجھے مگر وہ اپنے جی مین مانند
آئینہ صاف ہین **وہ مست ہون** دستور ہے کہ جب کوئی نئے
مکان کی بنیاد رکھتا ہے تو پہلے کسی نیکوکار پارسا کے ہاتھ سے دیوار کی
نیو مین اینٹ رکھوایا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ مین ایسا شرابیون مین بڑھ کر
مست ہون کہ جب کوئی قدح یعنی شراب کے پینے والا میکدہ کی بنیاد رکھنا
چاہتا ہے تو میری لحد کی اینٹ لیکر تیمن کے خیال سے نیو مین رکھتا ہے
**چشم تر ہے** تقدیر شعر جو بیوقوف اوس سروقد سے امید دوستی رکھتے
ہین اونکو سرو سے چشم تر ہے **دشنام دور** رد و کد یعنی جواب وسوال
ہر مین **خنک** دل وہ کہ جسکے دل مین آتش عشق کی گرمی نہو مطلب
یہہ ہے کہ جسکے دل مین عشق کی گرمی نہین اگر وہ خرقہ فقر پہنے تو اوسکی مثال یہ
ہے کہ برف مین نمد کے کپڑے جاڑے کے بچاو کے واسطے پہنتا ہے جو عشق
کے برخلاف ہے **ہر چند ناتوان** کہتا ہے کہ خواہ ہم بظاہر ناتوان ہین
مگر ہم عشق کی کمک اور جنون کی مدد سے دل قوی رکھتے ہین **جان**
**لباسیون** یعنی جو عبائے ہوش اور قبائے خرد سے عاری ہین تو ان
لباسیون کے ظاہر لباس پر نہ جا **محفوظ ہین** تقدیر شعر جو لوگ دریغ رو

قدر پر قاعدہ اب وجد سے ابجد کا قفل رکہتے ہین وہ محفوظ ہین خلاصہ
یہہ کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کی راہ و رسم خاندان کو باعزت و حرمت رکہتے
ہین وہی محفوظ ہین یعنی اونکی نیک نامی اور شرافت مین فرق نہین آتا
ہے اب وجد کے قاعدے سے یعنی چنانکہ ابجد مین چارون حرف
علی الترتیب پیش و پس آتے ہین اسطرح ترتیب وار اب وجد کے حرف ہین
پس جنہون نے اپنے خاندان کو قایم رکہا گویا اونہون نے اپنے دروازہ
عز و قدر پر ابجد کا قفل لگاکر محفوظ رکہا کیونکہ قفل ابجد کا کہولنا سوائے قاعدہ
دان کے نہین آتا ہے حاصل یہہ کہ ایسے خاندان کی عزت مین فرق نہین آتا
اور نہ کوئی شخص اونکی عزت تک پہنچ سکتا ہے **بلائین آنکہون آنکہون**
سے بلائین لینا اسلئے کہا ہے کہ ہاتہون کی رسائی بباعث خوف محبوب
کے بدن تک حاصل نہین **ترے خرام کے قدم لینا** یعنی قدم
گرفتن کا ترجمہ ہے قدم گرفتن سے قدم پکڑنیکے معنی مراد ہین جو خادم
یا ملازم پیر و مرشد اور آقا کے قدم بلحاظ ادب و تعظیم پکڑا کرتے ہین خلاصہ
یہہ کہ جو فتنے ہین سب محبوب کے خادم نوکر ہین لہذا عاشق کو بحکم محبوب
فتنون سے خواری حاصل ہے **شب وصال** تقدیر شعر میرے نصیب
مجہسے شب وصال کے روز فراق مین کیا کیا انتقام لیتے ہین ترے اسیر
مطلب یہہ کہ اے صیاد اول تیرے اسیر فریاد کرتے ہین اور جب وہ
جال مین پہنس جاتے ہین تو خوف کے مارے دم بند کر لیتے ہین **جہکاکے**
سے حاصل یہہ کہ ماہ نو تعظیم کے لئے محبوب کے سامنے سر جہکاتا ہے
پروہ یعنی لیکن وہ محبوب غرور حسن سے کیسا کا سلام نہین لیتا **ہم اون
کے زور** تقدیر شعر جو دل مضطر کو عشق مین تہام لیتے ہین ہم اونکے زور

مین انتقام یعنی وصال کا بدلہ میرے نصیب اسقدر لیتے ہین کہ جسکا بیان نہین الغرض کہ غیر کو شب نصیب ہوتی ہے [illegible] دیتے ہین

کے قائل وا ونہین گوشہ زور جانتے ہین کیونکہ دل مضطر کا قابو کرنا شہ زور
کا کام ہے **فقط قمر** سے جب غلامون پر غلامی کا نشان کر دیتے ہین
چنانچہ حلقہ بگوش اسلئے داغی غلام کہا ہے قمر کا داغی ہونا باعتبار داغ سیاہ
کے جو قمر مین ہے ظاہر ہے مطلب ظاہر

## ردیف نون غزل ۴

**مین وہ کیفی** تقدیر شعر مین وہ کیفی ہون کہ اگر خاک کے پیمانہ مین پانی
ہو تو میرے جوش کیفیت سے شراب بنجائے مطلب ظاہر **عشق کی**
تقدیر شعر یعنی محبوب کو عشق کی نشو و نما کب منظور ہے ورنہ پروانہ کی خاکستر
مین شمع کے اشک تخم سبز ہو ظاہر ہے کہ جب تخم سبز ہوگا تو درخت پیدا
ہوگا خلاصہ یہہ کہ شمع کے اشک کا تخم سبز ہونا اور پروانہ کی خاکستر مین
درخت کا اوگنا محالات سے ہے کہتا ہے کہ عشق کی ایسی شان ہے کہ
اوسکے آگے امر محال سہل تر ہے **برق خرمن** تقدیر شعر اے انسان تیری
نافہمی برق خرمن سوز دانائی ہے ورنہ ہر دانے مین کیا کیا کھیت لہلہاتے
ہین یہہ شعر قدرت کاملہ ایجاد مخلوق مین تالیف کیا ہے یعنی خدا تعالی
کی ایسی قدرت ہے کہ ہر ایک دانہ یعنی تخم سے کیا کیا کھیت سرسبز ہوتے
ہین لیکن جو بیوقوف انسان ہے نادانی کی مارسے اوسکی قدرت
کاملہ کا معترف نہین **کس نزاکت** اتحاد حسن و عشق یعنی حسن کا عشق مین
اثر کرنا اور عشق کا حسن مین شانے مے کھنچی یعنی جب محبوب نے زلف مین
کنگھا کیا تو یہان شانے مین یعنی عاشق کے کتف مین اے کند ہے مین درد
ہوا اور شانے مین غلط اور شانے مین صحیح

## ردیف نون غزل ۵

رکہتا زبسکہ جیفہ حیوان مردار جسمین بدبو ہوگئی ہو ننگ رکہتا ہون یعنی شرم رکہتا ہون پارس ایک قسم کا پتھر ہے اوسکی تاثیر ہے کہ اگر اوس سے لوہا چہوجائے تو سونا ہوجاتا ہے مردار سنگ ادنی قسم کا پتھر ہے یہہ شعر ترک دنیا کے مضمون مین کہا ہے مطلب مین کچھ دقت نہین **ہون وہ شگفتہ** شگفتہ دل مراد فرحان وشادان خلاصہ یہہ کہ محبوب کی محبت مین ایسا خوش دل ہون کہ دوزخ مین رہون تو وہان بہی ذرا تنگ نہون کیونکہ آہن کیطرح آگ مین بہی لالہ رنگ ہون یعنی سرخرو کیونکہ خوشی کی حالت مین انسان کا سرخ رنگ ہوجاتا ہے **محفل مین** چوسر کی بازی مین ایک حریف غلبے کی حالت مین دوسرے حریف کی ایک نگ کی نردین اوٹہادیا کرتا ہے مطلب ظاہر **پروانے مین** کہتا ہے کہ گو مین پروانہ نہین ہون لیکن شعلہ دوست ضرور ہون شعلہ دوست یہی کہ آپکو جلا نا معلوم ہو کہ بندوق پرلگی ہوتی ہے وہ ایک آہنی دانہ لب بندوق پر ہوتا ہے اسکے ذریعہ سے بندوقچی صید وغیرہ پر چلانیکے وقت شست لگایا کرتا ہے خلاصہ یہہ کہ اگر مکہی بہی ہون تو بندوق کے منہہ کا خال ہون یعنی جلتا ہون **مے ملاکر ساقیان** تقدیر شعر ساقیان سامری فن آب مین مے ملاکر اپنے جادو سے آب مین آگ روشن کرتے ہین شراب کی مشابہت آگ سے باعتبار سرخ رنگ کے ہے کہتا ہے کہ بزور جادو پانی مین آگ روشن کرنی انہین ساقیون کا کام ہے خلاصہ یہہ کہ پانی مین شراب ملانا ایسی مثال ہے کہ جیسے پانی مین آگ جلتی ہو **زلف افعی** افعی یعنی سانپ زلفین مراد محبوب تا رہزن اوس سانپ کو کہتے ہین جو رستہ روک کر آدمی وغیرہ کو کاٹتا ہو مطلب ظاہر **چشمہ آئینہ مین** مطلب یہہ کہ جیسا کہ آئینہ مین نگا

تر نہین ہوتی ہے ایسا ہی پاک دامن جو گناہون سے پاک ہین یعنی ولیا
اللہ دریا پر سے سوکھے پاؤن اوتر جاتے ہین سبحان اللہ گناہون سے
پاک ہونا عجب رتبہ ہے جو انسان ہوا کی طرح ہلکا ہو کر فرشتہ وش پانی
پر سے بلا دھڑک نکلجاتا ہے اور جو گناہون کے باعث ثقیل وزن
ہین گھٹنے پانی مین ڈوب جاتے ہین **پھرتا ہے** یعنی جو مرد ہین
اونکا منہہ سیل حوادث سے نہین پھرتا اس بات کی یہہ مثال ہے کہ
شیر تیرنے کیوقت پانی مین سیدہا جاتا ہے مشہور ہے کہ اگر پانی کے دیکہہ
سے شیر گھبرا کنارہ سے بچا لگتا ہے تو پھر لوٹ کر از سرنو تیرتا ہوا لب دریا پر
سیدہا ہی پہنچتا ہے **صحبت صافی دلان ہون** بواو مجہول
ترجمہ شوند و باشند کا ہے واو معروف سے نہین مطلب یہہ ہے کہ جو
تیرہ دل یعنی گناہون مین مبتلا ہو کر سیاہ دل ہوتے ہین صافی دلون کے
پاس بیٹھنے سے گھبراتے اور نفرت کرتے ہین کیونکہ اونہون نے اتقا
اور پرہیزگی کی باتین ہدایت کرلی ہین اور تیرہ دلون کو باغوائے نفس امارہ
برا معلوم ہوتا ہے اسلئے ایسے لوگ صافی دلون کی صحبت سے مکدر اور
تیرہ دل ہوتے ہین اور اگلے مصرع مین مثال بیان کی ہے **طاس
قلیان** طاس قلیان اوس تہال کو کہتے ہین کہ اوسکے کنارے اونچے
ہوتے ہین اوسمین کپڑا بچہا کر پانی ڈالکر اوس مین حقہ رکہہ دیتے ہین کپڑا
بچہانے سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ حقہ جمارہتا ہے اور ایک کپڑے کی
چارپہلو تہیلی سیکر اوسمین اسفنج کو رکہکر پانی مین رکہدیتے ہین اس سے
یہہ غرض ہوتی ہے کہ جب نیچہ ذرا خشک ہوا تو اسفنج کی تہیلی پانی مین
سے اوٹہا کر نیچہ کو تر کر لیتے ہین چارپہلو تہیلی گول تہیلی سے اسواسطے

ہوتی ہے کہ او سکا پانی ایک جگہ سے ٹپکا کرتا ہے بخلاف گول ہیلی کے پس
خلاصہ شعر یہہ ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ اے ابر بہمن تو غیرت سے رو رو کر ڈوب
مر کیونکہ یہہ خدمت گذاری محبوب کے حقہ کی ابر مردہ کو حاصل ہوئی اور تو
اس شرف خدمت سے باوجود کثرت ابر کے بے نصیب رہا **دیکھنا**
**آبی دوپٹہ** برج آبی عقرب۔ حوت۔ سرطان یہہ دوازدہ بروج
آسمان میں سے ہیں ان میں چاند سورج کا دور ہوتا ہے اس شعر میں محبوب کے
چہرہ کی خوبی و رونق بیان کی ہے **میں وہ ہوں** تقدیر شعر میں وہ تفسیدہ[۱]
دل ہوں کہ اگر میری خاک مدفن کا ذرہ آب میں گر پڑے تو اک دریا
کو جذب کر جائے **یوں رہا** زندگی بھر یعنی ساری عمر مستسقی استسقا کی
بیماری والا یہہ بیمار پانی سے سیر نہیں ہوتا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
نگردد چو مستسقی ز دجلہ سیر مطلب ظاہر آب میں دم ہونا خواہش رکھنا سایہ
سرو شب یعنی شب میں **وعدہ ہے** پانی میں تیل ڈالنے سے کھیلے
بادلوں کی صورت معلوم ہوا کرتی ہے یہہ عاشق کا فعل دل کی تسلی اور بہلانے
کے لیئے ہے **خط کو ہم** یعنی جب ہم خط لکھنے بیٹھے تو اتنے آنسو بہے کہ
ابھی لفظ مشفق میں ہی نہ لکھا تھا کہ خط بہہ گیا پس لفظ مشفق من منادی نہیں
بلکہ لکھنے کا مفعول ہے

## ردیف نون غزل ۸

**اس گلستان کیا گل عشرت** یعنی ہر ایک گل گل عشرت ہے یہہ یعنی ہر ایک
گل عشرت سیر کی فرصت نہیں یعنی عاشق کہتا ہے کہ محبوب کے عشق میں
سیر باغ و چمن کی فرصت نہیں **خواہ پھرتا** مصرع اول میں اختلاف
کا بیان ہے اسطرح کہ بعض کہتے ہیں کہ زمین پھرتی ہے دوسرے قائل

۱ تفسیدہ۔ تفسیدن گرم ہونا۔ تپاہونا۔ مدفن جائے دفن مراد قبر ذرہ یعنی خاک کا ذرہ۔

سرو شب سے مراد شب یعنی سایہ سرو شب ہے یعنی رات کا سایہ

ہین کہ فلک پہرتا ہے مطلب واضح بسمل تیغ عاشق کہتا ہے کہ
مجھ بسمل تیغ محبت کے دل کے زخم کا ہر لب سوائے شور اور واویلا و
واحسرتا کے وانہین ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ جب وانکا زخم اپنی لب کہولتا
ہے توکلمات نوحہ کے پکارتا ہے منہہ مین گر پانی کہتا ہے کہ اگر میرا
یار میری مرگ کے وقت اپنے ہاتہہ سے میرے منہہ مین پانی چواوے
تو اس مرگ مین جو تلخی جان کندن ہے اس تلخی سے کوئی شربت شیرین
تر نہین حاصل یہہ کہ اس صورت مین سکرات موت سب شربتون سے میٹھی
ہے سہے نوشتے مین حاصل یہہ کہ جب نسخہ لکہتے ہین تو دوا کا لفظ
غلط لکہا جاتا ہے مثلا شربت شفا کو تربت شفا لکہتے ہین اسیطرح باقی
ادویہ کا حال ہے اس صورت مین صحت کہان دوسری تقریر یہہ کہ
تیرے بیمار کو صحت کہان ہوگی کیونکہ جب میرے نسخہ کی دوا کا لفظ ہی
صحیح نہین تو صحت کہان دوا کا لفظ صحیح نہین یعنی لفظ دوا مین واو
اور الف حرف علت ہین واضح ہو کہ علم صرف مین واو الف یی کو حرف
علت کہتے ہین وجہ علت ہونیکی یہہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہین
اور مرض مین تغیر تبدل ہوا کرتا ہے اور ان حروف مین بہی تغیر تبدل
ہوتا ہے جیسے قَال دراصل قَوَلَ تہا واو متحرک اوسکا ماقبل مفتوح اس
واو کو الف سے بدل کیا قَال ہوا اسیطرح دوسرے حروف مین بہی ل
جاری ہے وجہ تسمیہ حروف علت کی لفظ علت سے یہہ ہے کہ جیسا
عرب کہتا ہے۔ حرف علت نام کردم واو و الف و یائے را + ہر کہ را
درد سے رسد ناچار گوید وائے را + کہا کے زخم یعنی جو عاشق قاتل
کی تیغ کا زخم کہا کر شکر نہ بجالاوے تو اوس عاشق سے کوئی شخص بہی

زیادہ کافر نعمت نہین کیونکہ محبوب کے ہاتھہ سے زخم کہانا عاشق کے حق مین نعمت عظمی ہے **خاک ہوکر بہی** خاک ہوکر اس سے دو امر مفاد مین ایک خاک ہونا مراد ضعیف و ناتوان ہونا دوسرا قبر مین مٹی ہوکر ریگ شیشہ ساعت یعنی ریگ والی گھڑی معلوم ہے کہ سوائے جیب گھڑی اور طاق گھڑی و گہنٹہ کی ایک ریگ گھڑی ہوتی ہے اس گھڑی کا شمار ریت سے ہے اسطرح کہ جب ریت گرتے گرتے گھڑی مین باقی نہین رہتی تو گہنٹہ پورا ہوجاتا ہے فی زمانہ اس گھڑی کا کم رواج ہے زمانہ سابق مین رواج تہا مطلب روشن خانہ ہستی کا تقدیر شعر جب اپنے خانہ ہستی کا صحن دشت عدم ہے اسلئے جی چاہتا ہے کہ ہر روز چہل قدمی کریجے لیکن کیا کرون کہ عشق کی پابندی مین رخصت نہین مطلب ظاہر **میری وحشت** خلاصہ یہہ ہے کہ اگر میری وحشت پاون پہیلانا چاہے اور دونون جہان ایک عرصہ میدان ہو تو میری وحشت کے آگے کچہہ وسعت نہین کیونکہ دونون جہان کے عرصہ مین میری وحشت کے پاون کبہی سید ہے پہیلائے نجا ئین **ایک دل اور** عاشق کہتا ہے کہ اسکے سوا میرا ایک دل ہے اور اسپر اتنے غم کے بوجہہ ہین علاوہ اس کے اس میری طاقت پہ یعنی میری بے طاقتی کے برابر کوئی بیطاقت نہین خلاصہ یہہ کہ مین سب سے بڑہکر بیطاقت ہون باوجود اس وصف کے اتنے بار غم میرے دلپر رکھے جاتے ہین **ذوق اس** اس صورت کدہ مراد دنیا تقدیر مصرع ثانی اپنے صورتگر کی کوئی صورت بے صورت نہین

## ردیف نون غزل ۹

وحشت آوارگی نفرت کرنا جس جانور کا
من بہی چی پاون پہیلانا پہیلانا تیغ
کشادن جامہ وغیرہ پاون پہیلانا یعنی پاون کو بیکار سیدہ بیکرانا
عرصہ دفعتہ میدان گور میدان میدان کو
یکایک پٹی لیکن میدان

دوسرے ورق سے مربوط ہے
یہ یقینی باتیں حیرت
نعمت
ستم خیال
عقیدہ
بیکارا ستدلال
رہنے والا
سنی بیتاب
خلاصہ
نماز دیکھنے
دنیا

اوسکے گھر اس شعر مین عاشق اپنے دل کو خانہ خراب کے لفظ سے
بددعا کرتا ہے اسلیئے کہ مجکو دل محبوب کے گھر کیون لے چلا ہے
حرف آیا آبرو عزت۔ رتبہ۔ نیکنامی حرف آیا یعنی عیب لگا خلاصہ
یہہ کہ میری آبرو مین جو فرق آیا ہے یہہ چشم تر آب کی باتین ہین جو گریہ
کے باعث راز عشق ظاہر ہوگیا جاؤ ہوتا ہے کہتا ہے کہ اے
ناصح جاؤ کیونکہ جناب کی باتین سنکر زیادہ خفقان ہوتا ہے سنتے
ہین عتاب یعنی خفگی۔ غصہ مطلب ظاہر دیکھہ اے دل نہ چھیڑ
یعنی شروع نہ کر پیچ وتاب مراد رنج وطپش ذکر کیا جوش تقدیر
شعر اے ذوق اس بات کا کیا ذکر ہے کہ جوش عشق مین ہم سے صبر و تاب
کی باتین ہون سے ہے جی مین دو قطعہ بند شعر کا یہہ مطلب ہے کہ
کہتا ہے کہ اپنے جی مین یہہ لیاقت وطاقت وحوصلہ ہے کہ غم جوہر
کو توڑ دون اور خیال مکدر کے آئینہ کو توڑ دون اور مین پہاڑ کو
کاٹ دون۔ یہہ باتین تو بآسانی تمام کر سکتا ہون پر یعنی لیکن بت
کافر کو غیر سے کیونکر توڑ دون کیا دور جام کبھی کہ ترجمہ گا ہے
کا ہے غلط ہے اور کہے کہ ترجمہ گوید کا ہے صحیح ہے خلاصہ مطلب یہ
کہ سر پر دور چرخ یہہ کہتا ہے کہ اگر ساغر چاک پر پھرے تو مین توا سے
توڑ دون پس اس صورت مین سمجھہ کہ جب آسمان کا یہہ ارادہ ہے
تو دور مے نوشی کا کیونکر بے کھٹکہ چل سکتا ہے راہ جنون مین
جو یعنی اگر مین اپنے قدم کو راہ جنون مین جلد اوٹھاؤن یعنی بہت سرعت
سے چلون تو رفیق راہ کے پاؤن اور رہبر کی ہمت کو توڑ دون یعنی رستہ
چلنے مین دونون پیچھے لٹکتے رہجائین کیا دشمنی ہے تقدیر

کو اپنے کا فر مراد محبوب توڑ دون یعنی علیحدہ کردون ۱۱ رفیق ساتھی۔ ہم سفر۔ رہبر رہنما۔ ہادی یعنی رستہ دکھانیوالا ۱۲۱۲۱۲۱۲

شعر اہل کرم سے کیا دشمنی ہے کہ چرخ کہے ہے کہ شاخ ثمر ور کو یہان تک جھکا دون
کہ توڑ دون مطلب واضح ہے موج عشق تقدیر شعر بل[۲] بے اے بحر
عشق کہ تیری ہر موج کو یہہ بل اور زور ہے کہ موج کہتی ہے کہ مین دست
و پا شناور کو توڑ دون نازک کلامیان نازک کلام نازک بضم نا
نرم و پاکیزہ نازک کلام پاکیزہ کلام جو عیب سخن سے پاک ہو پہر اوس
مژہ کو تقدیر شعر اے ذوق اگر دل اوس مژہ کو پہر یاد کرے تو مین دل
مین نشتر چھپا کر سر نشتر کو توڑ دون ظاہر ہے کہ جب سر نشتر کو چھپا کر توڑ
دیا جاوے تو نشتر کا سر دل کے بیچ مین رہجائیگا گویا یہہ بات دل کے
لئے سزا ہے جو کبہی یاد محبوب سے نہ بہولے

## ردیف نون غزل ۱۱

نچھوڑا تار خلاصہ یہہ کہ وحشت[۱] نے جیب و دامان مین ایک ہی تار
نہ چھوڑی لیکن یہہ سمجھو کہ فقط تار نفس سینہ مین اور گریبان مین تار
چھوڑا ہے الحاصل کہ سینہ مین سانس باقی ہے اور گریبان مین وجود
مثل تار ہوگیا ہے اور یون ہی تقریر ہے یعنی ہمارے کپڑون مین سے
تو ایک ایک تار ہی نہین رہا البتہ ایک تار نفس ہے کہ اسے سینہ مین
سمجہہ لو یا گریبان مین یعنی مجھے یا جیتا سمجھو کہ ابھی سانس سینہ مین آتا ہے
یا مردہ سمجھو کہ اب دم نکل کر گریبان تک آگیا ہے کئے ہی جائیو
خلاصہ مطلب یہہ کہ اے دل کہ جب تک محبوب کی تیغ خنجر پیکان مین
آب یعنی تیزی باقی ہے تو تب تک اپنی تشنہ کامی کی شکایت کئے ہی
جائیو یعنی شکایت سے منہہ بند نہ کرنا کیونکہ محبوب کی تیغ بیدریغ رانی
مین بڑا لطف ہے ہدف ہے تقدیر شعر میرا ہر داغ دل کا

ســـ۱ اہل کرم سخی کیا دشمنی ہے یعنی کس قدر دشمنی ہے یا کہ بہت دشمنی ہے چرخ کو یعنی چرخ کہتا ہے کہ شاخ ثمر ور ادسی آتی ہے مراد ہے کیونکہ سخی کے وجود کو شاخ پر میوہ سے تشبیہ دیتے ہیں

ســـ۲ بل بمعنی تحسین میں ... یعنی شاباش آفرین ...

ســـ۱ وحشت ... عشق ...

گل اوسکے تیر کا ہدف ہے تو اسلئے اوس تیر کی پیکان کی آب سے اس
گلستان مین ہمیشہ شبنم ہے **جو لذت آشنا** لذت آشنا وہ جو لذت
کو دوست رکھے یعنی لذت کے چاہنے والا

## ردیف نون غزل ۱۲

**آج اون سے** مدعی یعنی عاشق کا دشمن اون سے یعنی محبوب سے
مطلب ظاہر **وصف چشم** تقدیر شعر جب اوس یار کا وصف چشم
اور وصف لب کہنے کو ہین تو گویا آج ہم درس اشارات و شفا کہنے کو
مستعد ہین مطلب یہہ ہوا کہ جب ہم محبوب کی چشم اور لب کا وصف کہنے کو
ہین تو گویا شفا اور اشارات کا سبق دینے کو ہین خلاصہ یہہ ہوا کہ جیسا کہ
شفا اور اشارات نہایت دقیق اور مفصل کتابین ہین اور انکا پڑہنا پڑہانا
بہی مشکل ہے ایسا ہی محبوب کی چشم و لب کا وصف مشکل ہے یا یہہ کہ اوصاف
چشم و لب مین مثل شفا و اشارات دقائق رمز و غمزہ وغیرہ بیان کرنیکو مستعد
ہین **ہین وہین صل علی** اسکا اصل اللّٰہم صل علی محمد و آلہ ہے ترجمہ
اے خداوندا درود بہیج محمد پر پس اردو اور فارسی والے اوسمین سے
صل علی کا کلمہ نکال کر مقام تعجب اور تحسین مین استعمال کرتے ہین چنانچہ
سبحان اللہ **مین تیرے ہاتہون** واہ کلمہ تحسین یعنی چہ خوش مغبچہ بیا شاباش خوب
اے بہت خوب مرحبا کہنے مرحبا گفتن کا ترجمہ ہے اسکو کسی چیز کے آگے آنے
کے وقت خوشی اور خرمی سے کہتے ہین یہہ لفظ عرب مقدس مین مہمان
کی تعظیم کے واسطے کہتے ہین مرحبا شاباش کے معنی مین ہی مستعمل ہے یہان
اسی معنی تحسین سے مراد ہے مطلب ظاہر **وہ جنازے پر**
اون عام معلوم ہو کہ اہل اسلام مین دستور ہے کہ جب جنازہ پڑہ چکتے ہین

تو اوسوقت میت کا ولی کہدیا کرتا ہے کہ اذن عام ہے یعنی سب کو اجازت چلے جانے کی ہے اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ جسکا ارادہ چلے جانیکا ہو چلا جاوے اذن کے بعد بعض چلے جایا کرتے ہین اور باقی لوگ تا دفن مردہ ساتھہ رہا کرتے ہین اور یہہ مکان اہل مردہ یا مسجد میں فاتحہ خوانی کے بعد اپنے گھرون مین چلدیتے ہین مطلب ظاہر

## ردیف نون غزل ۳ اناتمام

**عنقا کی طرح** عنقا ایک جانور ہے خلقت سے الگ اور چھپا رہتا ہے اوسکو کسینے نہین دیکہا لہذا کہتے ہین کہ شاعرون نے ایک فرضی جانور مقرر کرلیا ہے مطلب ظاہر **اوس در پہ** فرش زمین سارے بدن کا زمین پر لگجانا ہے یا یہہ کہ فرش خاک کے معنی زمین کے ہین مراد یہہ کہ خاک گیا ہون اور سایہ کا سر سے پاؤن تک جبین[۱] ہونا سراپا زمین سے لگا ہے اور سجدہ کے معنی زمین پر سر رکہنے کے ہین یعنی جبین کو زمین سے بحالت فروتنی لگاتا **تارا سا** تقدیر شعر اگرچہ مین کنوئین کی تہ پہ برنگ آب بیٹہا سا ہون اور مین زمین ہون لیکن باعتبار رتبۂ عشق میرا نام آسمان پر ہے مطلب ظاہر **ہون طایر خیال** تقدیر شعر باوجودیکہ میرے پر مین ہین بال مین محض طایر خیال ہون پر یعنی لیکن تسپر بہی مین کہین سے کہین اوڑ کر جا پہونچتا ہون

## ردیف نون غزل ۴ اناتمام

**غم نامہ اپنا** صفحہ محشر صفحہ ورق کا ایک رخ محشر لوگون کے اکٹہا ہونیکی جگہ میدان قیامت مین صفحۂ محشر یہی میدان قیامت کے معنی ہین الغیاث یعنی فریاد۔ دہائی صریر آواز قلم مطلب یہ کہ عاشق کہتا ہے کہ میرا نامہ

۱ جبین پیشانی ماتہا ۱۲
۲ یعنی زیر

دشتہ دیدنیک ... بندہ معنی بات کو خوب پڑھ ڈالا کہیں سے کہیں یعنی ادہر ودرا مطلب ظاہر ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

میدان قیامت سے کم نہین کیونکہ جو قلم سے آواز نکلتی ہے وہ قلم کی
آواز نہین بلکہ شور الغیاث ہے **گو اضطراب** ۔ اضطراب گھبراہٹ بیقراری
رگ بسمل بسمل زخمی گھایل رگ بسمل مراد رگ جان یعنی جسکے کٹنے سے مر
جاتا ہے خلاصہ یہہ کہ جو میری نگاہ آنکھون سے نکلتی ہے تو زخمی اور گھایل
کیطرح تڑپتی ہوئی نکلتی ہے مطلب ظاہر ہے **لوث جب**
یہہ درم واضح ہو کہ کتب فقہ مین مسئلہ ہے کہ ایک نجاست غلیظہ ہوتی
ہے دوسری خفیفہ غلیظہ مثلاً خون شراب مرغی کی بیٹھ اور پیشاب اوس
چیز کا جسکا کہانا حلال نہین خفیفہ چنانچہ پیشاب حلال چارپائے کا اور
گھوڑے کا اور مردار جانورون کی بیٹھ گدہے خچر کا آب دہن یعنی تھو
اور سوئی کے سرکے برابر جو بول کی چھینٹین کپڑے پر پڑ جائین غلیظہ مین یہہ
حکم ہے کہ اگر مقدار کف دست یعنی مقدار درم کے کپڑے یا بدن پر نجاست
ہو اور اوس سے نماز پڑہی گئی تو معاف ہے پہر اوسکو احتیاطاً دہو ڈالنے
یا پائی نہین تا جب ہی نماز پڑہے اگرچہ درم یعنی اگر مقدار درم سے نجاست
زیادہ ہو تو اوسکا دہونا واجب ہے خفیفہ مین یہہ حکم ہے کہ اگر چوتہائی حصہ ہر
عضو یا کپڑے کا ناپاک ہوا تو نماز جائز ہے مثلاً کرتے کی تریز کا یا آستین
کا یا دامن کا چوتہا حصہ ایسا ہی ہر عضو علیحدہ نام کا حکم ہے مطلب شعر
یہہ ہوا کہ میرا دامن لوث جب زر سے ایسا پاک ہے کہ اگر کبہی اتفاقاً چھینٹ
بہی پڑ جاتی ہے تو درم کی حد تک نہین پہنچتی ہے خلاصہ یہہ کہ اگر بتقاضائے
نفس حریص کبہی دنیا کی محبت کا خیال آجاتا ہے تو اوسیوقت اوس
خیال کو رفع دفع کر دیتا ہون **یہہ ضبط** ضبط ہر شے کا نگاہ رکہنا
اوسکی حد پر دود شمع یعنی اوس شمع کا دہوان جو سر مزار یعنی قبر کے سرہانے

معاف ہے کیونکہ معافی کی حد درم تک ہے اور یہہ درم سے کم کہتا ہے ۱۲

جلاتے ہین کیونکہ چراغ وغیرہ قبر کے سر کی طرف جلایا کرتے ہین اور
قبر کے سر کی طرف چراغدان بناتے ہین **منصوبہ مارنیکا** منصوبہ
شطرنج بازون کی اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بازی کہیلنے مین کسی چال معین سے
حریف کو مات کردے اور حریف کو معلوم نہو **سر باز عشق**
**کے** سرباز یعنی سربازی سر کے فدا کرنے سے مراد ہے **دار الامان**
امن کا گھر حرم احاطہ جو گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے معلوم ہو کہ خانہ کعبہ
مین ہر طرح سے امن ہے یعنی اوس احاطہ مین کسیکو کوئی ایذا رسانی
نہین کر سکتا ہے لیکن شمع کا سر اوس بقعہ پاک مین بہی کاٹتے ہین
اسیطرح جو سرباز ہین یعنی عشق کے میدان مین سرباز ہین انکو سربازی
سوا کہین بہی امن نہین

## ردیف نون غزل ۱۵۱

**روکاؤ خوب** خلاصہ یہہ کہ جب شعر گوئی مین شاعر کی طبع روان یعنی جاری
ہو تو ایسی وصف مین طبیعت کا روکاؤ یعنی روکنا خوب نہین کیونکہ
بند کرنے سے یہہ فساد ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے بند پانی یعنی کہڑے پانی
مین فساد کی بو آتی ہے یعنی جو پانی روان نہین ہوتا وہ گندہ ہو جاتا
ہے ایسے ہی اہل علم اور شاعر کی مثال ہے کہ جب چند مدت تک شعر
کا خیال چھوڑ دیا تو طبع کند ہو جاتی ہے **وفور اشک** تقدیر شعر
اگر اپنا وفور اشک سر باوج ہو تو اشک کے پانی مین فلک برنگ گل
نیلوفر ہو تقریر یہہ کہ اگر میرے آنسوؤنکی زیادتی سر کی طرف اونچائی
مین اونچی ہو جائے تو آنسوؤن کے پانی مین آسمان نیلوفر کی مانند
معلوم ہو یعنی جیسے پانی مین نیلوفر کا پہول چھوٹا سا ہوتا ہے ایساہی

آسمان معلوم ہو خلاصہ یہہ کہ اشکون کا اسقدر پانی بکثرت ہوکر
آسمان سے جا ملے جب آسمان سے لگگیا تو فلک بصورت نیلوفر
معلوم ہو اسمین یہہ بہی رعایت ہے کہ فلک اور نیلوفر رنگت مین
بہی مشابہ ہین **کہانیان ہین** خلاصہ یہہ کہ خواہ حضرت خضر ہی
ہین انجام دنیا سے کوچ ہے **نہین خضاب** تقدیر شعرا ے
لوگو ہین خضاب سے مطلب نہین بلکہ یہہ ہمارے موئے سفید ماتم
جوانی مین سیاہ پوش ہین پہلے معلوم کرو کہ ولائیت مین رسم ہے کہ
جبکا کوئی مرجاتا ہے اوسکے خویشاوند سیاہ لباس پہنتے ہین اسکو
لباس ماتمی کہتے ہین ولائیت مین ایسا لباس ماتم کی نشانی ہے اسکے
بعد تقریر یہہ ہے کہ ہمین خضاب کرنے سے یہہ مطلب نہین کہ بال
سیاہ کرکے جوانی کے دن ظاہر کرین بلکہ ہمارے بال جو خضاب سے
سیاہ ہوئے ہین ان سفید بالون نے آپ کو اسلئے سیاہ کیا ہے کہ
جوانی جو جاتی رہی ہے اس جوانی کے چلے جانے کے ماتم مین لباس
ماتمی پہنا ہے **وہ سید ہے گہر** دہ یعنی محبوب سدہارے یعنی رخصت
ہوئے بہٹکتے بہٹکنا ترجمہ راہ گم کردن و سرگشتہ شدن و آوارہ شدن و
راہ غلط کردن کا ہے بدگمانی بدگمان وہ جو گمان بد رکہتا ہو خلاصہ یہہ کہ
محبوب اپنے گہر مین سیدہے چلے گئے ادہم اونکا کہوج نکالتے ہوئے
بدگمانی کے کوچہ مین آوارہ پہرتے رہے بدگمانی یہہ کہ محبوب کہین
کسی اور کے پاس نہ چلا گیا ہو **مبصرون سے** مبصر بینائی والا
اسجگہ جوہر کے پرکہنے والے سے مراد ہے جو تیغ وغیرہ کی خوبی آہن اور
اوسکے جوہرون کی شناخت کرتا ہو چین ابرو محاورہ ماتھے کے بل کو

کہتے ہین جو حالت غصہ مین نمودار ہو تیغ کے جوہر وہ ہوتے ہین جو ذرّہ
کی طرح نظر مین خورد خورد چمکتے معلوم ہوا کرتے ہین اصفہان ملک
فارس مین ایک شہر ہے تیغ اصفہانی یہان کی تیغ مشہور ہے مطلب
ظاہر ہمیشہ ہے تقدیر شعر مجھے سرمایۂ بقا مین ہمیشہ فنا ہے لئے دہر مین آب
زندگانی مین حباب وار ہون بجز نثار علی تقدیر شعراے ذوق تیری
شعر خوانی مین تیری زبان کا فراہم بجز نثار علی شاہ کون جانے ہے خلاصہ
یہہ کہ اسوقت میرے اشعار کے قدردان نثار علی شاہ کے سوا اور کوئی نہین
کیونکہ مراتب شعر سے پورے واقف حال ہین تو کہے غنچہ دہڑی
اوسکو کہتے ہین کہ ہندوستان مین دانتون کے دونون لب پر مسی جماکر
نیچے سرخی لگایا کرتے ہین تو کہے غنچہ یعنی اے غنچہ تو کہے ہے باقی مطلب
ظاہر سامنے سے منہ کہانا یعنی بیفایدہ باتین کرکے سردردی اپنی اور
دوسرےکی کرنا خوب نہین یعنی جب تک اچھی طرح مغز نہین کہاتا نہین کہلتا
منہ چڑھے ہے تیغ منہ چڑہنا محاورہ مین بہت اختلاط کرنا جیسا کہا کرتے
ہین کہ فلانا بڑا منہ چڑہا ہے یہہ وہان بولا کرتے ہین کہ جہان کوئی
کسی امیر حاکم سے اختلاط حاصل کرے اے بوالہوس تیرا کیا منہ ہے
کہ تو تیغ غم عشق کے منہہ پہ چڑہے اور یہہ تیری باتین کہ مین تیغ غم
عشق کے منہ پر چڑہ سکتا ہون یہہ بات جبہی تک ہے کہ تجہہ پہ کوئی ضرب
خوب نہین پڑی خوب رویون سے آنکہہ لڑی آنکہہ لڑانا
دوچار کا ترجمہ ہے اور دوچار کے معنی ملاقات اور مقابل کے ہین
قسمت لڑی مراد حصول مقصود سے ہے یعنی مراد کا پانا

ردیف نون غزل ۱۷

۵۱ سرمایۂ بو بجی بقا باقی رہنا خلاصہ یہہ کہ ... زندگانی مین فانی ہون

۵۲ بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو ...

ہین یہان یعنی یہان دنیا مین لوگ خود نمائی مین محو رہتے ہین اور
حال یہہ ہے کہ خودی اور خدائی مین دشمنی ہے **ہو کے اک الخ**
ترش ابرو ترش رخسارہ اور ترش رو کے قسم سے ہے ان سب کے معنی
ناخوش اور بیدماغ کے ہین بات کو کہٹائی مین ڈالنا یعنی شیرین کلامی
سے ہٹ کر تلخ کلامی کہنا یا کہٹائی مین ڈالنا بے مزہ بے لذت کرنے
سے مراد ہے ٹال واحد ہے اور بات کو کہٹائی مین ڈالنا آجکل پر ٹالنا
یعنی امروز فردا کرنے سے بہی مراد ہے **نہین نکہی** منزل ہوائی منزل
مکان - گہر - اترنے کی جگہ منزل ہوائی مکان بالا چنانچہ مکان ماہ
بالا ہے یعنی آسمان اسیطرح محبوب کی نکہی سمجہو **ذوق ہے** رند جو شرع
سے آزاد ہو - بے قید آدمی - بیباق یہان انہین معنون سے مراد ہے
شاہد باز فاسق کو کہتے ہین جو لڑکون اور عورتون سے بہت صحبت
رکہتا ہو مطلب ظاہر

## ردیف نون غزل ۱۸

**ہم اپنے جذبہ** جذبہ دل کا جوش یکبار کہینچنا یہان دونون معنی لگتے
ہین مطلب یہہ کہ ہم اپنے جوش دل یا کشش دل کی اثر کو دیکہتے ہین کہ ہم
پہلے محبوب کو بزم مین دیکہین کہ کدہر کو دیکہتے ہین اگر اثر ہوا تو محبوب
ہماری ہی طرف متوجہ ہوگا **گہر کو جوہری** بشر کے دیکہنے والے یعنی
عاشق بشر کو دیکہتے ہین یعنی محبوب کو

## اشعار متفرقات غزلیات ناتمام

**بے بادہ غورگی** تقدیر شعر جب ذوق جوش مویز غورگی مین
بے بادہ ہوا تو مین کہتا ہون کہ بے وقوف نے ناحق شباب مین توبہ کی کیونکہ

یہہ وقت لطف شراب نوشی اور مزے اوڑانے کا ہے **چار ٹکڑے کرو** تقریر یہہ کہ دل کے چار ٹکڑے کر کے بانٹ دو اور یہہ مجھسے نہین ہو سکتا کہ فقط ایک کو سارا دل دون اور دوسرے کو نہ دون کیونکہ میرے نزدیک لب رخ زلف تل سب برابر ہین **گھر ہی کر** گھر کرنا جمکے بیٹھنا جو وہان سے بوجہ مالکیت علیحدہ نہو ثبات سے مراد ہوتی ہے **گر ترا نور نہین** تقدیر شعر اے محبوب اگر میری چشم مین ترا نور نہین تو مین اور کیا ہے جب یہہ ثابت ہوا کہ تیرے پرتوے جمال کا میری چشم مین نور ہے تو اس صورت مین فیہ نظر کہنا مین خطا ہے **تو نگین توڑ** خلاصہ یہہ کہ اے محبوب مینے ترا نام اپنے نگین دلپر بڑی محنت سے کندہ کیا ہے تو اسکو اپنے نام کے لحاظ سے نہ توڑنا چاہیے **نڈال آبلہ** تقریر یہہ ہے کہ اے گرمی فغان تو میرے منہ مین آبلہ نڈال کیونکہ اگر تیرا مطلب آبلہ ڈالنے سے چپ کرانا ہے تو مین منہ مین گھنگنیان بھر کے چپکا بیٹھ رہونگا گرمی گرم ۔ تتا ۔ تتا ہن فغان نالہ ۔ فریاد ظاہر ہے کہ شدت گرمی سے منہ مین چھالے پڑ جایا کرتے ہین اسکے باعث انسان بات چیت سے لاچار ہو جایا کرتا ہے گھنگنیا جو گیہون یا اور دانہ کو پانی مین ادبالکر خشک کر کے کہاتے ہین منہ مین گھنگنیان بھرنا یا رکھنا اس سے مراد کلام کے نہ کر سکنے سے ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دانے یا گھنگنیان کہایگا کلام نکر سکیگا **ہمارا پی سکے** سوفار تیر کا منہ حاصل یہہ کہ جب لہو پیکر سوفار کا مقصد حاصل ہوا تو یہہ یعنی ایسا چپ ہوا کہ گویا منہ مین زبان نہین **مطلب منہ مین زبان نہین** اس کلام کا محل تعریف مین محاورہ ہے کیونکہ جو شخص کم گو اور باادب ہوتا ہے اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ دیکھو کہ کیا خوب

یعنی دیکھو گھر مین محبوب کا نقد ہے دوسرا یہہ بھی اشارہ ہے کہ فیہ نظر کے معنی اصطلاح کتب عربیہ مین شک و اعتراض مشتبہ کے

مزاج ہے کہ ہندمین زبان ہین کیون نہ لڑوائین کہتا ہے کہ
اسے ہمنشین غیر یعنی رقیب یار کو مجہسے کیون نہ لڑوائین کیونکہ جنکے
نصیب لڑجاتے ہین وہ یہی کام ہمیشہ عاشق سے لڑوانے کا کرتے
ہین نصیب کا لڑنا مرادہکا حاصل ہونا مراد ہوتا ہے غیر سے اسجگہ
وہی مراد ہین کہ جنکے نصیب لڑجاتے ہین خلاصۂ مطلب یہہ کہ غیر لوگ یعنی
رقیب وحاسد محبوب سے عاشق کی لڑائی کسی فریب　　اور دغا
بازی سے کرادیتے ہین اسیر رنج اسیر قیدی اسیر یعنی باوجود اسکے
عجب ہون یعنی مین عجب قسم کا سخت آدمی ہون جو مانگون موت
جو یعنی اگر درد ہجر کے دکہہ سے موت مانگون تو مجہکو یہہ بات زیبا
نہین کیونکہ پہلے نام عشق کا لینا اور من بعد اسقدر راحت طلب
کرنا شرم کی بات ہے خلاصہ یہہ کہ مرگ بہ نسبت ہجر بمنزلہ راحت ہے
یعنی مرنے مین آرام ہے اور ہجر مین نہین پس جب عشق کا دم بہرا تو بعد
راحت کی خواہش کرنا عشق کی منزل مین زیبا نہین اس صورت مین اگر
طالب راحت ہے تو عاشق نہین بلکہ بوالہوس ہے نیرنگ کف
نیرنگ مرکب حیلہ۔ مکر۔ سحر۔ افسون بیان نے کلمہ نفی سے مراد ہے
مجنون مجہے خلاصہ یہہ کہ مین لیلی کے ناقہ کا سراغ کف پا ہون یعنی
جیسے پاؤن حیوانات کا نشان زمین پر نقش ہوجاتا ہے اور اوس سے
پتہ لگجاتا ہے کہ ادہر گیا ہے ایسا ہی میرا حال ہے کہ لیلی کے ناقہ کے
پاؤن مین روندا گیا اور وہین پڑا رہگیا اسواسطے مجنون دیکہکر سمجہہ گیا کہ
لیلی کا ناقہ ادہر گیا ہے الحاصل کہ مین مجنون کے لئے بہی عشق کی
منزل مین ذریعہ ہون گویا مجنون سے رتبہ مین زیادہ ہوا کیونکہ مین

رہ مقصود مجنون ہون دوسری تقریر یہہ ہے کہ چونکہ عشق کے سبب
میرے تن لاغر کی ہڈیان جل گئین کہ صرف ایک مشت خاک رہگئی تہین
اور نہایت قلت کے سبب وہ رستہ مین پڑی ہوئی کسی جانور وغیرہ کا
نقش پا معلوم ہوتی ہین پس جب دہر مجنونکا گذر ہوا تو چونکہ میری ہڈیون
مین سے عشق کی بو آتی تہی مجنون نے بمقتضائے ہرچہ پیدا میشود از دور
پندارم تو لی سہی سمجہا کہ یہہ میری لیلی کے ناقہ کا سرغ کف پا ہے پس شاعر
کہتا ہے کہ مین اس جہت سے چراغ رہ مقصود ہون وہ مہر تو مین
وہ مراد محبوب تاب گرمی۔ روشنی گوہر ہوتی آب چمک دمک خلاصہ
یہہ کہ جیسا کہ آفتاب کے ساتہہ روشنی اور موتی کے ساتہہ چمک دمک ہے
اسیطرح مین عاشق باعتبار شوق محبوب کے ہمراہ ہر آن دمکان ہون
کوئی دم اوسکی یاد سے خالی نہین لہذا نہ وہ مجہسے جدا ہے اور نہ مین
اوس سے جدا ہون **کرے وحشت بیان** بتقدیر شعر چشم سخنگو
اوسکو کہتے ہین کہ جو وحشت بیان کرے یہہ بات لوگ سچ کہتے ہین
کیونکہ جادو اسکو کہ جو سر چڑہ بولے واضح ہوکہ پہلے مصرع مین تو بات
ہے کہ لوگون مین مثل مشہور ہے کہ جو چشم اپنی وحشت چشم کے اشارہ
سے بیان کرے اوسکو عشاق مین چشم سخن گو کہتے ہین پس اسکی تصدیق
مین دوسرا مصرع بیان کیا کہ یہہ بات سچ ہے کیونکہ جادو اوسکو کہتے ہین
کہ سر چڑہ بولے یعنی جسکو کسینے جادو کیا اور وہ جادو اوسکے سر و دماغ
مین اثر کر گیا اسلئے سحر زدہ ہذیان کرنے لگا اسکو جادو کا سر چڑہنا کہتے
ہین ایسا ہی عاشق کا حال سمجہو کہ جب عشق نے غلبہ کیا تو آنکہون کی
رنگت سے معلوم ہوجاتا ہے کہ عشق زدہ ہے دوسرا شعر بہی اسی مضمون

۵ وحشت آدمیون سے نفرت جیسے جانورون کو آدمیون سے ہے

کا ہے یعنی پہلے مصرع کی دوسرا تصدیق ہے **سوال بوسے** سے تقدیر شعر
جب محبوب نے سوال بوسے کو چین ابرو کے جواب سے ٹالا تو
اسواسطے اسکو برات عاشقان بر شاخ آہو کہتے ہین **دنبالے سے**
تقدیر شعر اے محبوب تیری آنکھین سرمے کے دنبالے سے دھوان
ہین اسلیے مجکو ڈر لگتا ہے کہ تیری آنکھین جو سیف زبان ہین مجھ
کو نہ بیٹھین تیغ تلوار سیف زبان وہ کہ جسکی دعا اور کلام مین تاثیر
ہو **سیہ نالون** سے طوطی طوطا۔ تو تا صدا یعنی آواز مرغ
خوش الحان مثلاً بلبل ہزار داستان وغیرہ مطلب ظاہر ہے **سینہ**
**و دل** پہ زخم کا ہنسنا مراد کہلنا چارہ گر و جمع چارہ گر چارہ گر علاج
کرنے والا یعنی کسی کا مطلب پورا کرنے والا اور یہان چارہ گر سے
مراد جراح ہے ظاہر ہے کہ جو لوگ ہنستے یعنی خندہ پیشانی ہین
انکی آبادی ہے اور جس گھر مین لڑائی ہوتی ہو اسکی آبادی کا جز
خرابی ویرانی ہے اسکی مثال کسی ہندی نے خوب کہی ہے۔ لگ
جھگڑ بہری بہی باز نہ آیا کو ٭ جس گھر مین کہاگو ہی باشا کس بدہ ہو ٭
ادہر عاشق کے زخم سے عشق کی آبادی ہے **صوفی ہوں کہ** صوفی
پشم پوش۔ اون کا کپڑا پہننے والا۔ فقیر پارسا۔ نیکو کار میکش شراب
پینے والا قائل میرے دونون یعنی میرے اسبات کے قائل ہین کہ
عشق مین ثابت قدم ہے پر یعنی لیکن میرے اصل مذہب و مشرب
سے دونون غافل ہین یعنی اسرار عشق سے بیخبر ہین **مر گئے پر بہی**
تغافل جان بوجہکر باہم غفلت کرنا تقدیر مصرع یعنی بیوفا پوچھے ہے
کہ ابتک نہین کیا دیر ہے یعنی بطور استفہام پوچھتا ہے خلاصہ یہہ کہ محبوب کا

یہہ مطلب ہے کہ اسی بات مین وقت کو نالہ سے مین ہون جگر خون جسکا سارا جگر خون ہی ہو مسامات بدن کے چھوٹے چھوٹے سوراخ جن مین سے پسینا نکلا کرتا ہے شفقی یعنی شفق رنگ مراد سرخ شفق وسکو کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب جو جانب غرب سرخی پیدا ہوتی ہی اور صبح کو جو آسمان کے کنارون پر دکہلائی دیتی ہے خلاصہ یہہ کہ مین وہ جگر خون ہون کہ جسکے مسامات کے رستہ سے شفق رنگ خون نکلتا ہی کہتی ہے ماہی بریان بہنا ہوا تقریر یہہ ہے کہ بہنی ہوئی ماہی زبان حال سے کہتی ہے کہ جسکو قضا کے منشی درم دیتے ہین چند مدت بعد اوسے داغ دیدیتے ہین کیونکہ میرے حال سے معلوم کرلو کہ پہلے مجکو درم دے کہ جسکو فلوس ماہی کہتے ہین یعنی مچھلی کے چانٹے اسکے بعد صیاد کے ہاتہہ سے پکڑواکر بہنا دیا خلاصہ یہہ کہ دولت پر عجب وغرور نکرے کیونکہ ایک روز فقیر محتاج ہوجاتا ہے یا مرکر مال کو چھوڑجاتا ہے جس جگہ کہتا ہے کہ آج کس شخص بدنظر اور نامبارک کا منہہ دیکہہ کے سوتے اوٹھے ہین کہ جس جگہ بیٹھتے ہین پہر جب اوٹھتے ہین تو بادیدہ نم یعنی روتے اوٹھتے ہین کہتے تھے تقدیر شعر عاشق کہتا ہے کہ محبوب ہماری خاطر سے ہمارے مکان مین آنیکو برسون کے دن کہتے تھے اس بات کو برسون یعنی بہت برسین گذر گئین لیکن محبوب کی وہ برسون ختم نہوئی یہ طوق اسواسطے طوق گردن بند گول پٹہ چنانچہ قمری اور فاختہ اور کبوتر کے ہوتا ہے اسجگہ طوق سے مراد اوس طوق سے ہے جو قیدی کی گردن مین زنجیر ڈال کر قید کرتے ہین مطلب یہہ کرتا ہے کہ یہہ طوق قمری کی گردن

مین اسواسطے چھوٹا ہے کہ بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری گردن
مین پڑا اگر بلبل کی گردن مین پڑتا تو بڑا طوق ہوتا کہ جسکے پڑنے سے
بلبل اوڑ نہ سکتی جب سہو سے قمری کو پہنایا گیا تو بلاچاری چھوٹا کیا
گیا کیونکہ قمری گرفتار عشق نہ تہی اسلئے قابل طوق نہ تہی یا یہہ تقریر
کہ جانو کہ بلبل کی بنسبت قمری قد و قامت مین بڑی ہے اور بلبل بباعث
عشق قابل طوق تہی مگر یہہ طوق بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری
کی گردن مین پڑا اسیواسطے چھوٹا ہوا کہ قمری کے سارے گلے مین آیا
خلاصہ یہہ کہ قمری جو ملقب بلقب آزادتہی یہہ بہی مقید عشق سرو ہوئی
اور مختصر تقریر سے یہہ مطلب ہے کہ بلبل ہمیشہ مقید رہتی ہے اور قد
مین بہی بہ نسبت قمری چہوٹی ہے اور قمری اسکے برعکس ہے اسلئے
کہتا ہے کہ طوق بلبل کو زیبا اور اسکی گردن پر درست تہا مگر چونکہ قمری
کو دیا گیا اسلئے بالضرور اوسکی گردن پر چھوٹا آیا

## ردیف واو غزل اول

دانہ خرمن ہے تقدیر شعر یہین یعنی ہمارے نزدیک ایک دانہ
بمنزلہ خرمن ہے اور ہمکو ایک قطرہ دریا کے برابر ہے جب یہہ بات
اسطرح ہے تو اسلئے ہمکو کل کا تماشا جزو مین نظر آتے ہے خلاصہ یہہ
کہ تہوڑی بات سے بات کی تمام حقیقت معلوم کرلیتے ہین اس
بلندی واضح ہو کہ جب کوئی آدمی بلند مکان پر چڑہکر نیچے والون
کو دیکہا کرتا ہے تو نیچے کی اشیا بہت چہوٹی معلوم ہوا کرتی ہین لہذا
کہتا ہے کہ میرا رتبہ عشق کے طفیل اسقدر بلند ہوا کہ جب اوس بلندی
پر چڑہ کر دیکہتا ہون تو آسمان تل کے برابر چہوٹا معلوم ہوتا ہے

بلبل ایک ... قمری ... بلبل ... قمری کو قد ... مین بلند ... ؎ عشق ... خلاصہ ...

دانۂ خرمن ہے اسکے جزو ہے اور قطرہ دریا کل اسطرح قطرہ اور دریا کی مثال سمجھلو

ہم وہ مجنون ہین سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ اپنا دل بمنزلہ صحرا ہے اور اوسمین جو سویدا ہے وہ بمنزلہ خیمہ لیلی ہے یعنی لیلی کا تصور مثل خیمہ دل کے صحرا مین لگا ہوا ہے اوسنے خط جو ثانی مصرع اسطرح صحیح ہے۔ لکہا ایا نے خموشی ہے کہیا ہمکو۔ خلاصہ یہہ کہ محبوب نے جو عاشق کی طرف قلم سرمہ یعنی پنسل سے جو سرمہ کی مانند ہوتی ہے خط لکہا تو اس لکہنے سے یہہ ایما پایا گیا کہ محبوب کا یہہ منشا ہے کہ عاشق بجز خاموشی کبہی بات چیت نکرے اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ نہ بولنا محبوب کا ہی پایا جاتا ہے رکہہ مکدر بس تقدیر شعر جب اے چرخ ہمنے جانا کہ ہمکو خاک سے پیدا کیا ہے تو بس اب ہمکو اتنا مکدر نہ رکہہ خلاصہ یہہ کہ جب ہم اپنی انکساری اور عاجزی بیان کرتے ہین کہ خاکی نہاد ہین اس صورت مین مکدر رکہنا نہ چاہیئے شوق ہستی مستی یعنی نشہ گلگشت سیر عصا لاٹہی۔ چپ دستی گرفت مینا بوتل کا سر مطلب ظاہر ہو دیگا کشتی تابوت مردہ کا صندوق طوفان پانی کی رو جو ڈبو دیوے بستگی دل کو بطور سوال پوچہتا ہے کہ اے لوگو اوس گرہ زلف کے ساتہہ دل کو کیون بستگی ہے ہمکو معاد لبستگی کا کچہہ نہین کہلتا گرہ زلف زلف کی پیچیدگی یعنی زلف کے پیچ و تاب ظاہر ہے کہ جو چیز باندہا کرتے ہین گرہ دیکر باندہتے ہین اور عاشق کے دل کا محبوب کی زلف سے باندہے جانا ہے یعنی زلف کی خوبی کی محبت میں گرفتار ہے معما چیستان پہیلی چنانچہ یہہ کہ در محبت تو چنان گداختہ ام + ہمچو شمع کہ شتر بچہ میگردد۔ خلاصہ مطلب اردو شعر یہہ کہ بیشک دل کی بستگی زلف کے ساتہہ اسقدر ہے کہ جسکا بیان نہین لیکن اصل معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا چیز ہے کہ جس سے انسان

بے اختیار ہوکر محبوب کی زلف وغیرہ مین پہنس جاتا ہے ہم وہ مجنون
گرد او سکو کہتے ہین جو خاک اوڑ لی ہو رم آہو گریختن آہو یعنی ہرن کا بہاگنا
ہرن کا تیز دوڑنا مشہور ہے مطلب یہہ ہے کہ جیسا کہ ہرن کے دوڑنے
کے وقت گرد دور پیچہے رہتی ہے ایسا ہی مجہہ مجنون سے صحرا کو سون بہاگ
جاتا ہے کس سے تدبیر جون زلف یعنی جیسے زلف کے پیچ وتاب
سید ہے نہین ہوسکتے اسیطرح ہماری وجود کی درستی نہین ہوسکتی کیونکہ
ہمکو سراپا شکستون سے بنایا ہے ظاہر ہے کہ جب شکستون سے بنایا تو
شکستہ ہی رہیگا جابجا نام تو کہتا ہے کہ یہہ جو عنقا گم ہے اور کسیکو
معلوم نہین ہوتا اس صورت مین ہمکو جو بادیہ گرد ہین عنقا ڈہونڈنے گیا
ہوا ہے پس کہتا ہے کہ مجہہ عاشق گم گشتہ کو عنقا خاک ڈہونڈنے گیا ہے کیونکہ
عنقا تو اپنا نام مثل نقش قدم جابجا ظاہر چہوڑ گیا ہے ظاہر ہے کہ عنقا کا نام
ہر کوئی لیتا ہے ہان اگر مجہہ عاشق کی طرح عنقا بہی گمنام ہوکر ڈہونڈنے جاتا
تو شاید سراغ پالیتا واضح ہوکر جو کوئی گم شدہ کو ڈہونڈنے جایا کرتا ہے تو
خفیہ طور پر جاتا ہے کیونکہ گم شدہ کو متلاشی کی خبر نہو اور ہم درد
کہان تقدیر شعرا سے حضرت دل ہمارا اور ہمدرد کہان یعنی نہین ہے
پہر عاشق کہتا ہے کہ گو ہو نہو پس اب تمکو ہمارا درد ہو اور رہتا ہمکو پہینک
کر شیشہ عاشق کہتا ہے کہ وہ مست میرا شیشہ دل ہاتہہ سے پہینک
کر کہتا ہے کہ اس شیشہ دل کو ہاتہہ مین رکہہ کر گیا ہمنے ہتیلی کا پہپولا بنانا
تہا ہتیلی کا پہپولا بنانا اسطرح سمجہو کہ جب کسیکے ہاتہہ پر مرض کے باعث پہپولا
اوٹہا کرتا ہے تو وہ شخص باحتیاط تمام اپنے ہاتہہ کو سنبہالے لئے پہرا کرتا ہے
کہ ایسا نہو کہ کہین ٹہیس یعنی قدرے صدمہ پہنچکر درد ہو پس ہتیلی کا پہپولا بنانا

اسطرح ہوا جب ہیولے کے پیدا ہونے مین یہہ صورت ہے تو اوسمین مثل
مشہور ہوگئی کہ دیکہو کہ فلان شخص نے فلانے کو ہہ متلی کا ہیولا بنا رکہا ہے یعنی
ایسا بچاتا ہے کہ اوسکو کچہہ بہی مضرت نہ پہنچے اثر کفر ہے ٹیکا جو برہمن
ماتہے پر لگاتے ہین مطلب ظاہر نخل خرما کہجور کا درخت معلوم
ہے کہ کہجور کا درخت بیخ سے شاخ تک جسقدر ہے اوسکا پوست ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے تبر وغیرہ سے زخمی کیا ہوا ہے کیونکہ کہجور
کی جسقدر نالی طول ہوتی ہے اوسمین زیر و زبر زخم کی مانند شگاف
معلوم ہوتے ہین اسلئے عاشق کہتا ہے کہ ہمکو باغ محبت مین نخل خرما
کی طرح زخمون کی کثرت سے ایک خلعت زیبا ملا خلاصہ یہہ کہ جیسے نخل
مین شگاف ہین ایسے ہی میرے بدن مین سراپا زخم ہین ایک دم
تنگ تقدیر شعر وہ ایکدم بغل مین تنگ آئے تہے اسیر ہمکو غم دوری
سے کیا تنگ کیا ہی خلاصہ یہہ کہ اتفاقاً محبوب یکدم کہین بغلمین آگیا تہا اوس آنے کی
حسرت اور افسوس مین ایسا عوض لیا کہ غم دوری مین ڈالکر کئی طرح
سے تنگ کیا یعنی ایسا تکلیف دیا کہ جسکا بیان نہین تن سے کیا جان
تقدیر شعر بشرطیکہ اگر ہمکو تیرے آنیکا بہروسا ہو تو میرے تن سے ہرگز جان
نکلنے نہ پاوے آن پہنچی سر سر گرداب مراد متصل گرداب جو دریا مین
بہنور ہوتا ہے یعنی چار طرف سے گہری جگہ مین پانی آکر گہومتا ہوا اوس
مین انسان بصد مشکل نکل سکتا ہے اکثر اوسمین ڈوبنے کا احتمال ہے کشتی
عمر کا سر گرداب فنا پہنچنا آخری وقت عمر سے مراد ہے لہذا کہتا ہے کہ
جب یہہ وقت آگیا ہے تو اسلئے ہمکو نفس یا دشمن مخالف کا جہونکا ہے کہ انجام
کشتی عمر کو تک سر گرداب دے گی ہو سکے لاغری تقدیر شعر جب

وہ مراد محبوب دم سانس
یعنی ایک سانس کی مدت مین
تنگ آئے تنگ فارسی دیگر
مستعمل ہے فراخ کی ضد
جیسے مکان اور کپڑا فراخ یا تنگ
اور جیسے فراخ رزق تنگ رزق
تنگ معیشت و تنگ گذران اور
مثلاً سینہ تنگ و کش اور
تنگ عیش و تنگ بار و تنگ حوصلہ و تنگ
روزی تنگ و تنگ چشم
سینہ تنگ [illegible]

[illegible]

نفس سانس ہوا سیر آن جہونکا ترجمہ جلد باد کی باد ہر چند ہوا اور آسیب باد کا ہوا اور اوسکو باد مخالف کہتے ہیں ۱۲

تیری جانب میرے اعضا بمنزلہ پر پرواز ہین تو میری لاغری اور ضعف
مانع شوق کہان ہوسکے مطلب ظاہر ہم گئے جسکی طرف
گل بازی وہ پہول جنہین ایک دوسرے کی طرف پہینک کر کہیلا کرتے
ہین جیسے آجکل صاحبان فرنگ چڑیون وغیرہ سے کہیلتے ہین پس
کہتا ہے کہ جیسا کہ گلبازی مین پہول کو ہاتہہ سے دور پہینکتے ہین ایسا
ہی ہر کوئی مجہکو پاس آنے نہین دیتا ہے دور پہینکتا یعنی پاس آنے دیتا
رشک تہا تقدیر شعر جب وس نوخط نے غیر کو خط لکہا اور ہمکو بہولکے
بہیجا تو اسلئے اوس نوخط کو اپنے نوشتہ مین رشک تہا دوسری تقریر
نوشتہ بمعنی نصیب یعنی چونکہ اپنے نصیبون مین رشک ہی ہے اسلئے
اس عاشق کو ایک ور رشک ہو گیا کہ اوس نے خط غیر کو لکہا اور ہمین
بہولکر بہیجدیا اگر ہمکو نہ بہیجتا تو کاہیکو رشک کی مصیبت سہتے
ہر قدم پاؤن مین عاشق کہتا ہے کہ جب عشق کے غلبہ مین
دشت یعنی جنگل مین جاتا ہون تو کانٹے کیا کرتے ہین کہ ہر قدم کے
اوٹہانے مین دشت کے کانٹے میرے پاؤن مین سر رکہدیتے ہین پر
مطلب ظاہر ہے کہ چلتے آدمی کے پاؤن مین کانٹا رکہدیا جاوے
تو پاؤن مین گہس جایگا اسلئے کہتا ہے کہ اے جنون تو نے تو ہمکو
کانٹون مین خوب گہسیٹا ہے کرتے جون اول سمجہو کہ پہاڑ سے
مطلقا آواز نہین نکلا کرتی مگر جب کوئی شخص پہاڑ کے پاس کہڑا
ہو کر بلند آواز کیا کرتا ہے تو وہی آواز انسان کو سنائی دیا کرتی ہے
جیسے کنوئین اور گنبد مین آواز سنائی دیا کرتی ہے لہذا کہتا ہے کہ
ہم تو سخن مین کسی سے پہاڑ کی طرح پیش دستی نہین کرتے مگر جو شخص

حاشیہ: نوخط یعنی ... ؛ ... کی رشک ... ؛ ... کو خط لکہا کر ... ؛ ... دیکہنے ... ؛ ... ۱۲

ہمکو کچھہ کہیگا پہاڑ کی طرح جواب سن لیگا **اپنا ہے کعبہ** کہتا ہے کہ جب
اپنا ہی گو ہر دل کعبہ مقصود ہے تو اسلیئے ہمکو اپنے دلکا طواف[۵۱] گرداب
صفت چاہیئے اس شعر کا مطلب وہی مرزا بیدل کے شعر کے مطابق ہے
جو پہلے لکھا ہے **لگ گئی آنکھہ** سودے مراد سودا بمعنی خیال یعنی جب
زلفون کے خیال مین آنکھہ لگ گئی تو ہمکو شب مین اوس زلفون کی
سیاہی نے کئی بار دبایا **حرف تلخ آہ** یعنی اے ناصحا تیرے سے
نہایت افسوس ہے کہ تو کچھہ خیال نہین کرتا کیونکہ جس حالت مین ہم اوس
لب شیرین یا سے ہر اک بات پہ حرف تلخ سنتے ہین تو اس سے صاف ظاہر ہے
کہ ہمکو کچھہ تو میٹھا ہے یعنی محبوب کی باتین ہمارے لیئے قند و نبات ہے
**خاک سے کیونکہ** گل رعنا ایک دو رنگ کا پہول ہوتا ہے اندر سے
سرخ اور باہر سے زرد کسی گل کی دو رنگی یعنی ہمکو محبوب کی متلون مزاجی
نے مارا **ایک دم** یعنی دنیا کی عمر طبعی[۵۲] کی زندگی مثل حباب ایکدم سمجھتے
ہین اسلیئے ہمکو آج یا کل کے گذارہ وغیرہ کا کچھہ فکر نہین **جتنے عاشق**
ہین کہتا ہے کہ جسقدر جہان مین عاشق ہین آپسمین ایک دوسرے کو
پیارے اور رفیق اور مدد و معاون ہین لہذا کہتا ہے کہ پروانہ بہی عشاق
مین سے ایک جانباز ہے جب اس عاشق کو شمع نے مار دیا ہے تو
اسلیئے ہمکو چاہیئے کہ ہم سارے عاشق مل کر شمع پر پروانہ کے خون کا دعوی
کرین **کیا ستم ہے** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ آسمان ہمکو بجائے پاؤن
ارہ سان یعنی ارہ کی مانند دندانہ دیتا ہے جس سے کٹنا ہی مقصود ہے یعنی
چلنے سے معذوری **دل مین تجھے** مانند انار یعنی دو صورت مین ایک
تعداد مین دوسرا رنگت مین جو انار کے دانے سرخ ہوتے ہین حاصل یہ

[۵۱] طواف اوسکو کہتے ہین جو گرد اگرد خانہ کعبہ کے باادب تعظیم کے پہرا کرتے ہین ۱۲
[۵۲] عمر طبعی ایک سو بیس برس کی عمر کو کہتے ہین ۱۲

کہ جب الفت باقی رہی انجام وہ خون کے چند قطرہ تھے ختم ہوگئے مل
گئیں خاک حاصل یہہ کہ جو عشاق زمین مین دفن ہین اور اونکی
خاک سے جو بگولا اوٹہتا ہے ہمکو وہ بگولا فانوس خیال کی طرح معلوم
ہوتا ہے یعنی اوس مین عشاق کی تصویرین معلوم ہوتی ہین چنانچہ
فانوس خیال مین معلوم ہوتی ہین خلاصہ یہہ کہ حالت دفن مین بہی خاک
اوڑاتے ہین اور اسطرح بہی تقریر کرلو کہ جو صورتین خاک مین مل گئی ہین
اونکا ہمین ہر وقت خیال رہتا ہے اسلئے بگولا جو کہ خاک کو لئے پہرتا ہے
وہ بہی ہمین فانوس خیالی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسمین اون گم شدہ
کی شکلین نظر آتی ہین ہم وہ ہین یعنی لاغری مین اس صفت کے ہین
وحشی جنگلی جانور جو آدمیون سے بہاگ جاوے دامن نگہ سے اوس آنکہہ
کے نور سے مراد ہے جو بصر سے مخروطی شکل نکل کر محسوسات پر پڑکر ساری
محسوس چیز کو گہیر لیتا ہے اس بات کی یہہ صورت ہے کہ جب انسان وغیرہ
کسی شے کی طرف دیکھتے ہین اول آنکہہ کا نور جو ایک مخروطی شکل تار ہوتی
ہے وہ تار اوس چیز پر پڑکر منتشر ہو جاتی ہے ساری شے کا نظر مین آنا
اسی جہت سے ہے آہوے صحرا جنگل کے ہرن واضح ہو کہ عاشق کو ہرن
کی نگاہ کے دامن مین کیون چہپا لیتی ہے اس کی یہہ وجہ ہے کہ عاشق جو
عشق کے مصائب مین لاغر و مبتلا ہو گیا اور ہرن کی تشبیہ محبوب سے ہے کیونکہ
محبوب کی چشم کو آہو کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین بلحاظ اسکے کہ محبوب کا
عاشق ہے اسلئے آہو اپنی نگاہ مین محبت کی نظر سے چہپاتے ہین اور
دوسری یہہ بات ہے کہ بباعث جنگل کے رہنے کے ہرنون کو عاشق سے
سبب انس و اختلاط پیدا ہو گیا جب عاشق کو بباعث لاغری و ضعف

۱ یعنی عشاق کی صورتین جو صورت خیالی صورت خیال مین یا خواب مین دیکہی مین خیال کی صورت دیکہنے فانوس خیالی اور فانوس ہو تا ہے... فانوس مین تصویرین ہر طرف ... کی تصویرین مین وہ دیکہیے ...

۲ مخروطی گاجر کی شکل کی چیز محسوس جو محسوس وہ شی جو حس مین آئی ہو جو محسوس معلوم ہو ۱۲

اوٹھنے چلنے کی طاقت نہی اور گرم و سرد جنگل کی ہوا ہلاک کر
لگی تو اسلیئے ہرنون نے اپنی نگاہ مین چھپالیا یا چھپا لیتے ہین
ہے کہ مین اسقدر لاغر ہو گیا ہون کہ ہرنون کی نگاہ مین چھپ
ہم نہ کہتے تھے برہم ہے یعنی پیچ کہائے ہوئے ہے یعنی غصہ مین
قلق بیقراری سے بے آرامی

## ردیف واو غزل ۴

**آسمان** اور آور وہ انسان یعنی اور طرحکا انسان خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ ہمکو آسمان اور طرحکا انسان بناتا جو خاک ہوتا مگر جب اس
ڈہب سے یعنی اسطرح کے انسان کے بنانے سے خاک مین ملانا تہا
اسلیئے اسی صورت کا انسان بنایا جو خاک مین ملجاتا ہے صحیح تقریر وہ انسان
بناتا ہمکو یہہ ایک محاورہ ہے جیسے کہا کرتے ہین کہ وہ کہان اور ہم کہان
یعنی اوس مین اور ہم مین کیا نسبت ہے یعنی آسمان جیسا کجرفتار اور کجرو
ہو او ہمین انسان اور اشرف المخلوقات بنائے یہہ اوسکی دشمنی سے جو ہم سے تہی
نہایت بعید ہے مگر اسلیئے بنایا کہ اسی ڈہب سے اپنی دشمنی کو پورا کرے
اور ہمین خاک مین ملائے اور چونکہ انسان کی پیدائش خاک سے ہے
اسلیئے یہہ کہنا کہ وہ خاک مین ملانا ہمکو عمدہ تلازمات سے ہے اور
نہایت پرلطف ہے **ذبح کیون** فتراک شکاربند یعنی تسمہ
جو زین کے پس و پیش لگاتے ہین ٹہنڈا ہونے سے یہہ مراد ہوتی
ہے کہ جانور کے ذبح کے بعد جو تڑپ کر جان نکلجاتی ہے مطلب ظاہر ہے
**باعث رشک** حسد۔ ڈاہ تجہہ بن دیکہے یعنی تجہکو بن دیکہے
مطلب یہہ ہوا کہ ہمکو جسنے دیکہا اوسکو غش پڑجاتی ہے حالانکہ

نہ انکو دیکھتے ہین اور محبوب کو نہین دیکھے ہین اون کو اسواسطے عشق
ہے کہ وہ خیال کرتے ہین کہ وہ کیسا محبوب حسین ومہ جبین ہوگا کہ جسکے فراق
وصال مین عاشق کا یہہ حال سراسر وبال ہی جب اس سبب اونکو عشق ہوتا ہی
تو اسلئے مین عاشق اپنے ہی عشق کی رشک یعنی حسد مین ہون اس لحاظ
سے کہ جنکو لوگ دیکھہ کر کیون عشق مین ہوتے ہین کیونکہ اسمین محبوب
کی محبت کی بو پائی جاتی ہے یہہ بات صحیح ہے کہ سوائے عاشق اگر کوئی
اور شخص سے محبت کا اشتیاق رکہی تو عاشق کو ناگوارا ہے بلکہ وہ عاشق
کا رقیب ہوا اگر کوئی تقریر کرے کہ محبوب کو عشق پڑتی ہی یہہ کوئی تقریر
نہین غلط فہمی ہوگی کیونکہ محبوب مستغنی مزاج ہے اوسکو کیون عشق ہوگا
نفس پہ یا جسم لئے مرتے ہین یعنی ہم عاشق اس بات کی غیرت اور حسد
کرتے ہین کہ محبوب نے ہمکو مارنا تہا یہہ مارے جانے کی تمنا جو ہمکو تہی
اوسکو یعنی غیر کو نصیب ہوئی ہے **وہی جنبش کس** یعنی محبوب کی
تلوار کی آب تیغ تیغ کی باڑ توسے کا یعنی چومنے کا تیغ کا چومنا زخم کہانے
سے مراد ہے انکا عادت حاصل یہہ کہ جب ہمکو محبوب کی تیغ کے زخم کہانیکی
عادت پڑی ہوئی ہے اسواسطے بعد قتل ہی میرے زخم ہلتے رہتے ہین
**ہم وہ ہین** ہم وہ ہین یعنی ہم ایسے ہین جون خورشید یعنی مانند سورج اور
سورج کا گرم رو ہونا یعنی تیز چلنا سایہ کے سوا ظاہر ہے کیونکہ جہان سورج
چلتا ہے وہان فقط دہوپ ہوتی ہے سایہ یعنی چہاون نہین ہوتی عاشق
کہتا ہے کہ مین بہی سورجکی طرح راہ وفا یعنی محبت مین گرم رو ہون جو سایہ
بہی میرے ہمراہ نہین یعنی اکیلا چلتا ہون **خال سرمہ کا** اپنا اختر سوختہ
یعنی اپنا طالع اور نصیب سوختہ یعنی اپنے خراب نصیب یہ **تو یون**

یہ تو یون مضطرب یعنی دل بہت مضطرب کہتا ہے کہ جب دل بہت
بیقرار ہے اور سینہ مین لاکھون چہید پڑ گئے ہین اس صورت مین اصلا
ہمکو دل کا سینہ مین رہنا نظر نہین آتا ہے ٹپکا عشرگان ٹپکنے کا ڈرتہا
اسکے یہ معنی ہین کہ ٹپکا قطرہ قطرہ چکیدن کا ترجمہ ہے یعنی اسکے چکیدن
کا ڈر تہا سو وہی حال ہوا خط توام کہتا ہے کہ اے لوگو ہماری گور
پر خط توام سے تاریخ وفات لکہنا کیونکہ ہمکو تا مرگ وصل کی تمنا رہی ہے
یہہ اسواسطے خط توامان کے لئے تمنا کی ہے کہ خط توامان دونون وتی
کو ملا کر پڑہا کرتے ہین اسیطرح صورت وصل کی امید ہے کون
غلطیدہ کو یعنی کوچہ محبوب سے دریافت کرتا ہے کہ کون تیرے
کوچہ کی خاک مین آج رات لیٹا تہا کہ مجہکو آج رات بستر مخمل پر خواب
نہ آئی خواب کا نہ آنا دو جہت سے ہے یا تو یہہ کہ محبوب کے کوچہ مین
سب کا ہی خستہ حال ہے یا بباعث رشک خواب نہ آیا کیونکہ عشق کے
باعث عاشق کے دل کو خبر ہوگئی کہ کوئی اور غیر شخص محبوب کے کوچہ
مین بفریاد و فغان کروٹین لیتا ہی جسکی آواز سے سوہان یعنی ریتی
وہ لوہے کا اوزار کہ جس سے لوہا گہستے ہین اور سوہان کے رونگٹے اوسکی
دانزانہ سلسلہ لوہے کا زنجیر جس سے قید کرتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے
کہ سوہان سے زنجیر کٹ جاتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ مجہکو محبت نے وہ
سلسلہ پایا کہ جسکی یعنی اوس سلسلہ کی آواز سے سوہان کے رونگٹے
خوف کے مارے کہڑے ہون خلاصہ یہہ کہ حالانکہ سوہان زنجیر کو گہسکر
کاٹ دینے والا ہے لیکن یہہ ہی اوسکی آواز سے ڈرتا ہے کاٹنے کا
کیا ذکر اوزنجیر کی آواز اوٹہنے بیٹہنے کے وقت نکلا کرتی ہے اک

ط خط توام و توامان اوسکو کہتے ہین کہ دو ورق کے صفحونکا غبار سیاہی سے مختلف نقش پر کہینچے ہین جب دونون صفحون کو آپسمین ملایا کرتے ہین تو

جو لکہا ہوا ہوتا ہے دونون کی صورت اوپر سے معلوم سفید تیجہ پر ہو جاتے ہیں

**حلاوت** حلاوت شیرینی ۔مٹہائی عداوت دشمنی اوس ظالم مراد محبوب میٹہا ہمکو یعنی ہمکو میٹہا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر **دیکہا آخر کو پہوٹ بہے** یعنی پہوٹ کر بہ گئے پہوٹ بہنا محاورہ مین رونے کو کہتے ہین یعنی جیسیکہ پہوڑے کا مواد نہایت جوش کے ساتہہ نکلا کرتا ہے اسیطرح میری آنکہون سے بہی آنسو جاری ہو گئے **ٹپکے ہے جائے عرق** پسینہ پیکان تیر کی بہال ہدف نشانہ جفا ظلم کہتا ہے کہ ہمکو تیر جفا کا کسنے یعنی کس ایسے ظالم نے تیر جفا کا نشانہ کیا ہے کہ جو تیر لگائے ہین سب کی بہال ہر بن مو مین رہ گئی ہے اسلئے بجائے عرق ہر بن مو سے پیکان ٹپکے ہے یعنی نکلے ہے **ہم سفر ہو نہ** ہم سفر جو سفر مین ساتہی ہو جادہ باریک رستہ جو جنگل مین پید لکے آنے جانے کے واسطے ہو خلاصہ یہہ کہ عاشق کا حال خوار وحشت ناک دیکہکر اوسکا ہم سفر کوئی نہوا فقط جادہ نے تا لب دریا پہنچا دیا جو عاشق دریائے عشق مین جا کودا اور عشق کی راہ مین عاشق کا کوئی شخص ہم سفر نہین ہوتا اور یہہ ظاہر ہے کہ راہ کے نشان سے انسان منزل پر پہونچ جاتا ہے **ہم وہ ہین** پنبہ مینا پنبہ مینا اسلئے کہا کہ پنبہ سے بوتل کا منہہ حفاظت کے لئے بند کیا کرتے ہین کہ بوتل خود بخود قلقل نہ کرے مطلب ظاہر **سنگ دل تین** سنگ دل مراد محبوب مطلب یہہ کہ محبوب کو کہتا ہے کہ اے سنگدل زندگی مین جو قلق بیقراری بے آرامی گذری اوسکا کچہہ شکوہ شکایت نہین مگر بعد مرگ تین دن تک گور مین بہی بہت بہاری ہے کیونکہ سیوم والے روز تیرے آنیکا ضرور دہڑکا لگا ہوا ہے کہ دیکہئے آئے یا نہ آئے

تو ہنسی سے مرتے ہین مراد کہ محبت اور عشق رکھتے ہین مطلب
یہہ ہے کہ محبوب کو کہتا ہے کہ تو بطور ہنسی اور شعبدہ بازی کے یہہ نہ کہہ کہ
ہم بھی تیرے پر مرتے ہین یعنی ہمکو بھی تجھہ عاشق کی طرف محبت کا
خیال ہے اسلیئے نہ کہہ کہ ہمکو ہمارا رشک ضرور مار ہی ڈالیگا رشک
اسواسطے کہ اطلاق الفاظ عشق و محبت محض عاشق کی طرف نسبت
کرنا چاہیئے سوائے عاشق اور کوئی مستحق نہین پہرتے ہی کا مطلب
یہہ کہ جسوقت میری آنکھہ آپ کے دیکھنے سے دوسری طرف پہری
اوسیوقت میرے گلے پر خنجر پہیر دو گے کیونکہ ہمکو آپ کا ایسا معلوم ہو
چکا ہے یا یہہ تقریر کرو کہ آنکھہ کے پہرتے ہی یعنی محبوب کی آنکھہ کے
غمزہ اور کرشمہ کرنے سے گلے پر خنجر پہیر یگی اور یہہ بھی ہو سکتا ہے
یعنی آنکھہ کا پہرنا یعنی محبوب کی عدم توجہ سے مراد ہے مثلا مشہور ہے
کہ فلان شخص نے آنکھہ پہیر لی یا بدل لی ہے گرمی تپ سے
خجالت سے پسینہ آنا اسواسطے کہ یہہ حرف آتا ہے کہ سوز درون
کو ضبط نہ کر سکا حسرت آتی ہے تار خارا تار جو لوہے تانبے سونے چاندی کی
بناتے ہین - اور تاگا - نخ اور مجازا بال کو بھی کہتے ہین چنانچہ تار
زلف و گیسو - تار ریشم - تار سبحہ - تار شمع - تار مسطر - تار گوہر تار نقاب
تار پیرہن - تار کفن - تار ساز چنانچہ چنگ و طنبور - قانون اور سوا
اسکے ایسا ہی تار گریبان یعنی گریبان مین جو تاگے ہین رگ خارا رگ
ترجمہ عرق جو کسرے سے ہے خارا سخت پتہر رگ خارا جو پتہر مین
ایک باریک خط ہوتا ہے مطلب یہہ ہے کہ عاشق افسوس کہتا ہے
کہ اے خواری وحشت کہ ہمکو یعنی ہمارے لیئے گریبان کا تار ضعف

۵ آپکے یعنی محبوب کے آپکا یعنی محبوب کا ۱۱
۶ عرق آنا ہے یعنی عیب لگتا ہے ۱۲
۱۳ وحشت آدمیون سے نفرت جیسے

[illegible]

بدلی کے باعث بمنزلہ رگ سنگ خارا ہو گیا ہے یعنی چنانچہ پتھر مین سنگ کی
رگ دھنسی ہوئی ہوتی ہے ایسا ہی میرے بدن مین گریبان کے
تاگے بدن مین دھنسے ہوئے ہین ظاہر ہے کہ بھاری اور تیز چیز لکڑی
مین دھس جاتی ہے جیسے میخ مٹی لکڑی وغیرہ مین دھس جایا کرتی ہے
خلاصہ مطلب یہہ کہ وہ کہ اے خواری وحشت افسوس ہے کہ تو نے
صحرا نوردی اور ہرزہ گردی کے سبب ہمین ایسا ضعیف اور ناتوان
کر دیا کہ گریبان کا تار پتھر کی رگ جیسا بوجھل ہو گیا یعنی جیسے پتھر کی
رگ ہل نہین سکتی اسی طرح تار گریبان ہلایا نہین جاتا اگر کوئی اس
طرح تار کو بھاری سمجھے یہی تقریر کرے دونون تقریر درست ہین
کھانے پینے مطلب یہہ کہ اگر معشوق کے سوا یعنی معشوق کی
علیحدگی مین کھانے پینے کی قسم کھائی نہ ہوتی تو ہمکو زہر کا کھانا اسی
طرح سے گوارا ہے نہ اوٹھے تقدیر شعر ہم وہ مست ہین کہ جبتک
ہمکو لب مینا قسم نہ کے تو شور قیامت سے بھی نہ اوٹھین خلاصہ
یہہ کہ سواے آواز شراب کے اوٹھہ نہین سکتے ہین۔ اسکی تصدیق یہ ہے
چو خیزد مبتلا خیزد چو میرد مبتلا میرد ہم تبرک ہین تقدیر شعر جب
اے مجنون ہم تبرک ہین تو اسلئے بس اب ہماری زیارت کرلے اور
تبرک اس دلیل سے ہون کہ ہمکو پا کا آبلہ سر پہ اوٹھائے لئے پھرتا ہے
یہہ بات ظاہر ہے کہ آبلہ یعنی پھپولا پیر کے نیچے ہوتا ہے اس لحاظ سے
گویا کہ آبلے نے عاشق کو تبرک طور سر پہ اوٹھایا ہوا ہے اور یہہ بات
بھی ظاہر ہے کہ جو زیارت ہوتی ہے اوسکو سر پہ اوٹھا کر زیارت کرانے کے
لئے لیجایا کرتے ہین اس شعر مین عاشق نے مجنون پر اپنا شرف ترتیب بیان

کیا ہے اور اسمین یہہ بھی ایما ہے کہ آبلہ بس نازک ہوتا ہے اس لحاظ
سے سمجھو کہ عاشق بہت ہی ضعیف ہوگیا ہے کہ جسکو آبلہ اوٹھانے
پہرتا ہے **وصل کا اوسکے** کیا کیا مراد بہت یا کبھی طرح کے **واہ**
**قسام** واہ بمعنی خوب اسکا استعمال محل تحسین مین ہے اور مقام تعجب
مین بھی چنانچہ یہان قسام بانٹنے والا بخشش کرنیوالا قسام ازل[۵۱] جنے
حصہ اور رنجرہ سب خلقت کا حسب مراتب ازل مین مقرر کردیا ہے
اور اسجگہ لفظ صدقہ کا بھی بطور تعجب اور افسوس کے واقع ہے قسمت
حصہ بٹا ہوا اوسے مراد محبوب مطلب ظاہر **دل مین نشتر** تقدیر شعر
جو ہمکو مدت سے کہٹکا[۵۲] تہا وہی پیش آیا کیونکہ نشتر نگہ یار کا دلمین آ ہی
کہٹکا ہے **رہی ہر طرح** صیدی بیائے معروف شکاری صید
**ہی مین** یعنی شکار کرنیمین صلح بہی ٹہری یعنی چہوڑ دینے کی ٹہری پہڑکا
پہڑکنا جالی مین پہنسنے کے وقت جانور کا طپیدن یعنی بیقرار ہونا اور کشتہ
اور ذبح کئے ہوئے کو جو حالت بیقراری یعنی تڑپنے کی لاحق ہوتی ہے
اوسکو بھی کہتے ہین یہان پہڑکانے سے مراد ایذا دے کر چہوڑ دینے
سے ہے خلاصہ یہہ کہ شکار کرنے مین ذبح تو کرتے ہی ہین اگر ذبح
نکرنے کا خیال ہو یعنی صلح کی ٹہری تو اس صورت مین بھی پہڑکا کر ہی
چہوڑتا ہے **ذوق بازیچہ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اس دنیا
مین عموما لوگ منزل عشق سے بے خبر ہین ان کی عقل لڑکون کی
سی ہے اور ہم عشاق کو ضرورتا ان سے بود و باش کرنا پڑا ہے
گویا ہم لڑکون سے کہیل رہے ہین جو بڑی عمر والے کو لڑکون
سے کہیلنا عیب ہے

[۵۱] ازل کہ جسکا شروع نہو چنانچہ ابد کہ جسکا انتہا نہو یہہ باری تعالی کی ذات والاصفات ہے ۱۲

[۵۲] کہٹکا [illegible] ہر اس ۔ خوف [illegible] فکر ۔ تامل اور اوس [illegible] خفی کے معنی [illegible] اور [illegible] کے سوا

[illegible] تقدیر [illegible] ازل [illegible] ور [illegible] بہیر [illegible] معنی [illegible]

## ردیف واو غزل ۳

رند خراب چھیڑ چھیڑنا کسیکو بے وجہ رنج کرنا اسلئے کہ شور کرے نبیڑنا یعنی باقی نہ رکھنا اپنی نبیڑ تو یعنی اپنے عمل کامل کرنا حسن ندے ادھیڑ اور ادھیڑنا چیز کو چیز سے کھولدینا یعنی الگ الگ کردینا عمر رواں کا ایڑ ایڑی کی عربی عقب اور فارسی پاشنہ ہے ایڑ کرنا اور لگانا گھوڑے کو ایڑی کے اشارہ سے ہانکنا اور چلانا خلاصہ یہہ کہ جب دنیا سے عمر کا گھوڑا عدم کے میدان مین پویہ مین ہے اسلئے چاہئے کہ انسان اعمال حسنہ سے عمر کے گھوڑے پر سوار ہوکر منزل عاقبت خیر مین ڈیرا کرے اور یہہ بھی تقریر ہے کہ تجھکو عمر رواں جیسا چالاک گھوڑا اسلئے خدانے دیا ہے کہ یہاں سے جلدی بھاگکر عدم کو چلا جاے یعنی دنیا مین دل نہ لگاے اے زاہد تیر آپ کو نہ بنا یعنی آپ کو فریب بوڑھا نہ بنا ادھیڑ کے معنی میانہ سال یعنی ابھی تو بوڑھا نہین ہے دو رنگ وہ کہ جسکا ظاہر و باطن ایک سانہ ہو یعنی ریاکار اس صید لتھیڑ لتھیڑنا نجاست سے آلودہ کرنا خون بھی نجاست ہے جو سوئی بھیڑ سوئی در خواب شدہ کا ترجمہ ہے بھیڑ بمعنی انبوہ اور محاورہ مین سوئی بھیڑ کو جگانا فتنہ خوابیدہ کو بیدا کرنا ہی غوغا شور غل کہتا ہے کہ جو شخص بفایدہ فتنہ پردازیان کرتا ہے ایسے شخص سے معاملہ رکھنا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص سے کہ یہہ ایذا رسان سگ دنیا ہے یعنی اپنی آبرو سائی اور دوسرون کو دکھہ دیتا ہے ایسے آدمیون سے اپنے گھر کا دروازہ بھیڑ لینا چاہیے یعنی دروازہ کو بند کرکے ایسے آدمی کو اندر آنے ندے مر جائیگا جو جال کا پیڑ اسلئے کہ عشق کی تاثیر سے یہہ درخت پیدا

ہوگا اور لوگون کو معلوم ہوگا کہ یہان گرفتار دام زلف کا مردہ مدفون ہے کہ اسجگہ جال کا پیڑ لگا ہے واضح ہو کہ جال ایک قسم کا درخت ہے یہہ تنگنا سے تنگنا تنگ کوچہ۔ گلی کہ جسمین گذر مشکل سے ہو منزل فراغ عیش کی جگہ سوکیڑ سوکیڑنا پاؤن پہیلانے کی ضد ہے دنیا مین پاؤن پہیلانا یہہ کہ دنیا کی حرص مین پڑکر ایسا غافل ہونا کہ مرنا ہی نہین اور ہمیشہ عیش و عشرت سے با فراغت گذرے گی جب ایسا نہین تو پاؤن کو سوکیڑنا یعنی اکٹھے کرنا یعنی حرص و ہوا کو چہوڑ دینا بہتر ہے آوارگی و تقدیر اسے ذوق کوئی صحبت کی آوارگی سے ہاتہہ اوٹہا کیونکہ تو یہہ کہیڑ اوٹہا نہ سکیگا ہاتہہ اوٹہانا ترک کرنا اور چہوڑ دینے سے مراد کہ کہیڑ یعنی جہگڑا۔ جنجال یعنی تو جہگڑا اوٹہا نہین سکتا

## ردیف واو غزل ۴

موت ہی سے موت سے اسواسطے کہ اور مصائب سے چہوٹ کر ایک جگہ پڑے رہین گے اور غسل بہت غسل صحت ہے یعنی مرنیکے بعد جو غسال غسل دیگا یہ غسل صحت ہوگا یعنی گویا بیماری سے صحت پاکر غسل صحت کیا ہے واقعی بات ہے کہ جب مرگیا پہر بیماری کہان کیونکہ بیماری زندہ کو ہوتی ہے ہو تو ہو آباد خراب آباد یعنی جو ویرانہ مین آباد ہو غارت ہو عشق کا دنیا سے غارت ہونا یہہ کہ بعد مرگ عشق باقی نہ رہے تقدیر شعر عاشق سوال کرتا ہے کہ یہہ خراب آباد دل آباد ہو تو کیونکر ہو مخاطب جواب مین کہتا ہے کہ اگر عشق غارتگر دنیا سے غارت ہو تو آباد ہو یا خود عاشق سائل اور مخاطب ہے اصل خلاصہ یہہ کہ دل تو جہی خوش ہوگا کہ عشق نیست و نابود ہو جائے اور یہہ ممکن نہین اسلئے

ف خراب ویران کرنا۔ ویران بیابان سنسان۔ قفر۔ ویرانہ غارت لوٹنا۔ لوٹ۔ مال لوٹنا۔ غارتگر لوٹنے والا۔ غارت ہو یعنی نیست و نابود ہو ۱۲

دلکا آباد ہونا بہی مشکل ہے کہتے ہین **شورِ صفیر** آواز اسجگہ اوس آواز سے مراد ہے جو حالت خواب مین گلے سے نکلتی ہے کہ جسکو خرّاٹے کہتے ہین یہہ حالت اکثر خواب مین لاحق ہوتی ہے مطلب ظاہر کر پڑے ہے گر پڑے ہے می افتد کا ترجمہ ہے پروانہ سا کرم ضعیف سا کلمۂ تشبیہ یعنی پروانہ جیسا کرم ضعیف یعنی پروانہ او ر آدمی سے کیا نہو یعنی آدمی سے کیا کچھہ نہین ہو سکتا یعنی سب کچھہ ہو سکتا ہے پس آگ مین جلنا کچھہ بڑی بات نہین لیکن آدمی مین محبت یعنی عشق ہو تو ہو سکتا ہے **انتظار یار مین** چشم کا سفید ہونا اندہے ہونے سے مراد ہے مردمک آنکھہ کی پتلی مطلب یہہ کہ جو آنکھہ یار کی انتظار مین سفید ہو جاوے پہر اوسمین مردمک کا ہونا کہان ممکن ہو اگر ہو تو داغ حسرت کا ہوگا داغ حسرت مراد وہ سفید خال ہے جو آنکھہ مین پڑ جاتا ہے اوسکے پڑنے سے آنکھہ کی پتلی کی بصارت نہین رہتی ہے **آدمیت سے ہے** آدمیت انسانیت۔ خلق نیک ہونا خلاصہ یہہ کہ آدمی کا بلند رتبہ انسانیت اور خلق سے ہے پس بطریق دعا اور نصیحت کے کہتا ہے کہ یہہ انسان پست ہمت نہو گو پست قامت ہو تو ہو **آج اک پگڑی** دستار فضیلت اوسکو کہتے ہین جو بعد تحصیل علم ملا کرتی ہے

## ردیف واو غزل ۵

**تمنا نہین ہے** کہتا ہے کہ میری تمنا نہین ہے کہ امداد دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مزد قلق ہو یعنی میری یہہ تمنا نہین کہ مجھے تپش کا بدلہ ملے یا قلق کی مزدوری ملے لیکن اے قاتل اگر دل کی امداد

دینا چاہتے ہو تو یہی میرے دل کا حق ہے کہ یہہ بسمل تیرے پاؤن پر جان تحق ہو کر **و دونون** دونون آنکھون طبقے واضح ہو کہ آنکھہ کے سات طبقے ہین یعنی پردے اونکا یہہ نام ہی ملتحمہ قرنیہ عنبیہ عنکبوتیہ شبکیہ مشیمیہ صلبیہ اور ہر دو آنکہہ کے طبقے چودہ ہوئے پس کہتا ہے کہ اے محبوب تم رشک مہ چاردہ ہو یعنی چودھوین رات کے چاند کو غیرت دلانے اور شرمندہ کرنے والے ہو یعنی تمہارے حسن کے سامنے ایسا چاند شرمندہ ہے پس جب اے محبوب مینے سنا کہ تم اپنے نور کے ایک جلوہ سے چودہ طبق منور کرتے ہو تو یہہ میری دونون آنکہون کے طبقے روشن کردو یہہ **کشتون کا مانگ** اوسکو کہتے ہین جو عورتین بالونکو سجصہ مساوی سر کے دونون طرف چھوڑ کر سفید سیدہا خط نکالتی ہین اوسکو فارسی مین فرق کہتے ہین اکثر مرد بہی مانگ نکالتے ہین تیرہ بخت بدنصیب بدقسمت کہتا ہی کہ جب کوئی اون تیرہ بختون یعنی ہم عاشقون کے مرقد پر سنگ موسی کا تعویذ رکھدے تو کہتے ہی وہ پتھر شق ہو جائے اس شق ہونیسے اوس مانگ کی کشتون کا یہان یہہ پتہ ہے کہ یہہ جو پتھر شق ہو گیا ہی معلوم ہوا کہ کسی محبوب کی مانگ کا کشتہ ہی میری زندگی تھی اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے ستمگر یعنی اے محبوب مسیحا دم تو نے مجھکو یون سمجھکر ٹھکرا یا تھا کہ عاشق مین اگر سد رمق ہو تو جان نکل جائے مگر یہی میری زندگی باقی تھی کہ تیری ٹھوکر مسیحائی کر گئی یعنی زندگی تھو کر لغزش پا کو کہتے ہین اور پشت پا او سر پا کو کسی چیز پر مارنے کو کہتے ہین اسجگہ یہی مراد ہے سد رمق سد دیوار رمق بقیہ جان۔ تہوڑی سی جان سد رمق یعنی تھوڑی جان جو رہ گئی ہوئی ہو کیونکہ سد کے معنی مجازا روک کے ہین

چودہ طبق یعنی سات زمین اور سات آسمان طبق مراد طبقہ ایعنی درجہ بے جیسے زمین و آسمان کے درجہ نیچے اوپر ہین اور چشم کے طبقے کی تشریح علم طب مین دیکھو

نہین سیاہی یعنی بدنصیب مرقد قبر سنگ موسی ایک سیاہ پتھر ہے جو تعویذ و کنار نیچے بنتا ہی روسکا تعویذ بنا ہے کشتہ شہید یعنی مانگ کا

کیونکہ دیوار روک کے واسطے ہوتی ہی زندہ کر گئی کیونکہ یہہ مسیحادم
ہونیکی تاثیر تہی **اگر رشک گلشن** تقدیر شعر اگر مجھسے رشک گلشن
یعنی محبوب باہم ہو یعنی گلشن مین میرے ساتھہ ہو تو گلشن مین یہہ مستی
کا عالم ہو ... ے کہ مجھکو غنچون کا چٹکنا آواز ضیغم ہو اور چمن وادی
لق ودق ہو خلاصہ یہہ کہ باوجودیکہ گلشن فرحت افزا اور سیرگاہ ناظرین
ہے بن محبوب ایک دشت خطرناک ہی رشک گلشن ہو یعنی محبوب ہو اگر
**زخم سینہ سے پہاہا** خورشید کو تپ سی چڑہاؤن یعنی میرے زخم کی
سوزش سے خورشید محشر کو تپ چڑہ جائے ایسا ہی میرے داغ دل
کے سینہ کے دیکھنے سے صبح قیامت کا سنہ دم مین فق ہوسی کلمہ تشبیہ
یہہ **بحر و قوافی** مغلق دروازہ بند کیا ہوا اور کلام کہ جسکے معنی مشکل
ہون تعقید پوشیدہ بات کہنا چنانکہ بخوبی معلوم نہو اور گرہ لگانا علم
معانی کی اصطلاح مین لفظونکا آگے پیچھے کرنا وزن شعر کی رعایت کے
واسطے اور تعقید دو قسم ہے معنوی اور لفظی معنوی وہ ہی جو کلام کا مطلب
اور معنی کا مقصود ظاہراً دلالت نہ کرے کیونکہ اسمین لغوی معنونسے
مقصودی معنی مراد ہوتے ہین اور لوازم بعیدہ اور قرینہ لفظی ہی
منتفی ہوتا ہی اور لفظی وہ ہے کہ کلام کی دلالت ظاہراً مقصودی معنی پر بباعث
تقدیم او رتاخیر الفاظون کے ہو یا بباعث حذف الفاظ اور مثل اسکی
جو اوسکا معنی سمجہنا دشوار ہوتا ہی ادق بہت باریک بہت مشکل
قوافی جمع قافیہ بحر شعر کا وزن

## ردیف واو غزل ۶

جس ہاتھہ مین خاتم لعل وہ انگوٹھی کہ جسمین لعل کا نگینہ جڑا ہوا ہو

[illegible] ۲ نیستان (?) شیر ... والا شیر
... آواز
چٹکنا یعنی ... وقت
... آواز ...
... زمین ہموار
لق ودق زمین بیابان

اور نسخہ کہ جسمین
... اور درخت
ہون ۱۲ ... فق ہو
... رنگ اور ... یعنی
زرد ہونا ۱۲

اوس مین زلف سرکش یعنی جس ہاتہہ مین انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اگر اوس
ہاتہہ سے زلف کو پکڑا ہو تو زلف مشابہ دست حضرت موسیٰؑ بجائے
کہ جس ہاتہہ مین اخگر آتش تہا اخگر آتش اوس معجزہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے مراد ہے کہ جب آپ جیب کی راہ بغل مین ہاتہہ
لیجاکر منکران پر ظاہر کرتے تھے تو ہاتہہ مبارک مین ایسی نورانی
روشنی درخشان ہوئی تہی کہ آفتاب کی روشنی اوسکے مقابل مثل
چراغ روز روشن دکہلائی دیتی تہی اس شعر مین زلف کو ہاتہہ سے تعبیر
کیا ہے اور لعل کو روشنی ید بیضا جو حضرت موسیٰؑ کے معجزہ کا نام ہے
ید کے معنی ہاتہہ اور بیضا کے معنی روشن اور بیضا کے معنی آفتاب کے
بہی ہین مگر یہان روشن سے مراد ہے اے قاتل حلق جیب
یعنی گریبان کا بہی منہ ہوتا ہے اور غور کا بہی مطلب ظاہر ہو تیرا
سیہ رو اس شعر مین باختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح ہے اول
وہ کہینچون آہ الخ دوسرا کیون کہینچون آہ الخ پہلے نسخہ کے مطابق تقدیر
شعر یہہ ہے کہ اے صبح ہجران اگر مجہہ سے مہوش رخصت ہو جائے
تو تیرا روسیاہ ہو یعنی تو بہی سفید رو نہ ہے گی کیونکہ مین ایسی آہ کہینچونگا
کہ خورشید بہی زیر دود آہ پنہان ہو جائے اور دوسری طرح یہہ تعبیر
ہے کہ اے صبح ہجران تیرا منہ کالا اسلئے ہو کہ مجہپر یہہ حادثہ نازل
ہوا کہ میرا یار رخصت ہو جائے تو سفید رو ہی رہے بلکہ تیرا روسیاہی
ہو جائے تو بہتر ہے اور دوسرے مصرع کا مطلب یہہ کہ مین آہ کیون
کہینچون کہ جس سے سورج بہی دہوئین کے نیچے دب جائے یعنی تیرے
روسیاہ ہونیکی دعا کرتا ہون اور آہ نہین کہینچتا لب پر شراب ناز

سلہ صبح ہجران رسوا پہلے کہا کہ صبح کے وقت یہان

غیر رخصت ہونے سے

تقدیر شعر اے محبوب تو ساغر چشم کافر کو لبریز شراب ناز دکھاتا الی مصرع
مین تاے عاشق ہے یعنی کیونکہ ملوث آلودہ صوفی دم کش جو حبس دم
کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ زاہد جو عشق سے پرہیز کرتا ہی عشق مین مبتلا ہو جاے
اور صوفی جو نشہ سے پرہیز کرتا ہی وہ میکش ہو تم وہ وہ وہ وہ کلمہ افسوس
کا ہے محل افسوس مین کہتے ہین یہ محل تحسین مین بھی آتی ہین یہان مراد اول ہے لیکن برش کا شعشع کلمہ
تعریف و تحسین مین بولتے ہین تقدیر شعر تم میرے زخم دل پر دکھلانے کو یعنی
بظاہر وہ کرتے ہو لیکن اپنے دل مین برش تیغ ناز سے عشعش کرتے ہو
خلاصہ یہہ کہ ظاہر مین میرے خوش کرنیکے لیے وہ وہ کرتے ہو کہ دل کو
زخم پہونچا لیکن اپنے دل مین اپنی تیغ ناز کی برش کی تعریف کرتے
ہو کہ کیا خوب زخمی کیا ہی **دل نخل** تقدیر شعر جب دل چشم کافر سے
چھپ کر جون حضرت زکریا قد کے نخل مین ہے تو اب جنبش بروگ ارہ
زیر کشاکش کیون نہو مختصر قصہ حضرت زکریا علیہ السلام کا یہہ ہے کہ کفار کے
خوف سے دولت خانہ نبوت سے باہر تشریف لیگئے درخت کو حکم کیا
اوسمین شگاف ہوگیا آپ درخت مین آگئے قضا کا پیرہن کا کنارہ درخت
کے باہر رہگیا اسکے نشان سے کفار کو معلوم ہوا کافرون نے اوس درخت
کو ارہ سے چروادیا آپ بھی اوس درخت کے ساتھہ چرکر شہید ہوے
عاشق کہتا ہی کہ چنانچہ حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ السلام درخت مین چھپ کر
اور آپ پر ارہ چلا اسیطرح میرا دل کافر سے یعنی محبوب کی چشم سے ڈر کر قد
کے درخت مین چھپا اسواسطے جنبش بروگ ارہ سے زیر کشاکش ہے
یعنی دل کے درخت پر ارہ کشاکش ہی یعنی مصیبتون کا ارہ چل رہا ہے کہ
جس سے بچاو متصور نہین ہم صورتی کی جہت سی ارہ او بر و مین شباہت تام ہے

**لبیک و اذان** لبیک اس لفظ مبارک کا عرب مقدس مین اسطرح استعمال ہے کہ جب کوئی کسیکو یون بلاتا ہی کہ یا شیخ اوسکے جواب مین لبیک کہتے ہین اسکے یہہ معنی ہین کہ مین آپ کی خدمت مین کئی دفعہ حاضر ہون آذان جو نماز کے واسطے پڑہتے ہین ناقوس سنکہہ جو پوجا کے وقت ہندو بجاتے ہین جرس گہنٹہ۔ زنگلہ کی آواز خندہ قلقل پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت جو بوتل سے آواز نکلتی ہی نالہ نے بانسری کی آواز کہتا ہی کہ ان آوازون مین سے جو دلکش آواز ہو وہی پسند ہے خصوصیت کا لحاظ نہین **ہین تیرے گھر کے** تقدیر شعر اے محبوب تیرے ہین عاشق کے گھر کی آرایش دشمن جان ہوجاتی ہے دشمن جان کا ہونا اسطرح ہے کہ طاق کا محراب کمان بنجاتا ہی اور نرگس کا دستہ ترکش ہوجاتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ جب گھر کمان و ترکش ہوگیا تو اوسکے تیرون سے کیونکر بچاؤ ہوگا **گر کلک آہ** کلک آہ یعنی آہ کی قلم پیرون مین یعنی اوس قلم سے لکہون دود دل یعنی دلکی سیاہی دل کی یا باعتبار بخار یا جو ایک نقطہ دل مین ہے جسکا نام سویدا ہی اس سے مراد ہی خلاصہ یہہ کہ اگر قلم آہ کو حرکت دون تو دل کی سیاہی سے پہر یعنی اسکے بعد یہہ حال ہو کہ ماہ منور کا صفحہ مانند سینہ باز منقش ہوجائے یعنی دود آہ کی تاثیر چاند پر ہوکر چاند ہی سیاہ ہوجائے **جب ضعف سے** طنز ناز۔ سخریہ۔ رمز کی بات کہنا۔ طعنہ غش ہو یعنی بموجب محاورہ بہت غش مین ہو خلاصہ مطلب یہہ کہ جب مجھکو ضعف سے غش آیا تو محبوب نے طعنہ سے کہا کہ یہہ جو تم بہت غش مین ہو اس سے معلوم ہوا کہ مرنے پر مستعد ہو اور یہہ بات عاشق کے

مخالف ہے کیونکہ مصائب سے بچنے کے واسطے مرنا چاہتے ہو ایک
خون جذب کھینچنا کشش کرنا ایک خون کا دریا یعنی عاشقون کے
خون کا دریا مطلب ظاہر اس بحر مین خلیل و اخفش علم صرف
ونحو کے امام ہوئے ہین باعتبار وزن وغیرہ کے کلمات عربیہ اور قواعد
کی صحت وغلط بیان کرتے ہین

## ردیف واو غزل ۷

دن کٹتا جائے کٹتا جائے یہہ جائے صیغہ جمع متکلم فعل مضارع ہے
مطلب یہہ کہ دن کٹ جاتا ہی یعنی تمام ہوجاتا ہی رات کدہر کاٹنے کو
یعنی رات مشکل سے کٹتی ہی علاوہ اسکے یہہ بہت مشکل ہی کہ جب سے تو آئے
محبوب میرے پاس نہین گہر کاٹنے کو دوڑے ہے گہر کا کاٹنا ہی کہ بہت
برا معلوم ہوتا ہی اپنے عاشق کو یعنی اپنے عاشق کے واسطے ہیرے کی
کنی نہ کہلائے یعنی کہا نیکو نہ دو کیونکہ عاشق کے آنسو ہیرے سے بہی
جگر کاٹنے مین زیادہ کافی ہین یہان کاٹنے سے مراد ٹکڑے کرنے سے
ہے جیسا کہ چاقو چہری سے گوشت کاٹتے ہین جگر کاٹنا یعنی جگر کا خون
ہوکر آنکہون سے اشک ہوکر باہر آنا

## ردیف واو غزل ۸

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو یعنی نیک او سے بجا سمجھو یعنی او سے نیک سمجھو مطلب
یہہ کہ جس آدمی کو عالم یعنی جہان کے لوگ نیک کہین اوس آدمی کو
نیک سمجھو کیونکہ خلق کی زبان کو خدا کا نقارہ سمجھو خدا کا نقارا یہہ کہ
خداوند تعالی خلقت کے دل مین ڈالدیتے ہین لوگ اوس آدمی
کو نیک کہنے لگتے ہین واضح ہو کہ یہہ مضمون حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہی ہے اور یہہ بھی تقریر ہے کہ جس بات کو سب جہان درست
کہے اوسکو بجا سمجھنا چاہیے نفس کی آمد و شد نفس کی آمد و شد
یعنی سانس کا نیچے اوپر کا آنا جانا چنانچہ انسان اپنی زندگی میں رات
دن سانس بھرتا رہتا ہے کہتا ہے کہ اسطرح سانس کا آنا جانا گویا اہل
حیات کی نماز ہے اگر اس آمد و شد سانس میں خدا سے غافل رہجاتا
تو اسے غافلو اس غفلت کو قضا سمجھو واضح ہو کہ اگر پانچ وقتی نماز میں
سے کوئی نماز رہجائے یعنی نمازی نہ پڑھے یا روزہ دن میں سے روزہ
رہجائے تو اوسکو قضا کہتے ہیں پھر اس نماز روزہ کو قضائی نیت کر کے
پڑھتے ہیں اور اس شعر کا مطلب اس شعر کے مطلب سے کھلتا ہے کہ
شراب شوق او خوردن حلالے + دمے بے یاد او بودن حرامے +
لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو
لئے گھر سے چلے شہر کے دروازہ پر ایک بلی دوسری سے کہتی ہے
کہ بایزید نے وفات پائی وہ بزرگ مایوس ہو کر واپس چلے پھر سوچا کہ
جنازہ پڑھ جاوں جب درِ دولت ولایت پر پہنچے تو حضرت بایزید کو زندہ
پایا حیران ہو کر بلیوں کا حال بیان کیا حضرت بایزید نے فرمایا کہ
بلیوں کی گفتگو راست تھی کیونکہ ہم اوس وقت ایک دم یاد خدا سے
غافل ہو گئے تھے اسلئے عالم بالا میں ہماری مرگ کا آوازہ ہوا اوسکے سبب سے
بلیوں نے ایسا کہا کہ بایزید وفات پا گئے پس اس حکایت سے معلوم
ہوا کہ خدا کی یاد سے ایک دم بھی غافل ہونا سالکان یزدانی کے
نزدیک حرام بلکہ مرگ ہی ہے لہذا شعر ذوق میں قضا کے معنی مرگ کے
اور اہل حیات انہیں بزرگوں سے مراد ہے اور لکھا ہے کہ حضرت

بایزید سوائے نماز فرض ہر روز دو ہزار نفل پڑہتے تھے پڑے
کتاب روضۃ الصفا کتاب کا نام ہے ہنسے جو وہ دیوار قہقہا
معلوم ہو کہ کسی سرحد زمین پر ایک دیوار ہے اوسکا نام دیوار قہقہا
ہے اگر کوئی شخص اوسپر چڑہکر اودہر دیوار کے دیکہے تو اوسکو بے
اختیار ہنسنا شروع ہوجاتا ہے واللہ اعلم پس دیوار گیا قدرت
ہے مشہور ہے کہ حضرت جلال الدین بخاری یعنی فضیلت و حقیقت
و معرفت مآب حضرت مخدوم الانام مخدوم جہانیان جہان گشت
قدس سرہ العزیز نے اوس دیوار پہ چڑہکر دیکہا تو آپ بدستور قایم مزاج
رہے لوگون نے حال دریافت کیا فرمایا کہ ہمپر سدا ایسا حال منکشف
ہے اسکے سوا اور کچہہ ارشاد نہوا مطلب یہہ ہے کہ وہ جو یعنی جب محبوب
میرے رونے پہ ہنسے تو تم میری مژگان کو صف مژگان نہ سمجہو بلکہ
اسے دیوار قہقہا سمجہو عاشق کہتا ہے کہ جیسے دیوار قہقہا پر ہنسی آتی ہے
ایسی ہی میری مژگان مین تاثیر ہے جو محبوب نے دیکہکر ہنسدیا ہے
اور مژگان کی دیوار سے تشبیہ باعتبار ہمواری کے ہے جو برابر کہڑی ہیں

## ردیف واو غزل ۹

اثر ہے وہ وحشت آدمیون سے نفرت اور گریز چنانچہ جنگلی جانور
وغیرہ مین ہے مضطر بیقرار بے آرام نگین کا گہر وہ جگہ جو حلقہ انگشتری
مین نگینہ جڑا ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ نگین اپنے گہر سے تڑپ کر نکلجائے
یعنی وہ نگین اپنے گہر سے نکل جائے ترا مجنون تفتہ سوختہ۔
جلا ہوا۔ عاشق آتش قدم یعنی تیز قدم خار مژگان سمندر یعنی سمندر کی
مژگان کا خار بچائے حق تعالے رند آزاد۔ بیخوف بیباق

بے شرع ۔ سید مراد حضرت امام حسین ۔ خون کبوتر یعنی جیسے کبوتر وغیرہ
جانور کو ادنی سمجہکر مار دیتے ہین اسجگہ کبوتر کا لفظ اسلیئے بیان کیا ہے کہ
کبوتر حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون مین روکر لیٹکر خون مین
رنگین ہوگیا تہا اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک یہودی کی لڑکی بیمار ہوگئی تہی
اوسکی آنکہین اندہی ہوگئین اور ہاتہہ پاؤن بیکار ہوگئے اوسکے والد کا
شہر کے باہر ایک باغ تہا تبدیل ہوا کے ئیے لڑکی کو باغ مین لیگیا باپ بہی
اوسکے پاس رہتا تہا ایک روز بضرورت شہر مین گیا کسی سبب سے رات
بہر شہر مین رہنے کا اتفاق پڑا وہ لڑکی صبح کے وقت تنہائی کے باعث
رو رہی تہی کیا سنتی ہے کہ ایک درخت پر ایک جانور کے رونے کی آواز آتی
ہے وہ لڑکی جسطرح ہوسکا اوس درخت کے نیچے گئی حالانکہ اندہی تہی اوسنے
سر اوٹہاکر درخت کی طرف دیکہا اتفاقاً گرم خون کا قطرہ اوسکی آنکہہ مین
پڑا اوسیوقت آنکہہ روشن ہوگئی اوسکو ایک جانور نظر پڑا کہ اوس سے خون
ٹپکتا ہے جو قطرہ گرتا تہا اپنی دوسری آنکہہ مین اور باقی جوڑون پر ملا فی الحال
صحت یاب ہوئی اور باغ مین پہرنے لگی اسی اثنا مین اوسکا باپ پہونچا
کیا دیکہتا ہے کہ ایک عورت حسین مہ جبین باغ مین ٹہل رہی ہے شناخت
نہ کرسکا کہ اوسی کی لڑکی ہے پوچہا کہ تو کون عورت ہے اوسنے کہا کہ مین وہی
لڑکی بدحال ہون باپ نے دریائے حیرت مین ہوکر صحت یابی کا حال
پوچہا اوسنے مرغ کا قصہ کہہ سنایا اوسکا باپ درخت کے نیچے گیا وہ جانور
ابہی وہان موجود تہا یہودی مرغ سے بولا بقدرت خدا مرغ گویا ہوا کیونکہ
کیونکہ یہہ جانور یہودی کے اسلام کا ذریعہ تہا پرندے نے فصاحت بیانی سے
قصہ سنایا کہ ہم بہت سے جانور جنگل مین دانہ کہانے گئے تہے دوپہر کے وقت

گرمی اور شدت ہوا کے باعث ایک درخت پر پتون کے سایہ مین جا بیٹھے
تھے ناگاہ غیب سے آواز گوش زد ہوئی کہ اے مرغان امام حسین بن علی
رضی اللہ عنہما آفتاب کی تاب سے کربلا مین بریان ہے اور تم چھاؤن مین
بآرام وچین بیٹھے ہو اور اہل آسمان زمین مصیبت مین ہین اور تم آب و دانہ
کی فکر مین ہو سنتے ہی الہام الٰہی سے کربلا کی طرف اوڑے جب پہنچے
تو دیکھا کہ امام زادہ شاہ شہیدان کو شہید کیا ہوا تھا اور بدن مبارک
سے خون روان تھا ہم سب گریہ وزاری کرتے تھے مینے خون پاک مین اپنے
پر و بال ملے یہ وہی خون شفائے علیل ہے جو میرے پرون سے ٹپکتا ہے
اس خون سے خیر و برکت حاصل ہے جب یہودی نے یہہ واقعہ پاکر سنا
کہا کہ اگر جد پاک حضرت امام حسینؓ حق پر نہوتے تو یہہ برکت آپکے
فرزندون مین کبھی پائی نہ جاتی پس وہ یہودی اپنی سب قوم کے ہمراہ ایمان
لایا جب لوگ یہودی سے اسلام کا باعث دریافت کرتے تھے اسحال
کو تفصیل وار بیان کرتا تھا مطلب شعر ظاہر ہے رہائی قتل پر تقدیر شعر
گر ہم اسیرون کی رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی روانی پابستہ زنجیر
جوہر ہو مطلب یہہ ہے کہ قتل کے بعد رہائی ہے تو اس صورت مین یہ
آرزو ہے کہ تیغ کی روانی یعنی تیغ کا چلکر قتل کرنا تیغ کے جوہرون
کے زنجیر مین قید رہے کیونکہ جب تیغ کا قتل کرنا مقید رہیگا اس صورت
مین عاشق قتل نہوگا جب قتل نہوا تو عاشق کی رہائی بھی نہوئی اسلئے
کہتا ہے کہ مجھکو قتل ہونا منظور نہین کیونکہ جب قتل سے رہا ہوجاؤنگا یعنی
مرجاؤنگا تو وہ عشق کی لذتین جو قید ہونے مین ہین جاتی رہین گی
جوہرون کی زنجیر سے تشبیہ صحیح ہے کیونکہ جوہر کے تہ و بالا زنجیر کی کڑیان

کسی طرح نیچے اوپر دکھلائی دیا کرتے ہین اور یہہ بہی تقریر ہے کہ کہتا ہے
کہ ہم ایسے بے نصیب ہین کہ اگر ہماری رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی
روانی جوہر کے زنجیر مین قید ہو جائے یعنی اوسکی روانی رک جائے اور
ہم قتل نہون خلاصہ یہہ کہ ہم اسیرون کی کسیطرح رہائی نہین ڈبو دین
گرسبکدوش آشنا کی صفت نہین بلکہ سبکدوش وہ ہوتے ہین جنکے پاس
موجود نہو جیسا کہ کہتے ہین کہ مین فلان کام سے سبکدوش ہو گیا ہون
مطلب یہہ کہ جو لوگ سبکدوش ہین وہ اگر اپنے دوستون کو اپنے ساتھہ
پار کیا کرتے ہین اور دریا مین ڈبو دیا کرتے ہین تو لو یا لکڑی کے ساتھہ تیرتے
اس لیے معلوم ہوا کہ سبکدوش دوسرون کو بہی اپنی سبکدوشی سے
پار کر دیتے ہین

## ردیف واو غزل ۱۰

**کوسون گیا** کوسون واو ثانی معروف صیغہ واحد متکلم فعل مضارع
جسکا مصدر کوسنا ہے یعنی بد دعا کرنے کے ہین کہتا ہے کہ زمانہ مین
اوٹہانے کی جگہہ نہین اسکی تنگی کو مین کیا یعنی کوسنے بد دعاؤن قصہ
**کعبہ کا تہا** اوسکے یعنی محبوب کے آستانہ کو چوم کر واپس آگئے
ملکہ نہو تقدیر شعرا سے محبوب اگر تو مکدر نہو تو ہم عشق مین غالب اور اسکے
کو ایک آندہی ہین لیکن تیرے مکدر ہونیکے باعث خاک نہین اوڑا ئی

## ردیف واو غزل ۱۱

**یہان تک لاغری** چشم ہوزن یعنی سوئی کا چہید خلاصہ یہہ کہ مین
اسقدر لاغر ہو گیا ہون کہ سوئی کا سوراخ میری گردن کا طوق ہے
یعنی میری گردن سوئی کے چہید مین آجاتی ہے زیادہ ہوتا ہے

سرور اوٹہا نا کہ کہین آرام سے بیٹھے اورت ۱۲ مولف

سکدر کدورت سے ... یہان ... چونکہ ...

یہہ درست بات ہے کہ بعض لوگ بوڑہاپے مین آ کر گناہون مین آلودہ ہوجاتے ہین اور حرص مین بہی بڑہ جاتے ہین اسلیئے ایسا کہا ہی مار رہزن کو یعنی مار رہزن کے لیئے اُس مار رہزن یعنی نفس امارہ کے لیئے بالون کی سفیدی بمنزلہ شیر ہے یعنی نفس امارہ کے مار رہزن کے حق مین بالون کی سپیدی بمنزلہ دودہ کی ہی کیونکہ دودہ پلانے سے سانپ موٹا تازہ ہوتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض سانپ رہزن ہوتے ہین پیری مین رہزنی یہہ کہ نفس امارہ کے تابع ہو کر فریب کی دُکان نکال کر بزرگ اور نیکو کار گویا اولیا اہل کرامت بن بیٹھتے ہین اور لوگون کو دام تزویر مین لاکر لوٹتے ہین ایسے دغاباز مکارون کا دوزخ منتظر ہی **کمند نام وشہرت** تقدیر شعر نام اور شہرت کی کمند مثل طوق فاختہ عنقا کی گردن کو لپٹ کر عدم سے بہی کہینچ لاتی ہی خلاصہ یہہ کہ دنیا مین ہر کسی کو اپنی شہرت ایسی پسند ہے کہ باوجودیکہ عنقا باعتبار نظر نہ آنے کے عدم مین ہے وہ بہی شہرت کے لئے دنیا مین مشہور ہوا

## ردیف واو غزل ۱۲

**سنگ دنیا کتا گہانس** ایک قسم کا گہانس ہے مطلب ظاہر

## ردیف واو غزل ۱۳

**تصور کس طرح** بحالت چشم گریان تصور نکرنا گویا تصور کو باہر نکال دینا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسے کہ مہمان کو بارش مین رخصت کیا اور بحالت گریہ محبوب کا دہیان لگا رہتا ہے **نکالون کس طرح** دوسرے مصرع کا اسطرح مطلب کرو کہ گویا سنگ مقناطیس دل لوہے کی خاصیت دل و پیکان مین ہوگئی ہے

# ردیف واو غزل ۱۴

پتھرا دیا جلوے پتھرانا یعنی بیہوشی کی حالت مین آنکھون کا کھلے رہنا
صنم بُت جو پتھر کا بناتے ہین خلاصہ مطلب یہہ کہ صنم کی آنکہین جو
پتھرائی ہوئی ہین اوسکی یہہ وجہ ہے کہ محبوب کا جلوہ دیکھکر یہہ حال ہوا
اور محبوب کے غمزہ نے طواف حرم سے بہی چکرا دیا یعنی بہولا دیا
کیا پوچھتا ہے عمل بغض و محبت بغض عداوت محبت دوستی ان تعویذات
دونون کا عمل پیدا کرتے ہین عمل اوسکو کہتے ہین کہ حکما اوسکا تعویذ تاثیر
کرے خواہ عداوت ڈالنے کے لئے ہو خواہ محبت کے واسطے چلتا
تعویذ پر اثر تعویذ کو کہتے ہین کہتا ہے کہ اصل مین چلتا تعویذ نقش درم
ہے کیونکہ اوسکے ہونے سے سب لوگ تابع ہوجاتے ہین منزل
گم گشتگان واضح ہو کہ جہان منزل ہوگی وہان آسمان ضرور ہوگا
اور یہہ بہی معلوم ہے کہ عنقا بے نشان ہے جب عنقا بے پتہ ہے تو
اوسکا بیضہ یعنی انڈہ بہی ملنا ناممکن ہے اسلئے کہتا ہے کہ ہم جو گم گشتہ
ہین ہماری منزل دنیا سے بالکل الگ ہو اور اوس منزل پر آسمان
بیضۂ عنقا سے چاہئے کیون کہ کسیطرح ہمارا نشان معلوم نہو اشک
باری کتنا پانی کا محاورہ کتنا حوصلہ اور کتنی طاقت کے معنی ہین مطلب
یہہ ہے کہ فوارے میری مژگان کی اشکباری دیکہین تاکہ مقابلہ سے
معلوم ہوجائے کہ اون مین آب پاشی کی طاقت کہان تک اور
کتنی لیاقت ہے چنتا ہی نمناک پلکون سے اوٹھانا محاورہ مین
نہایت جستجو اور کوشش بعد محنت سے اوٹھانے کو کہتے ہین کہتا ہے کہ تم
نمناک کو گرا وہنین بلکہ احتیاط سے سب کا سب میرے زخمون مین

بہر دو کیونکہ اگر کچھ گر پڑیگا تو اوسکو گرے نہین رہنے دوگے کیونکہ
تمہین میری ایذا رسانی اور تکلیف ہی ہر طرح سے منظور ہے اسلیے گرے
ہوئے کو نہایت محنت سے اوٹھاؤگے پس دوبارہ تکلیف اوٹھانے
سے ایک دفعہ ہی کیون نہ اوٹھالو چرخ ضدی ضد بر خلاف
بر عکس غرق ضدی وہ شخص جو برخلاف ہو یعنی اسبات مین کہ بعض
شخص کی عادت اسطرح ہوتی ہے کہ اگر کوئی اوسکو کسی بات سے
مانع ہو تو وہ اوس سے باز نہین آتا اپنے ہٹ مین لگا رہتا ہے مطلب
یہہ کہ ضدی اپنی بات کو چھوڑتا نہین خواہ نفع ہو خواہ نقصان ضد
دلانا یہہ کہ جسکو نصیحت بری معلوم ہو اوسکو نصیحت کرنیسے زیادہ
مخالف کرنا کہتا ہے کہ افلاک مین یہی خاصیت ہے کہ اگر فلک عود
کو غرقی کہیے تو اوسکو جلائے دیکھو یہہ بات ظاہر ہے کہ جو غرقی
یعنی ڈوبنے والا ہو اوسکو جلانا اولٹ کام کرنا ہے خلاصہ یہہ کہ
چرخ عشاق کے برخلاف ہے خبر کرجنگ نوفل نوفل دریا
بہت بخشنے والا مرد۔ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کا
نام ہے ہامون میدان۔ جنگل کباده بفتح کان نرم جو ابتدا مین
سیکہنے کے وقت اوس سے استعمال کرتے ہین بید مجنون بید بید
کا درخت اور بید مجنون بید کا قسم ہے کہ اوسکی پتی باریک اور شاخین
نازک ہوتی ہین تقدیر شعر اے مجنون تو اہل ہامون کو جنگ نوفل
کی خبر کرتا یعنی کیونکہ صبا شاخ بید مجنون کو کباده کہچواے مولانا نظامی
قصہ لیلی مجنون مین لکھتے ہین کہ نوفل ایک بادشاہ تہا اوسنے مجنون
کی حالت پر رحم کہا کر لیلی کے خاندان کے لوگون سے لڑائی کی

عود ایک لکڑی خوشبودار ہے اہل ہنود اوسکو اگر کہتے ہین اوسکو خوشبو کے واسطے آگ مین جلاتے ہین اور عود ایک ساز کا بھی نام ہے

یہی کہتا ہے کہ اے مجنون نوفل جو تیری محبوبہ سے لڑنے چلا ہے
تو تو اب اہل ناموں کو خبر کر اور چونکہ جنگل کے رہنے والوں میں سے
صبا ہی ہے اور بید مجنون ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ بید مجنون کی شاخ
نرمی کی باعث ذراسی ہوا کے سر سرانے سے کمان کی طرح کج ہو جاتی
کہتا ہی کہ جنگل والوں کو خبر کرنا کہ صبا بید مجنون کی نرم کمان بنا کیونکہ محبوبہ
کی لڑائی میں بید مجنون کی کمان مناسب ہے اور چونکہ معشوقہ کے قبیلہ
سے لڑائی ہے اسلئے ایسی ہی نرم کمان چاہئے تاکہ زیادہ کارگر ہو
عبث تم اپنا یہہ شعر اس مضمون میں ہے کہ کسی موقع میں انسان
اپنی ہنسی کو بزور تکلف روکا کرتا ہے اور دوسرا شخص اسکو ہنسانیکے
لئے یوں کہا کرتا ہے کہ دیکھو وہ ہنسے دیکھو ابھی ہنستے ہو ہنس پڑے ہنس
پڑے الغرض ایسی گفتگو سے انجام وہ شخص ہنس دیا کرتا ہی اسی طرح
عاشق محبوب کو ہنساتا ہے

## ردیف ہائے ہوز غزل اول

ساتھ اپنے الم عَلم - ریخ - ذکر علم نیزہ کہتا ہے کہ جب اب اپنے
ساتھ فوج الم اور زیادہ یعنی بہت ہے اسلئے تو بھی آہ کا جھنڈا اور
زیادہ بلند کر کیونکہ سامان لشکر پورا کرنا چاہئے سر کٹے کے جوں شاخ
یعنی ہم شاخ کی مانند قلم ہو کر اور زیادہ بڑھے ہیں واضح ہے کہ درخت
کی شاخیں قلم یعنی کاٹ دینے سے زیادہ بڑھتی ہیں گر شرح
جنون جیب قلم یعنی قلم کا شگاف مطلب ظاہر دیتا ہے وہ دم
دم باز فریبی - دغاباز فریب دینے والا دم فریب وہ دم باز یعنی محبوب
شیشہ یعنی کا نچ ظاہر ہے کہ جب کانچ سے بوتل بناتے ہیں تو کانچ

پہولتا ہے یہان خوشی سے مراد ہے کچہہ کی رقم یعنی مینے جو شوقیہ
خط لکہا قاصد لیکر چلا رستہ مین میری شوقیہ تحریر کی قاصد مین تاثیر
ہوگئی اسلئے قاصد کا قدم اور زیادہ اوٹہنے لگا دشمن کی سجا دشمن
کی سیدہی نگاہ یعنی اوسکی محبت کرنا یعنی دشمن کی راستی محبت کی طرف
خیال نکر کیونکہ جو سیدہی تلوار ہوتی ہے اوسمین اوردم یعنی تیزی
زیادہ ہوتی ہے خلاصہ یہہ کہ دشمن کی محبت مین فریب ہے ہو جسکو
پس کنج عدم مراد قبر اوس زلف افعی ساپ دم افعی ساپ
کے کاٹنے مراد ہے یا خود بعض ساپ کا دم یعنی سانس موثر زہر ہوتا
ہے مراد ہے چاٹنے کا فاعل فعی ہے اوس شوخ جب اوس شوخ
کو میری مرگ منظور ہی تو مجہکو زہر کا نہ کہانا ہی بہت زہر ہے یعنی بلا
کہائے زہر کے زہر کا اثر ہے یا یہہ کہ زہر کا نہ کہانا زہر ہے یعنی برا ہے
کیونکہ اوسکی خواہش پوری نہین ہونیکی ہستی تنک تنک مایہ مراد کم مایہ
پہونکنا کسیکے کان مین کچہہ کہدینا اس شعر مین یہی مراد ہے دوسرے
مصرع مین اپہونکے ہائے فارسی اور عربی باختلاف نسخہ ہے مآل
واحد ہے مطلب یہہ ہے کہ دنیا کی ہستی نے جو تنک مایہ ہے یعنی زود زوال
ہے اس ہستی نے حباب کے کان مین بہی ایسا پہونکا ہے کہ پہولا
پہرتا ہے یعنی خوشی مین ہے حالانکہ اوسیدم محو ہوجاتا ہی وہ دلکو
یعنی جب محبوب دل کو چرا کر آنکہہ کو چرانے لگے تو اون پہ یعنی محبوب
پر پیار ونگا یعنی ہم عشاق کا اور زیادہ بہرم گیا یعنی یہہ بہرم ہوا کہ بیباک
محبوب نے چرایا ہے سوز محبت جب میری خاک مرقد مین سوز
محبت سے گرمی زیادہ ہے اسلئے محبوب نے میری قبر کی مٹی سے

اور قدم زیادہ یعنی جلدی سے نکل گیا ہے روغن لفظ تقدیر
اسے چشم یہہ جو یون اور آتش غم زیادہ بھڑکی ہے اسواسطے کہ اب میرے
گریہ مین روغن لفظ ہے نکہت ریحان کا دماغ سونگہنے کی قوت
اور طاقت سے مراد ہے ناک مین دم آنیسے مراد دم کے رک جانے
اور تنگ ہونے سے ہے کیونکہ جو چیز بہت بدبو والی ہوتی ہے لطیف
مزاج اوس سے گہبرا کر ناک اور دم کو بند کر لیا کرتا ہے ناک مین دم
آنا اسی سے مراد ہے پیٹ کے ہلکے کم حوصلہ جو بات کو پوشیدہ
نہ رکہہ سکین کہتے ہین کہ جنکو بات چہپا رکہنے کی عادت نہین ہوتی اگر وہ
بات کو چہپا رکہین تو اونکا پیٹ پہول جایا کرتا ہے مہمیز سر خار سے
ترجمہ کانٹے کی سر کی مہمیز کے چبہنے سے وحشت کے گہوڑے کا
قدم کچہہ زیادہ نکلا صید دل عاشق صید حرم حرم احاطہ جو
گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے اور خانہ کعبہ کی ایک عبادتگاہ ہے جو وہان شکار
کرنا درست نہین مطلب ظاہر گرد سر کرے مطلب یہہ کہ اگر صوفی
خاک خرابات بجائے سرمہ آنکہون مین ڈالے تو اوسکی ایسی آنکہین
روشن ہوجائین کہ اوسکو لوح و قلم کا لکہا ہوا معلوم ہوجائے کیا قہر ہے
کیا قہر ہے یعنی کیا مقام تعجب ہے کہ جتنا محبوب روکے گا اوسیقدر ہم
محبوب کو چاہین گے سرعت سے سرعت شتابی۔ جلدی برم بہا گتا
بجلی کی سرعت سے مراد ہے مطلب ظاہر کہتا ہے شمر ا تیغ دو
دم اوس تیغ دو دم جو دو طرف سے تیز ہو نہ تیغ کی باڑ مطلب ظاہر
کہتا ہے گلے تقدیر شعر دم خنجر میرے گلے اگر نہ لگ وہ کہتا ہے یعنی
کہتا ہے لے عشق کا بہرا اوسکے تو دم اور زیادہ دم خنجر تلوار کی باڑ

لفظ ۵۱ دو قسم کا ہے ... شہاد سفید ... بہری ... زمین ... بار ... [illegible]

جو ... خرابات شراب خانہ۔ قمار خانہ۔ لوح و قلم وہ تختی کہ جسپر قلم نے ... سب کچھہ لکہا ہوا ہے اور لکہا جاتا ہے ۱۲

کہنے کا فاعل ہے گلے لگ کر یعنی گلے پر آنا وقم بہرنا دعوی کرنا اوسکے عشق
کا یعنی محبوب سے عشق کا پیٹھے سر بستر تقدیر شعر سر بستر پہ پڑا کہان تک
پاؤن پیٹے یعنی کہان تک پاؤن پیٹتا رہون رات کا پاؤن پہیلا نا مراد
زیادہ بڑہنے سے ہے دوسرا مصرع آسان ہے پاؤن پیٹنا محاورہ مین
نہایت بیقراری کی حالت کو کہتے ہین جیسے ایڑیان رگڑ نی کہتا ہی کہ اے
شب غم تو اتنی بڑہی نجا اب مین کہان تک ایڑیان رگڑے جاون او۔
بیقرار رہون

## ردیف ہاے ہوز غزل ۱۶

اے ذوق جگر کو روئے گا یعنی روتے روتے جگر پانی ہو کر بہ
جائیگا پہر افسوس کریگا کہ اب فراق یار مین کہانسے رونا پیدا کرون تو یگا
یعنی افسوس کریگا مین ناتوان صفت موصوف مبتدا غبار خاک پروانہ
مضاف مضاف الیہ خبر ہون حرف ربط کہتا ہے کہ مین تو گویا پروانے
کی خاک کا غبار ہون کہ ہوا کے کند ہے پر ہاتہہ رکہکر اوٹہتا ہون ظاہر ہے
کہ غبار ہوا سے اوڑا کرتا ہے خود نہین اوڑتا خاک جو زمین پر ہو اور جو
خاک ہوا کے زور سے اوڑے تو اوسکو غبار کہتے ہین یہہ ظاہر ہے کہ نسیم
کے باعث غبار اوڑتا ہی خط دیکے کہے کا فاعل قاصد ہے دہن
پر ہاتہہ رکہنا کلام سے بند کرنا مطلب ظاہر ہون پنجشاخہ پنجشاخہ
روشنی کرنے کے لئے لوہے کا پنجہ بناتے ہین اوسکی پنج شاخون پر بتی
باندہکر جلاتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اے طبیب تو اپنی انگلیون کو
عاشق تفتہ یعنی سوختہ جگر کی نبض پر رکہکر پنجشاخہ کی طرح نہ جلا کیونکہ اس سے
ایذا پاوے گا اے شمع یعنی انجام شمع کو باد نسیم بجہا دے گی غرض کہ

محفل نشاط کو قیام نہین تاج شمع تاج زر مراد شمع کا شعلہ چھوڑا نہ
گھر کے گھر سے صاف ہاتھہ کرنا گھر کو ویران کرنا مراد ہے اور یہان سارے
گھر سے مراد دل صبر آرام شکیب ہے چنانچہ مصرع اول مین واقع ہے
**قاتل کبھی** عاشق کہتا ہے کہ ہزار حیف ہے کہ اے محبوب تو نے میری
مزار پہ ہاتھہ نہ اوٹھائے ہاتھہ اوٹھانے سے مراد فاتحہ پڑھنے سے ہے
کشتۂ تیغ نظر مراد عاشق **جو دیکھے** تقدیر شعر اے ذوق جب وہ ناز سے
کمر پہ ہاتھہ رکھہ کر کھڑا ہو تو جو اوسکو دیکھے دل کو تہام کے بیٹھہ جائے

## ردیف ہائے ہوز غزل ۱۷

**ہوش و خرد** تقدیر مصرع اول جب نگہ سحر فن کے ساتھہ ہوش و خرد گئی
تو اسلئے اب جو اہی بات ہے سو دیوانہ پن ہی **اوڑ گئی سادگی** ہین زیب و آرائش
**روز آفتین** محن محنت کی جمع ہے مطلب ظاہر **وحشی کو** تقدیر
مصرع اول یعنے اوس آہو نگاہ کے وحشی کو دیکھا قلانچین یعنی چوکڑی
بہر رہا تہا ہرن کا چوکڑی بہرنا ہر کوئی جانتا ہے چوکڑی بہرنا اسطرح ہوتا
ہے کہ ہرن یا گھوڑا اپنے ہاتھہ پاؤن کو جمع کر کے کودتا ہوا تیز چلا
جایا کرتا ہے مطلب ظاہر **اللہ رے لاغری** اللہ رے
تعجب کے واسطے لاتے ہین ظاہر ہے کہ خوشبو کفن کو لگاتے ہین
کہتا ہے کہ جسطرح خوشبو کپڑے سے نکل کر اوڑتی پہرتی ہے
نعش بہی بو کے ساتھہ اوڑتی پہرتی ہے **دوزخ مین** اس
شعر کا مطلب یہہ ہے کہ رسی جل گئی مگر بل نہ گیا **گندم سے ہے**
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا وطن اصلی بہشت ہی ہے مطلب ظاہر
**اللہ رے تاب تاب حسن** یعنے خوش شکلی کی روشنی

۵۸ تہام کے دلکا تہامنا اسواسطے ہوتا ہے کہ جب کسیکو درد دل ہوتا ہے تو اوسکو تپش دل رہا ہے تکلیف یعنی دل کو پکڑ کر بیٹھ جانا بجز ہر ایک درد مین ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ اوس عضو یعنی جوڑ کو پکڑ لیا

بلاق ایک قسم کا زیور ہے جو عورتین ناک کے پردے مین جو درمیان ہر دو سوراخ بینی کے ہوتا ہے لٹکاتی ہین چشمک زنی چشمک زدن اور دادن آنکھہ سے اشارت کرنیکے معنی ہین خلاصہ یہہ کہ بلاق سہیل یمن کے ساتہہ آنکھہ لڑاتا ہی یعنی باعتبار مساوی درجہ کے جو بلاق مین روشنی اور چمک ہی سہیل نام ایک ستارہ کا ہی جو یمن کی ولایت پر طلوع کرتا ہی اوسکی تاثیر سے چمڑیکی کھالین خوشبودار ہوجاتی ہین وحشت گئی نہ کہتا ہی کہ بعد فنا یعنی قبر مین پڑکر بہی وحشت نہ گئی کیونکہ میرا غبار قبر پر سے اوٹھہ کر سقف سپہر کہن کے ساتہہ باتین کرے ہے یعنی آسمان تک پہونچا ہی تیرے بلاکش تیرے بلاکش[1] یعنی محبوب کے عاشق اژدر سانپ دوزخ مین عذاب دینے کے واسطے سخت سانپ ہین مطلب ظاہر

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۸

جنون کے جیب تقدیر شعراے جنون تو چلتے ہاتہہ کچہہ تو سینہ سے بہی سلوک کرلے کیونکہ تیرے ہاتہہ جیب دری پر خوب چلتے ہین جیب دری جیب کا پہاڑنا خوب چلتے ہین ہاتہہ کا خوب چلنا ہاتہہ کی صفائی سے مراد ہے کہ کاٹنے پہاڑنے مین پہر حاجت نرہے اور رکاوٹ ہو کہ جیسے کہتے ہین کہ کیا خوب صاف ہاتہہ پڑا یا چلا یا مارا سینہ سے سلوک کرنا یعنی سینہ کا پہاڑنا سلوک مروت مصرع ثانی مین چلتے ہاتہہ محاورہ مین ہاتہہ کی کشادگی اور وسعت دولت وغیرہ کے معنی ہین ہلا جو غیر نے اوسکو یعنی محبوب کو وان یعنی اوس جگہہ یان یعنی جسجگہہ عاشق بیٹہا ہی مطلب یہہ کہ جب غیر نے محبوب کو عطر ملا

[1] دکہہ مین پڑا ہو یہان عاشق مراد ہوی ۱۲ (حاشیہ)

تو میرے ہاتھوں کی لکیریں رشک کے باعث افسوس سے ہاتھ
ملتے ملتے مٹ گئیں اور پہلے ہاتھوں پر عطر مل کر پہر بدن کپڑے پر
ملا کرتے ہیں جو چہیٹے چہیٹنا مراد ہاتھ لگانا لگا تو نہ یعنی اے عاشق
تو اپنے جلتے جلتے ہاتھ نہ لگا کیونکہ تیرے ہاتھوں کی سوزش بہت سخت
ہے کہیے کا فاعل تجلی ہے **فقیر و جد** میں فقیر مراد عاشق وجد
حالت جو صوفی کو سماع میں رقص ہوتا ہی ظاہر ہے کہ وجد میں ہاتھ
اوٹہایا کرتے ہیں عالم یعنی جہان سے ہاتھ اوٹہانا یعنی جہان کو
ترک کر کے اور وجد میں کو دا او چہلا کرتے ہیں مطلب ظاہر

## متفرقات ردیف ہائے ہوز

رقعہ **چوری** سے کیونکہ جو انجان ہوتا ہی اوسکے نزدیک سب برابر
معلوم ہوا کرتے ہیں مطلب ظاہر **تو جان ہے ہماری** اس شعر میں
ردیف اسطرح صحیح ہی ہے تو سب کچہہ ہے تو سب کچہہ مطلب یہ ہے
کہ اے محبوب ہم ایمان[۱۵۱] سے کہیں گے کہ تو ہماری جان ہی اور جب
تک جان ہے تو سب کچہہ ہے جیسا کہ مشہور ہے جان ہی تو جہان ہے
یعنی جو کچہہ جہان کی چیزیں ہیں سب کی سب جان کے ہونے سے
خوب ہیں جب مرغ روح نے پرواز کیا تو کچہہ بہی ساتہہ نہ رہا سب
کچہہ یہیں کا پڑا رہجاتا ہی ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچہہ ہی یعنی جب
انسان کا ایمان کامل رہا تو زیست اور اسباب دنیا یعنی دولت
وغیرہ سب کچہہ بہتر ہے جب ایمان نہ ہوا تو گویا کچہہ بہی نہوا کیونکہ قارون
کے برابر کسی کے پاس دولت نہیں ہوئی جب اوسکا ایمان صحیح نہ
تہا دولت کا ہونا اوسکے حق میں وبال اور خسر الدنیا[۱۵۲] والعاقبت ہوا

[۱۵۱] ایمان کی کہنا یہ ایک محاورہ ہے جو بطور قسم کے بیچ بیان کسی بات کے بولتے ہیں ۱۲

[۱۵۲] خسر الدنیا والعاقبت یعنی دنیا اور عاقبت کا نقصان اوٹہایا واللہ ۱۲

[illegible]

نگہ وہ ترک ترک ایک قوم کا نام ہے جو ترکستان میں بستا
ہے یہہ قوم ترک بن یافث کی اولاد ہے مجازاً مراد معشوق اور ترکون
کا زبردست اور بہادر ہونا مشہور ہے کافر فا کی کسرے ہے اسکی
جمع کفار و کفرہ ہے اسکو فتح سے بہی پڑہتے ہین سر اور زر کا قافیہ
لاتے ہین اکثر کافر کا لفظ محل ظالم اور بیرحم اور شوخ مین استعمال
کرتے ہین اور منکر شرع دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین اسلئے
احتیاط کی جہت سے فا کی فتح سے کافر پڑہتے ہین محبوب کو کافر
اسواسطے کہتے ہین کہ عاشق کے حق مین بیرحم اور شوخ ہی خدا کی
پناہ یعنی خدا کے سوا محبوب سے اور کسی کی پناہ مین بچاؤ نہین مطلب
ظاہر زیادہ ہوگا توکل خدا پر بہروسا کرنا اور دنیا سے دل اوٹہانا
اور خدا پر لگانا پس بطور استفہام کہتا ہی کہ توکل سے بہی کہین روزہ
زیادہ ہوگا یعنی نہین ہوگا کیونکہ جو اسمین آیا یعنی ملا تو روزی ہی
یعنی اوسپر قناعت ہی اور نہین روزہ یعنی توکل کے برابر اور کوئی
روزہ نہین

## ردیف یائے تحتانی غزل ول

ہین تیرے رشک تقدیر شعرائے محبوب تیرے رشک
خط رخسار سے آئینہ کے دل مین جوہر خار ہے ہین شرح فرط
حسرت فرط زیادتی بہتایت۔ غلبہ حسرت ارمان یعنی افسوس کسی
چیز کے نہ ملنے کے باعث طومار دفتر عاشق کہتا ہے کہ دیدار کے
نہ ہونے سے میری ہر ایک نگہ جو شرح زیادتی حسرت کی بباعث
نہ ہونے دیدار کے کرتی ہی ہر ایک نگاہ کا شرح کرنا دفتر سے کم

خار سے میری
سینہ دل میں
یعنی آئینہ سے اندر جوہر
یعنی آئینہ میں یعنی
اینٹ خاک میں
سے ترتیب نگہ
ہم جو کہ رو تین
نکلنا اور دونوں
یعنی مکین محبوب
سے حسن
یعنی سے
سے جوہر
سے سر غیب

انکھ سے دل بنا
جو ہر تین جوہر ہے
خار ہین اور خار
موجب ایذا ہے

نہین کہائے داغ داغ آتشین ترکیب اضافی مطلب یہہ
کہ دل جو محبوب کے رخسار سے داغ آتشین کہاتا ہی یہہ دل مرغ
آتشخوار سے کم نہین مرغ آتشخوار یعنی سمندر جو ایک کیڑا آگ
کی پیدائش ہے آگ مین رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی
بے آب کی طرح مرجاتا ہی اور مرغ آتش خوار کبک کو بہی کہتے ہین
یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے تو آگ کہا لیتا ہے
مطلب ظاہر اُنس ہے کیا سوفار تیر کا مونہہ سوفار کی مشابہت
زخم سے اسلئے ہے کہ جیسے سوفار مین جوف ہوتا ہی یعنی خالی اندر اور
کہلا ہوتا ہی اسیطرح زخم بہی کہلا ہوا ہوتا ہی اس مشابہت کے باعث
دل کو یار کے تیر سے اُنس ہے کیونکہ ہمیشہ میرے بدن پر تیر مارتا
ہے میرے طرز یعنی مراد دیکہکر بلبل کا جگر چاک ہوکر اُسکی
چونچ سے لہو ٹپکتا ہے یون نگہہ نکلے خانہ خمار مراد شراب خانہ
اور محبوب کی آنکہین شرابی کیطرح مست ہوتی ہین مطلب ظاہر فرش
گل پہ تار رگ گل گل کی تار رگ وہ جو گل کی پتی مین باریک
خط ہو یہہ خط خار سے کم نہین آئینہ اوس شعلہ رخسار محبوب
دکان آتش کار جیسے آہنگرون کی دکان اور شیشہ بنانے والون
کی بہٹی مطلب یہ کہ آئینہ محبوب کے رخسار کی گرمی سے بہٹی سے
بہی زیادہ گرم ہے بے نصیب نظر کی تار وہ جو نور بصری
مثل تار رسیدہ آنکہہ سے نکل کر محسوسات پر پڑتا ہے مطلب ظاہر
ہا ہے گرسیلی سیلی تا نجہ تہپڑ تماچہ عرق عرق پسینہ پر عرق
جسکو پسینہ بکثرت ہو زلف کا پسینہ سے تر ہونا خیلے خوبی ہوتی ہے

۵۱ محسوسات
سیلی سے بہی مراد ہے

اور نیز سانپ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے مطلب ظاہر **خنجر موج**
**تبسم** کی موج یعنی بہت ہنسنا تبسم کی موج کو خنجر مقرر کیا ہی **جگر افگار**
سے یعنی مانند زخم جگر جگر خون کا محل ہے اور گل بہی سرخ ہوتے ہین
مطلب ظاہر **وائے قسمت** وائے کلمہ حسرت و افسوس **تلخ کام**
مقابل شیرین کام کام مطلب۔ مقصود۔ تالو۔ موتہہ تلخکامی سے مراد بے
مقصودی ہے کہ جسکا مطلب اور مقصود حاصل نہو **لعل شکر با** شیرین
کلامی سے مراد ہے اور محبوب کی لب کو شیرین بہی کہتے ہین اسلئے کہ
اوسکے بوسے سے لذت حاصل ہوتی ہی مطلب ظاہر **کرتا ہے**
**دست کشمکش** اسکے معنی فرمایش پے درپے کے ہین مگر اسجگہ کشاکش
کے معنی صحیح ہین یعنی چہیننا۔ چہینٹی۔ اینچا تانی او لجہتا ہی یعنی ہینستا ہی
نفس کی تار یعنی سانس اور سانس کا تعلق دل سے ہے اسکی تفصیل
اول ہوا چلکی ہی خلاصہ یہہ کہ جی نفس کی تارین ہنسکر باہر نکلنے کو ہوتا ہی
**سنگ میری** جان یعنی جان کا موت کے وقت اکہڑنا کوہکن فرہاد
جو شیرین پر عاشق تہا صدا آواز کہسار پہاڑ معلوم ہو کہ جب کوئی شخص
دامن کوہ کے میدان مین پہاڑ کے پاس کہڑا ہو کر آواز کیا کرتا ہے
تو آدمی جو آواز اور کلام موتہہ سے بولا اور نکالا کرتا ہی من وعن وہی
آواز لوٹ کر اوسکو سنائی دیا کرتی ہی جیسے کنوئین اور گنبد کی آواز کا
یہی حال ہے چنانچہ کسی نے بولا ہان ہان پہاڑ سے بہی ہان ہان
کی آواز سننے مین آویگی مطلب ظاہر یہہ **بہی اوس** ہار بوجہہ
مطلب ظاہر **نقطہ خال** سودا جنون کی بیماری یعنی ہم پرکار کی
طرح ایک پاؤن کے بل جنون کے باعث چکر مارتے ہین **اوسکی**

چکا یعنی وہ ناتوان جو تیرے سایۂ دیوار سے دب کر رہگیا وہ اوٹھہ
چکا وہ ناتوان مراد عاشق اوٹھہ چکا یعنی نہین اوٹھیگا خلاصہ یہہ کہ
عاشق ایسا ناتوان ہے کہ جیسے انسان دیوار کے نیچے آکر یعنی جسپر
دیوار گر پڑے وہ شخص اوٹھہ نہین سکتا ایسا ہی عاشق کے حق مین
دیوار کا سایہ بمنزلہ دیوار ہے توبہ توبہ توبہ گناہ سے پہرنا۔ بازآنا
کہتا ہے کہ میری کثرت معاصی کے باعث توبہ میرے استغفار
پڑہنے سے توبہ بہی توبہ کر لی ہی کہ کسقدر گناہون مین ملوث ہے
توبہ توبہ کا کلمہ تاکیدی ہی اسلئے کہ کئی بار کہا کرتے ہین اپنے
دامن کو یعنی اے برق تو اپنے دامن کو بچاکر جائیو باقی مطلب
ظاہر چاہیئے بحر محبت تیغ لنگر دار مراد تیغ خمدار جب اس
قسم کی تیغ خوب بیٹہتی اور زخم کاری کر لی ہی اور جگہ سے نہین ہلتی اسلئے
اوسکو لنگر دار کہتے ہین اور یہہ معنی مجاز النگر سے لئے ہین کیونکہ
لنگر لوہا ہوتا ہے کہ اوسکے گرا دینے سے کشتی کو چلنے سے بند کرتے
ہین اور یہہ بہی تحقیق ہوا کہ تیغ لنگر دار سنگین ثقیل گران کو کہتے ہین
کشتی اوسکی تیغ لنگر دار سے یعنی محبوب کی تیغ سے چاہیئے مطلب
ظاہر اب وہ آئے یعنی محبوب اوسوقت آیا کہ جب میری نگاہ
کے لئے ضعف کے باعث مژگان کی صف بمنزلہ دیوار ہے یہہ
ظاہر بات ہے کہ جب آنکھون کے سامنے دیوار ہوتی ہے تو آنکھہ
کی نظر دیوار کی اوٹ کے باعث دوسری طرف گذر نہین سکتی
پس ایسی حالت مین آنے سے کیا فائدہ کہ مین تو دیکھہ ہی نہین
سکتا اوس دہن کا نکتہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک

نہ سمجھہ سکے موزون سنجیدہ - خوش آنے والا یعنی خاطر پسند چنانچہ
طبع موزون و نکتہ موزون مخزن اسرار کتاب کا نام ہے مخزن اسرار
یعنی بہیدون کا خزانہ مطلب یہہ کہ محبوب کا دہن ایسا ہی کہ جیسے
پاکیزہ بات جو ہر ایک نہین سمجھہ سکتا اور مخزن اسرار سے نکالا ہوا
ہے اسلئے کسی کی سمجھہ مین نہین آسکتا خلاصہ یہہ کہ دہن اسقدر
چہوٹا ہے کہ کسیکی نظر مین نہین آتا ناکسون سے ناکس کہین -
نالائق - فرمایہ ترکین ترجمہ بندشوند وارستگان جو آزاد اور فارغ
دل ہون مراد عشاق دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب یہہ کہ جو ناکس
یعنی عشق کی منزل سے ناواقف ہین اگر وہ وارستگان یعنی عشاق
کو عشق سے بند کرین تو کب رک سکتے ہین یعنی کبہی بند نہون
زلف کی پیچی پیچی کوڑا بہوت قسم جن خلاصہ یہہ کہ میرا دل بباعث
عشق ڈرتا نہین ورنہ مار کا ایسا ڈر ہے کہ اوس مار سے بہوت بہاگ
جاتا ہے دلکو آئینہ تقدیر شعر اگر یار اپنے رخسار کی گرمی سے
آئینہ سے دل کو گداز کردے تو اوس سے یون جوہر اوٹہالین کہ بسطر
قرطاس غلط بردار سے حرف اوٹہاتے ہین آئینہ کا جوہر سے اوٹہنا
بے جوہر ہونا یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین بے تمیزون کو نقصان
کلمہ ہو کا اسم ہے اور لطف خبر یعنی بے تمیزون کے لئے نقصان
بہی لطف ہی ہوتا ہی جیسے طفل کا نام آدہا لیتے ہین وہ بہی ایک
لطف سے خالی نہین ہوتا تیرے کوچہ کو بیمار غم مراد عاشق
دار الشفا مثلا شفاخانہ طبیب کا گہر جسمین بیمار آکر طبیب سے علاج
صحت یاب ہون اجل و موت کے ایک معنے ہین مگر فرق اتنا ہی اجل

سطر قرطاس غلط بردار
یعنی جس سبک کاغذ سے
غلطی معلوم ہو اوس
غلطی کو اوٹہاتے ہین ۱۴

اوس مدت کو کہتے ہین کہ جب انسان کی زیست کے دن پورے ہوگئے
موت کا دن اور وقت آموجود ہو مرگ وہ کہ جسوقت مرغ روح
پرواز کرکے اپنے پنجرہ یعنی جہان اوس روح کا مقام ہے جاکر بسیرا
کرتا ہے جو صحیح جون مانند کا ترجمہ ہے مطلب ظاہر نگہ گیا اور
مژہ آنکھون کی پلکین بلا مصیبت آفت۔ دکہہ اور بلا اوسکو بہی کہتے ہین
کہ جو جنون کی قوم سے بد صورت بنکر دکہلائی دیتی ہو جس سے
انسان ڈر کر خوف زدہ ہوکر بے حال ہوجاتا ہی اور اوسکو چڑیل بہی
کہتے ہین اسے یعنی مژہ کو باعتبار مشار الیہ قریب اوسکو یعنی نگہ کو باعتبار
مشار الیہ بعید تیر اور مژہ مین مشابہت باعتبار سیدہی شکل و زخم کرنے
کے ہے کیونکہ عاشق کے حق مین مژگان کا زخم تیر کے زخم کی مانند
ہے اور پر تیر اور نگہ مین مناسبت بلحاظ پلکون کے بال اور تیر کے پر
کے ہے اور یہہ بہی بات ہے کہ تیر پرواز کرتا ہے گویا تیر کا پرواز
اوسکے پرون سے ہے اور نگہ کا بہی اوڑنا ثابت ہے کیونکہ نگاہ آنکہون
سے نکلکر گویا پرواز کرکے کہین سے کہین پہنچتی ہے ایسا ہی تیر
کمان سے چہوٹ کر یعنی اوڑ کر دور نکلجاتا ہی اور تیر کے موہنہ مین پر ہوتے
ہین جسکا نام سوفار ہی مطلب ظاہر دوسری تقریر یہہ ہے اسے یعنی نگہ کو اور
اوسے یعنی مژہ کو کیونکہ نگاہ دور تک جایا کرتی ہے اسلئے تیر سے
مشابہت ثابت ہے اور چونکہ مژہ کی مدد سے نگاہ جایا کرتی ہی
اسلئے اوسکو پر تیر سے مشابہت ہوئی شہیدان محبت آئین
زیب۔ زینت۔ عادت۔ رسم۔ طریق۔ طور اسجگہ طریق اور طور کے
معنی مراد ہین مطلب یہہ کہ طریق وفا یعنی عشق مین پورا اترنا شہیدان

شہیدان محبت یعنی عشاق ہی سمجھتے ہین تہا خون بہا ماضی روان شد کا
ترجمہ ہے خون بہا دیت یعنی وہ چیز جو خون کے عوض مین مقتول کے
وارثون کو دلائین مطلب کہ یار کے کوچہ مین جو عاشق کا خون روان ہوا اوسکی
دیت فقط خون کا اوسکے کوچہ مین بہانا ہی **وہی کچھہ** تقدیر شعر اس دنیا
مین زندگانی کا مزہ وہی تلخکام کچھہ سمجھے ہے کہ جو تیغ یار کی زہر آب
کو آب بقا سمجھے ہے **ہر اک گردش** گردش دورہ انداز ڈال ڈول
وضع ناز لاڈ پیار کا انداز مراد ادائے محبوب فتنہ سو انداز ناز موصوف فتنہ
صفت کا فر مراد محبوب چشم سرمہ سا محبوب کی صفات چشم مین سے ایک یہ بھی
ہے خلاصہ مطلب یہ کہ فلک جو اپنے ہر ایک دورہ مین فتنہ زا ہی سوائی اسکے
اور کوئی بات نہین کہ یہ فلک کسی محبوب کی چشم سرمہ سا ہی جو اسقدر فتنہ زائی
کرتا ہے اور فلک کا سرمہ سا ہونا باعتبار نیلگون ہونیکے ظاہر ہے **ستم کو
ہم کرم** کیونکہ ستم اور جفائے محبوب عاشق کے حق مین ایک ناز و ادا کی خوبی
ہوتی ہے اسلئے عاشق کرم اور وفا سمجھتا ہی خدا سمجھے یعنی اوسکا عوض خدا لیوے
**برائی مین ہماری** تقدیر شعر اگر وہ محبوب ہماری برائی مین اپنا بہلا سمجھے
تو برا سمجھے یعنی ہماری برائی مین ہی محبوب کا خیال چہا نہین **تجھے
اے سنگ دل** سنگدل مراد محبوب جان مبتلا یعنی بلا مین گرفتار
مطلب ہے کہ ای سنگدل تجھے جو ہمنے اپنی جان مبتلا کا آرام سمجھا تو کیا سمجھے
اسلئے اپنی سمجھہ پہ تف ہے کیونکہ ہم سمجھے تو کیا سمجھے یعنی کچہہ بہی نہ سمجھی کہ محبوب
کو آرام جان سمجھتا ہون حالانکہ آرام جان تب ہو کہ عاشق کو آرام حاصل
ہو سبب نہین تو آرام جان کیونکر ہوا **تیرے کشتے** جو تون یعنی اسطرح یک
بیک دفعۃً ناگہان مطلب ہے کہ ای محبوب جسوقت تیرے کشتے خواب عدم

سے دفعۃً چونکے تو اس چونکنے کا اور کوئی سبب نہین مگر تیری آواز پاکو سنکر شور قیامت سمجھی کہ اسطرح چونک اوٹھے ہین **نسیم صبح گلشن** نسیم نرم اور ٹھنڈی ہوا دم عیسی علی نبینا وعلیہ السلام یعنی مثل معجزہ حضرت عیسیٰ حضرت عیسیٰ کا معجزہ تہا کہ جسکو دم کرتے تھے مردہ زندہ ہوجاتا دم سانس کو کہتے ہین جب دہن سے سانس کی ہوا بیمار وغیرہ پر پہونچتے ہین اسلئے اسکو دم کہتے ہین اگرچہ ہو دم عیسیٰ یعنی اگرچہ نسیم صبح دم عیسیٰ کی مانند ہو لیکن اے محبوب تیرا بیمار اوس نسیم کو تجہہ بن مثل سموم جانگداز سمجھتا ہے **روان ہوتا ہے** تقدیر شعر یہہ معلوم کرتے ہین کہ اس بستان سرا سے کاروان گل روان ہوتا ہے کیونکہ غنچے کی آواز چٹکنے کو صبا درا سمجھے یہہ صحیح بات ہے کہ جب گل شگفتہ ہوتا ہے تو اوسیوقت اوسکو توڑ کرلے آتے ہین گویا گل کی شگفتگی کی آواز ایک کوچ ہونے کا گھڑیال ہے اسیطرح باقی خلقت کا حال سمجہو **ندے رخصت نظر** تقدیر شعر اے محبوب میری جانب نظر کو تغافل ہے کیون رخصت ندے ہے کیا آپ اسے بہی میر بخت نارسا سمجہی ہو خلاصہ یہ کہ عاشق کہتا ہے کہ میری جانب جو تم نظر نہین کرتے تو کیا نظر کو بہی میرا بخت سمجھے ہو کہ جیسا میرا بخت میرے پاس نہین آتا ایسا ہی نظر بہی نہین آتی **حساب اصلا** تقدیر شعر اگر دل پا اس بات کو تصدیق سے سمجہے کہ حساب دوستان در دل مین ہوتا ہے تو تجہہ سے میرے دل کے زخمون کا حساب اصلا نہ پوچہے مطلب ظاہر ہے **ہنسے ہے زخم** خلاصہ یہہ کہ جب جراح نے زخم دل پر آکر ٹانکے لگائے تو جراح کی تدبیر زخم دل نے ہنسکر کہا کہ جراح کو کہدو کہ یہ جو تونے ٹانکے لگائے ہین اسکو ٹانکے نہ سمجہے بلکہ ان ٹانکون کو خندہ دندان نما سمجہے گویا زخم دل جراح کی تدبیر پر ہنس رہا ہے اور انہین کا مشار الیہ ٹانکے ہین **محبت سے** موم ہو یعنی

٭ نصیب کو پہنچنے والا اور بخت نارسا کے معنی جو اپنے نصیب اور بہرہ کو نہ پہنچے ۱۲

چونکے چونکنا ترجمہ بیک بیکبار از خواب برخاستن کا ہم دم لیں گر خود آواز اوٹھے خواہ بلا آواز ۱۲

۵ سموم زہرین گرم ہوا جسکے چلنے سے کنوون کا پانی خشک ہو جاتا ہین ۱۲

یعنی غنچہ کی آواز جو شگفتگی کیوقت نکلتی ہے

نرم ہو مومیا یونانی لغت ہے فارسی والے مومیائی بولتے ہین اسکو
عضو شکستہ کے واسطے کہاتے ہین اسکے اثر سے بدن کی چوٹون کو آرام ہو
جاتا ہے یہہ دو نوع کی ہوتی ہے کانی اور عملی کہتے ہین کہ عملی آدمی سے بناتے
ہین اور نواح پارس مین ایک گانو ہے اوسکے قریب ایک پہاڑ ہے اوسمین ایک
تالاب ہے اوسمین ایک سال کے بعد چشمہ مین جوش آتا ہے لب تالاب کے
کنارون پر دسومت یعنی چکنائی رہجاتی ہے جب منجمد یعنی جم جاتی ہے تو حاکم
کارندے لیجاتے ہین اور یہ بہی کہتے ہین کہ پتہر کی مستی ہے یعنی جیسے گوند
درخت سے نکلتا ہے ویسی ہی پتہر سے نکلتی ہے بہر صورت مفید چیز ہے مگر آدمی
سے بنانا محض افترا ہے کیونکہ اگر یہ احتمال ہوتا تو اوسکو پیر زنگا کبہی ہاتہہ نہ چہوتے
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب مطلب ظاہر عدو آیا ہے تقدیر
شعرا نے نصیبونکا لکہا ہے کہ عدو نامہ بر بنکر آیا ہے اس صورت مین مدعی[۱] سے خط
لیلکے کیا کرینگے کیونکہ محبوب کا مدعا سمجہے ہین خلاصہ مطلب کہ جب محبوب نے دشمن
کے ہاتہہ خط بہیجا ہے تو اس سے صاف محبوب کا مطلب سمجہا گیا کہ محبوب
عاشق کا دشمن ہے مجہے آتا ہے رند بیباک شرع سے آزاد بے قید
آدمی مے آشام شراب پینے والا رندمے آشام وہ رند کہ جسکا مصرع
ثانی بیان ہے مصرع ثانی مین جو عربی الفاظ ہین اوسکی اصل عبارت بطور
مجموعہ یہ ہے خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَاکَدِرَ ترجمہ بکر یعنی لے وہ چیز جو صفا
اور بے عیب ہے اور چہوڑ دے اوس شی کو جو کدورت والی ہے خلاصہ مطلب
یہ کہ مجہکو اوس رند سے بڑا رشک ہے کہ شراب صاف او غیر صاف سب پی ہی جاتا ہے
اور مجہکو ایک گہونٹ ہی نہین ملتا نہ آیا خاک یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی رستہ
چلتا ہے اوسکے پاون کا نشان زمین پر پڑتا ہے اسیطرح کہتا ہے کہ جسقدر عمر گذر گئی

[illegible]
یعنی دشمن ہی کی مدعا
یعنی مطلب ۱۲

اوسکا رستہ یعنی اوسکا گذرنا خاک[1] بھی سمجھہ مین نہ آیا یعنی ساری عمر غفلت مین برباد کی اسکے بعد انجام یہہ سمجھے کہ یہہ جو داغ معصیت ہی اس عمر گذشتہ کا نقش پا ہی خلاصہ یہہ کہ ایسا گنہگار ہوں کہ سوائے نشان گناہان میرے وجود مین اور کوئی نکوئی کا نشان نہین خبر سنتے ہی یعنی جب قاصد نے محبوب کی جانب سی یہ خبر سنائی کہ محبوب سے امید وصال کی نرکہنا گویا اس پیغام کو قضا سمجھی

**نحوست** بھی نحوست نامبارکی ۔ بدشگنی سعادت کی ضد ۔ برخلاف نحوست نیک بخت ہونا گلیم تیرہ بختی تیرہ بخت بدنصیب ۔ بدقسمت خلاصہ یہہ کہ محبوب کی زلفوں کی محبت مین بدنصیبی کی سنبل میرے سر پر گویا ظل ہما ہے **گشادہ کار** یہہ ظاہر ہے کہ جیسے ہاتہوں کی انگلیون کے ناخن کام دیتے ہین ویسے پیرون کی انگلیون کے ناخن کام مین نہین آتے کام لینے مین بیکار ہین اسلئے کہتا ہے کہ جسنے گشادہ کار کو بخت تقدیر کو سونپ دیا ہی کیونکہ تقدیر کے آگے خرد کے تیز ناخن ناخن انگشت پا کی طرح بیکار ہین عقل کے ناخن عقل کی رسائی اور تدبیر کا سوچنا ہی بلا اوس زلف یعنی اوس زلف کی مصرع مین مضمون پیچیدہ ایک بلا ہی کہ جسکا کہلنا سخت مصیبت ہی جو یعنی ناز و ادا سمجھے یعنی مراد عاشق ہی کیونکہ جو خوبیان پیچ و تاب زلف مین ہوتی ہین عاشق کی سوا اور کون جانتا ہی ہوائے زلف کو زلف کا چہیڑنا اوسکا ہلانا ہی لرزتا ہی یعنی ڈرتا ہے کا فر ادا یعنی محبوب خلاصہ یہہ کہ ہوا نے چہیڑا ہے اور ایسا نہو کہ عاشق کی ذمہ لگا دے **بجہے گا** سوز کہتا ہی کہ اے گریہ تو مجہکو ذرا آب دیدے کیونکہ ایک پل مین وہ دل بجہہ جائیگا اور اگر آگ مین تو نہین عذاب دینا ہی تو تیرا اختیار ہی عذاب دیدے **گذرنے** گریہ تقدیر شعر اے گریہ میرے سر سے اتنا آب تو گذرنے دے کہ میرے سر پہ چرخ بہی جون حباب دکہلائی دے مطلب ظاہر ہے صبا بگولہ بنکر

---

[1] خاک بھی یہہ کلمہ حقارت کے واسطے لاتے ہین ۱۲ غ

تقدیر شعر اے صبا تیرے سے میری یہ آرزو ہے کہ اس یعنی چمن اسی ریف کی
خاک کا بگولہ بنے یعنی میری خاک کو اوڑالے تا کیونکہ میرے وجود کا پیچ و تاب
بحالت زندگی میں غم و الم کے باعث حاصل تہا بعد مرگ بہی معلوم ہووے
یعنی معلوم ہو کہ عاشق کی خاک کا بگولہ بنا ہے کہو خلاصہ یہ کہ اگرچہ میرا سوز
جگر گریہ سے کم ہوا سکو چاہتے تہا ہوا لیکن آرزو گریہ سے ضرور ہے
کہ اوسکی ذرا آتش حساب تو جلا دے شکار بستہ فتراک فتراک شکاربند
تسمہ جو زین کے پس و پیش لگاتے ہیں شکار کو اوس سے باندہ دیتے ہیں
اس شعر میں یہ لطافت ہے کہ فتراک زین سے باندہا ہوا ہوتا ہے اور اسکے
نیچے بہی ہو اس صورت میں بوسہ کا مقدور و مجال نہیں کہتا ہے کہ اپنی قسمت
پر نہایت افسوس ہے کہ محبوب کے فتراک سے باندہا گیا مگر رکاب کا بوسہ
حاصل ہوا کہ جسمیں محبوب کا پاؤن ہے جواب نا شنیدن جواب نامہ اسکی
تفصیل ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جب لوگ مردہ کو دفن کرکے واپس پہرتے
ہیں تو دو فرشتے کہ جنکا نام منکر نکیر ہے قبر میں آکر میت کو زندہ کرتے ہیں
سوال کرتے ہین کہ مَنْ رَبُّكَ[۵۲] وَمَنْ دِيْنُكَ اہل اسلام جواب دیتا ہے
کہ اَللّٰهُ رَبِّيْ وَدِيْنِيْ دِيْنُ الْاِسْلَامِ جب جواب و سوال قبر برحق
ہے اسواسطے اہل اسلام میں دستور ہے کہ میت کی الفی پر یا علیحدہ پارچہ پر بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اور اَللّٰهُ رَبِّيْ وَدِيْنِيْ دِيْنُ الْاِسْلَامِ لکہکر قبر کی لحد میں
میت کے منہ کے سامنے لگا دیتے ہین اس مراد سے کہ اسکی برکت سے میت
کو جواب بہی یاد او آسانی ہو اور جب میت زندہ ہو اوسوقت اوسکی نظر

۵۲ تجھکو کون ہے
رب تیرا اور کیا ہے
تیرا دین جواب رب میرا
اللہ ہے اور دین میرا
دین اسلام ہے

کلمہ شہادت پڑھوکر یاد آوے اور جواب مین آسانی ہو اس پارچہ او الغی پر لکھے
کو جواب نامہ کہتے ہین مطلب کہ جب اسے دفن کہ غیوالوبیری قبر مین جواب نامہ
نہین تو بجائے جواب نامہ یار رسکے نامہ کو بہلوکیونکہ جب قبر مین مجہہ عاشق سے ؤ
ملائک اعتقاد کے بارے مین سوال کرینگی تو کچہہ جواب تو دے یعنی بجائے جواب
نامہ یار کا خط سامنے کر دون کہ میرا یہہ ایمان نامہ ہے **رکھے ہے حوصلہ**
حوصلہ ہوٹا۔ پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے جسمین دانہ جمع کر لیتا ہے
اور مجازی معنی مقدور وہمت اہل ہمت مراد ہی خلاصہ یہ کہ دریا اہل ہمت کے
برابر سخاوت مین نہین کیونکہ دریا سے اتنا ہی نہین ہو سکتا ہے کہ حباب کا کاسہ
بھر دے یہہ ظاہر ہی کہ حباب کا اندر خالی ہوتا ہے **خنک لون کی** خنک
سرد خنک دل مراد عاشق جو فرط غم کے باعث آہین سرد بہرے دستور ہے
کہ اول آہین گرم ہوتی ہین کثرت کی جہت سی انجام سرد نکلا کرتی ہین **پہونچ**
رہونگا تقدیر شعر اے ذوق انجام منزل فنا پر پہونچ رہونگا اسصورت مین
مجہکو ایکبار محبوب کے قدمون مین مثال نقش قدم پا تراب کرنے تو دے پائے
تراب اوسکو کہتے مین کہ سفر کے ارادہ مین اپنے مکان سے نکلکر کسی دوسرے
مکان مین جا وے اوسکو اول منزل شمار کرتے ہین خواہ اپنے شہر مین وہ دوسرا
مکان ہو جب کسی کو دوسرے دن یا تاریخ مین شک ہوتا ہے تو ایسا کرتے ہین
اور اس لفظ کی تحقیق یہ ہے کہ فارسی گویان ہند کی غلطی ہے اور اوستادوں
کی کلام نظم اور نثر مین دیکہا نہین گیا مگر بعض ہندی اپنی کلام مین لائے ہین
جیسا کہ اس شعر مین بیت۔ گرد خط نیست برخسار تو اے جان دریاب +
میکند حسن تو بر عزم سفر پائے تراب + اور بعض محققین نے لکہا ہے کہ پنترا
صحیح ہے اور عام نے پائے تراب کر لیا ہے پس مطلب ہوا کہ انجام مرجانا

ہے اسصورت مین ایک دفعہ مجکو محبوب کے قدمون کے نیچے نقش قدم کیطرح محبوب کے پاؤن کے نیچے آنے دے کیونکہ میری منزل فنا کاہی پاتراب ہے یہ صحیح ہے کہ جو محبوب کے قدمون کے نیچے آئے کو پاے تراب کہے اسکے برابر کوئی پاتراب نہین

## ردیف یاے تحتانی غزل ۴

**دل صاف** ہو مطلب یہ کہ جو دل صاف ہو اوسکو معنی پرست ہونا چاہیے کیونکہ ظاہر کی صفائی سے کچھہ فایدہ نہین اسکی مثال یہ ہے کہ ظاہر مین آئینہ صاف ہے مگر اسکی خاک صفائی ہے کیونکہ یہ صورت پرست ہے **درویش** ہے درویش فقیر اسکی اصل دردیز تھا زا کو شین سے بدل لیا اور دردیز اصل مین دریوزہ تھا یعنی آویزندہ از در یعنی بھیکھہ مانگنے والا ریاضت محنت کرنا مشقت کرنا اہل طریقت کی اصطلاح مین ریاضت کی معنی خدا کی عبادت مین لگے رہنے کے ہین خلاصہ مطلب یہ کہ جو ریاضت مین چست ہو اوسکو درویش کہتے ہین اور وہ فقیری تارک نہین جو راحت پرست یعنی آرام طلب ہے دنیا دار ہے **جز زلف سو جھتا** خفاش چمگادڑ شپر ظاہر ہے کہ جانور رات کو نکلتے ہین دن کو نہین دیکھہ سکتے اسواسطے ان کو ظلمت پرست کہا ہے کہتا ہے کہ اے مرغ دل تو کچھہ خفاش نہین کہ ہر وقت زلف کے خیال مین لگا رہتا ہے **دولت کی رکھہ** تقدیر شعر یا رسر گنج سے دولت کی امید نہ رکھہ کیونکہ وہ موذی تجکو کیا دیگا جو خود وہ دولت پرست ہین یا اون یعنی جو موذی دولت پرست ہین وہ مثل مار گنج ہین

## ردیف یاے تحتانی غزل ۵

**زخم دل** نمک سے زخم زیادہ ہوتا ہے نون یعنی نمک مطلب ظاہر

خیال معنی پرست وہ ہے جو حقیقت کو سمجھے جسکی صورت سے کچھہ غرض نہو آئینہ کا خیال بغیر صفائی کے والی نہ ہو اور جو کچھ اس مین اس کی صورت نظر آتی ہے ۱۲

قبر مین عاشق مطلب یہ کہ جب تربت عاشق قبر مین مضطرب احوال ہے اسلئے لوح تربت پر سورۃ زلزال کا لکھنا مطابق حالت اضطراری مناسب جانا کہ جان لین کہ عاشق مضطرب کی قبر ہے سمجھے جانا دوسری مصرع کی تقدیر یہ ہے یعنی اب جو غور سے دیکھا تو سیوائے ورق زلزال پایا مطلب بیر ابر برسون مطلب یہ ہے کہ میرے وجود کے خاک کے ڈہیر پر ابر برسون روچکا یعنی ابر نے ترکر دیا مگر میرا سوز غم ایسا تیز ہے کہ اب تک میرے ڈہیر کی خاک جل کر اوڑنے مین سفال جیسی ہے اس مضمون مین زال سے بہی ترقی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ آگ سفال کو بہگو دین تو وہ آگ سے نہین اوڑنگی میرے دودہ مطلب یہ کہ زمانے کا سیاہ ہونا بصورت عدم روشنی آفتاب یعنی آفتاب کے سیاہ ہونے سے زمانے کا سیاہ ہونا متصور ہے اور زنگی کا سیاہ رنگ ہوتا ہے اور اسکا خال بہی سیاہ ہوتا ہے لہذا کہتا ہے کہ میرے دودہ آہ سے یہان تک زمانہ سیاہ ہے کہ آفتاب زنگی کے منہ کا خال ہے یہان سیاہ ہونے کے باعث زنگی سے مراد آسمان یعنی آفتاب سیاہ آسمان پر بمنزلہ سیاہ خال کے ہے یعنی میرے دودہ آہ سے آفتاب بے روشن ہے ہین وہ مجنون تمام مصو مجنون کی تصویر کو کاغذ پر لکھتے ہین عیدی واضح ہو کہ مدارس حال سے پہلے کل استادون کا یہ دستور تہا کہ عیدین کے عرفہ کے روز سب لڑکون کو عیدی بطور رباعی متضمن معنی عیش و عشرت بنا کر لکہکر دیا کرتے تہے اور ہر ایک لڑکا استاد کو حسب مقدور نقد دیا کرتا تہا پھر اونکو عید کی چھٹی ملجاتی تہی اب اسکا رواج بالکل اٹھگیا ہے کیونکہ پچھلے قاعدے مکتبون مین نہین رہے نمونہ کے طور پر ایک عیدی کو پڑہکر سمجھ لو ــ عیدست نشاط و جشن سلطانی کن ٭ بر مسند عیش رب

سویدا ایک سیاہ نقطہ

خاقانی کن ✤ از دیدن روئے تست حج اکبر ✤ دشمن بکشش بہانہ قربانی کن ✤
خلاصہ مطلب یہ کہ مین ایسا مجنون ہون کہ میرا کاغذ کہ جسپر میری تصویر ہے بہی مثل
عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے یعنی میری تصویر کو لڑکے دیکہکر ایسے
عیدی خوشی کرتے ہین ظاہر ہے کہ جو نئی طرز کی شے ہو اوسکا دیکہنا سب کو پسند
ہوتا ہے **جوش گریہ کا** یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی رویا کرتا ہے تو کپڑے
رومال سے آنسو پونچہا کرتا ہے عاشق کہتا ہے کہ میرے آنسو صفا کرنے
کے لئے گریہ کا جو آب روان ہے وہی پونچہنے کے لئے کپڑا ہے مطلب
کہ جب گریہ بند نہین ہوتا تو وہان رومال وغیرہ کیا کام آویگا اسلئے گریہ کے آب
روان کے لئے چادر آب روان کو رومال مقرر کیا ہے **چادر آب**
آب شار کے معنی ہے اور آب شار جہرنا جہان پر پانی جہرتا ہو - پہاڑ کا
چشمہ اصل صورت آب شار کی یہ ہے کہ چوڑے پتہر کو کندہ کرتے ہین اور مین
جو شگاف تہ و بالا ہوتے ہین اوسپر سے پانی جہرتا خوب معلوم ہوتا ہے **دل**
**یہ ہون گنج سوختہ** پانچوان خزانہ خسرو پرویز کے ساتوں خزانہ مین سے ایک
خزانہ کا نام ہے اسکے ترکیبی معنی گنج سنجیدہ کے ہین اسلئے کہ سختہ اور سوختہ سنجیدہ
کے معنی آئے ہین چنانچہ شاد آورد بہی یک خزانہ کا نام ہے کہ خسرو پرویز کے
سات خزانہ مین سے تہا کوہکن فرہاد جو شیرین پر عاشق تہا خسرو بالضم نام
پرویز بن ہرمز عاشق شیرین رقیب فرہاد کیا مال ہے یعنی ہیچ مال ہے
مطلب ظاہر **کہاؤن مین** بیڑا صحیح ہے غلط بیڑا پان کی گلوری یعنی وہ
پان جو کہانے کے واسطے کتہہ چونہ چہالیا ملا کر کہاتے ہین رگ پان جو
پان کی پتی مین باریک خط نمایان ہوتا ہے شیر کا سا بال مشہور ہے کہ بلی
کے بال مین یہ تاثیر ہے کہ اسکے کہانے سے انجیرون کی مرض پیدا ہوتی ہے

ایسا ہی شیر کے بال کی تاثیر ہے کہ موجب مرض ہے مرض انجیروہ پہوڑے جو گردن پہ نکلتے ہین اکثر یہ مرض ہلاک ہے مطلب یہ کہ جب سر رگ جان مین محبوب مثل بال شیر ہے تو کیونکر محبوب سے علیحدہ پانکا کھانا میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے لگا ہین جہان بید مجنون مطلب یہ ہے کہ جہان تمہارے کشتگان زلف کے مدفن ہین وہان نخل کی جگہ بید مجنون یا جال کا درخت ہے بید مجنون مین یہ ایہام ہے کہ اسمین مجنون کا لفظ ہے جو لیلی کا عاشق تہا خصوصا اور عموما عاشق کو مجنون کہتے ہین خلاصہ یہہ کہ مدفن کشتون مین عشق کی تاثیر سے یہ درخت اسواسطے پیدا ہوتے ہین کہ معلوم ہو کہ کشتگان زلف کا مدفن ہے اور زلف سے ان پیڑون کی مشابہت بہی ہے کیونکہ انکی شاخین مثل زلف خمیدہ ہوتی ہین اور جال کی یہ کہ زلف کو دام اور کمند سے تشبیہ دیتے ہین شوخ قاتل اعجاز مطلب یہ ہے کہ جب محبوب نے معجزات کا خون کرکے اوس خون سے اپنے لب لال یعنی سرخ کئے ہین تو میری شوخ قاتل کو پان سے رنگ کی کچہہ ضرورت نہین جو ترک ادب کے مضمون شاعر بید ترک باندہ دیتے ہین جواب اونکے ذمہ ہے اور معجزہ کا خون کرنا اوسپر غالب آنا ہے بسکہ ہے نوروز بادہ کو آفتاب مقرر کیا ہے نوروز ماہ فروردین کا اول روز یعنی جس روز کہ آفتاب نقطہ حمل پر آتا ہی حمل بارہ بروج آسمان سے ایک برج کا نام ہے نوروز سال بعد آتا ہے کیونکہ آفتاب کا دورہ ماہ فروردین کے اول روز تک بعد سال ختم ہوتا ہے کہتا ہے کہ بسکہ ہے یعنی جوانپا نوروز آفتاب بادہ ہے اسلئے اے ساقی ہمکو دور ساغر یک سال گردش ہے یعنی محفل عشرت مین دور ساغر کا وقت جو قلیل ہے ایک سال کے برابر ہے کہل گیا مضمون خلاصہ یہ کہ جب نامہ بر محبوب

کی جانب سے جواب خط لایا تو اوسکا اسقدر یعنی بہت شکستہ حال
دیکھکر تو بن خط کے پڑھے جو محبوب نے جواب لکھا تہا معلوم ہو گیا کہ
میرے دل کے توڑنے کا مضمون لکھا ہے اسیران محبت تقدیر شعر
اسیران محبت کے سینہ مین آگ بلا ہے کیونکہ شعلہ جوالہ کی طرح طوق گلو
تک لال ہے ہینچینی تصویر مطلب ہے کہ جب میرے اعضاے بوسیدہ
صرف تصور کرنے سے جدا ہو جاتے ہین تو اسیواسطے تیرے مجنون کی
تصویر کہینچنی اشکال یعنی مشکل ہے اعضا جمع عضو بدن کے جوڑ بوسیدہ
کہنہ۔ پرانا۔ گلا ہوا۔ سڑا ہوا تصور کرنے سے ظاہر ہے کہ جب مصور تصویر
لکہنے کا ارادہ کیا کرتا ہے تو اول سراپاے تن کا نقشہ سمجھ کر لکھا کرتا ہے
خلاصہ یہ کہ بدن کے اعضا ایسے ضعف ناتوانی سے بوسیدہ ہو گئے
ہین کہ فقط خیال کرنے سے گر جاتے ہین اسلئے بدنکا نقشہ مصور کے خیال
مین نہین آتا پھر تصویر کسطرح کہینچ سکے اور جب سب مصور مجنون کی تصویر
ضرور لکہتے ہین اسواسطے یہ مضمون قلمبند کیا ہے روز محشر تقدیر
شعراے ذوق اگر یہی طول نامۂ اعمال ہے تو روز محشر سے کتنی دن دیکھنے کو
چاہئین

## ردیف یائے تحتانی غزل ۶

موے سر لشکر سپہ سالا یعنی سارے لشکر کا افسر کہ جسکے اختیار مین
کل فوج خلاصہ یہہ کہ جو محبوب کے سر کے بال ہین وہ سیاہ سانپ ہین اور
جو سر مین مانگ ہے وہ سفید سانپ ہے آبلہ ہاے دوسرے
مصرع مین میرے لفظ کے بعد پڑا ایک صحیح ہے مطلب یہ کہ جو جسم کی
مانند میرے سینہ پر پہپولے دکہلائی دیتے ہین گویا کہ ہیرے مرصع دل

پر ایک غم کا لشکر آ کر پڑا ہے یعنی اوترا ہے خلاصہ یہ کہ دل کو فرزغہ اور
سینہ کے چہالون کو خیمے اور غم کو لشکر مقرر کیا ہے ہووے دل الخ
شعر مین رعایت معنوی سے کربلا معلی مشہد حضرت امام حسین علیہ السلام
کو بیان کیا ہے اسطرح کہ حضرت امام مظلوم اور شہید ہین دشت بلا آفت
او مصیبت کا جنگل کربلا کے بہی یہی معنی ہین شامیدان شامی یزیدی کیونکہ
یزید شام کا حاکم تہا اس شعر مین عاشق نے زلف معنبر محبوب کو شامیون کا لشکر
مقرر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ جیسا کہ کربلا مین سید الشہدا کو شہید کیا ہے ایسا ہی
مجہہ عاشق کے دل کو زلف معنبر نے دشت بلا مین قتل کیا ہے پس کیونکہ میرا
دل مظلوم نہو فرق اتنا ہے کہ قاتل شاہ شہیدان ملعون ہین اور زلف معنبر محبوب
لعین نہین کیونکہ عاشق کی زلف کی نسبت ارادت ہے اور جناب امام کی
ارادت نہ تہی کیونکہ یزید اور اوسکا لشکر قبل جنگ فاسق فاجر تہا کہ جنکی بیعت
حکومت عند الشرع جائز نہ تہی اسلئے آپ نے بیعت اطاعت قبول نہ کی

موذی زحمت تقدیر شعر جمع ضعیف زحمت کش موذی کو کیون ایذا
نہ دیوین کیونکہ اکثر زخم رسیدہ سانپ کا دشمن مور کا لشکر ہے خلاصہ مطلب
یہ ہے کہ جو ظالم ہوتے ہین اگر وہ کبہی مصیبت زدہ ہو جاوین تو مظلوم باوجود
ناتوانی اس موقع پر اپنا انتقام ضرور لیتے ہین جسکی مثال یہ ہے کہ زخم رسیدہ
سانپ کا دشمن لشکر مور ہوتا ہے اور موذی کو زحمت کش اسلئے کہا کہ اکثر
ظلم کرنیکے بعد زحمت مین پڑ جاتے ہین نہ دیوین کا فاعل جمع ضعیف ہین
موذی زحمت کش مفعول بہ ایذا مفعول ثانی کیونکہ کلمہ استفہام موذی
دکہہ دینے والا ضعیف ناتوان ۔ ناطاقت ۔ بوڑہا جمع ضعیف ناطاقتون
کی جماعت زحمت تکلیف ۔ دکہہ ۔ رنج زحمت کش بیمار یہان موذی زحمت کش

۱ مزرعہ ظاہر ہے کہ اکثر لشکر کا نزول زراعت کی جگہہ ہوتا ہے اور لشکر خیمون مین ہوتا ہے ۱۲
۲ کربلا اصل مین کرب بلا تہا کرب کے معنی غم ۔ رنج

سکے معنی ہیبت
اور یہی بلا
معنی ہیبت ہیچ
تخفیف سے کیا ہوا
سیبعہ لسیار

مرزا محمد جان

کے معنی یہی موذی بچار کے معنی ہین لشکر مور چونٹیون کا لشکر یعنی اونکا
بہت ہونا یہہ ظاہر ہے کہ بہ نسبت مار یعنی سانپ کی چیونٹی بہت ناطاقت
ہے **کعبہ توبہ خدا ہی** تقدیر شعر آج کعبہ توبہ کو خدا ہی قایم رکھے کیونکہ
جوش ابر نہین بلکہ اصحاب فیل کا سایہ ایک دوش ہوا پر لشکر ہے توبہ کو
کعبہ مقرر کیا ہے سا کلمہ تشبیہ یعنی مانند دوش ہوا پہ تیز آنے اور سر کے اوپر
کی طرف سے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ آج مین توبہ کرتا ہون مگر گناہون کا
لشکر تیز آتا ہے لہذا خدا ہی توبہ قایم رکھے کیونکہ اس لشکر کا جوش ابر سے
سے زیادہ ہے اصحاب الفیل ترجمہ ہاتہیون والے یعنی ہاتہیون کے سوار
جو ابرہہ کا لشکر تہا اسمین یہی ایما ہے کہ ابر مین اکثر میخواری کرتے ہین
اسیواسطے کہتا ہے کہ خدا ہی توبہ قایم رکھے **مین وہ شاہ** سد آبخشہ
دولت ہے یعنی طفیل سے جون مانند سمندر دریائے شور لشکر ہے
یعنی وہ جو جوش اشک کے طفیل سے اشک کے پانی مین سمندر کی تند جوش پڑتی
ہین یہ لشکر ہے باقی تلازمات شعری اور مطلب ظاہر **گاہ ہجوم یاس**
ہجوم انبوہ کرنا یاس بے امیدی گاہ کلمہ ظرف زمان ہجوم یاس ترکیب
اضافی یہ مرد سپاہی مراد دل سے ہے نہ یاس حسرت۔ ارمان کسی
چیز کے نہ ملنے کا افسوس لشکر لشکر یعنی یاس اور حسرت کے لشکر مین
مطلب ظاہر **خال چشم** تحمل شان و شکوہ آنکہہ کے حلقہ کے کو یہ کو کہ جسپر
مژگان ہین اوسکو مچھلی قرار دیا ہے اس شعر مین فقط رعایت مچھلی
کی ملحوظ ہے کیونکہ لشکر سلطان سکندر ایک وقت مچھلی کی پیٹھہ پر
زمین سمجھکر اوترا تہا ظاہر ہے کہ سمندر کی بعض مچھلی کا عظیم الجثہ ہونا ثابت ہے
اور خال کی مشابہت سلطان سکندر سے نہین کیونکہ خال سیاہ ہوتا ہے

اور جناب سکندر رومی سفید رنگ تھے البتہ پلنگ زنگیون کا سالار زنگی سیاہ لون تہا مطلب ظاہر مگر مصنف نے خال کو سکندر مقرر کیا ہے ہووے امام تقدیر شعراے ذوق امام برحق پیدا ہووے تو ابہی دیکہہ کہ اسلامیون کا لشکر مانند سبحہ گوہر گرد ہوتا ہے آامام برحق ترکیب توصیفی ہوتا گرد ہے یعنی جمع ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ اعتقاد کے بارے مین کہتا ہے کہ اگر امام برحق یعنی حضرت امام مہدی پیدا ہون تو اوسیوقت اونکی اطاعت مین اسلامیون کا لشکر جمع ہو جاوے ظاہر ہو کہ مسئلہ ہے کہ قرب قیامت مین بارہوین امام حضرت مہدی پیدا ہونگے اونکی وقت سے اسلام کا زور ہوگا

## ردیف یاے تحتانی غزل ۷

**میری خاکستر** اخگر آگ کی چنگاڑی عشق کا شروع مطلب ظاہر **دل کو کہدون** ڈہب ترجمہ طرز۔ روش۔ وجہ۔ طریق۔ طور تا علت کے لئے ہے مرکب بجز یعنی اسلئے رکہہ دون کہ یہ قربانی الخ **خال سے خورشید** خورشید باعتبار روشنی چہرہ محبوب سے مراد ہے تیرہ بختان جمع تیرہ بخت بے بہرہ و بے نصیب تیرہ بختان محبت مراد عاشق خلاصہ یہ کہ عاشقان سوختہ کوکب ہو جائین اور یہ کوکب بجاے خال ہو اس صورت مین خورشید رخ کی خوبی حسن کیا ہی خوب معلوم ہو ظاہر ہے کہ شے جل کر سیاہ ہو جاتی ہے خال سیاہ ہوتا ہے سوختہ کوکب مراد مدبر و بد بخت ہے **عشق تعلیم** تقدیر شعراے عشق گر مجنون آنکر لیلی کا ہم مکتب نہ بنے تو تعلیم نیاز و ناز یکجا کیونکر ہو مطلب یہ کہ جب مجنون اور لیلی پہلے ہم مکتب ہوے تو عشق کی تعلیم سے باہم نیاز و ناز کا علم ظاہر ہوا اگر ہم مکتب نہ ہوتے تو کیونکر یہ صورت ظہور پاتی خلاصہ یہ کہ عاشق معشوق کا اتالیق حضرت عشق ہے جو عاشق نا زار ہیرتا ہے اور معشوق آرام و چین سے ہے **جو نہون عقدے** عقدہ گرہ مشکل بات عقدے جمع بقاعدہ اردو وا کشادہ۔ کہلا ہوا۔ جدا عقدہ

مطلب ظاہر ہے کہ مطلب کا عقدہ کہلنا چاہئے عاشق کہتا ہے کہ جو عقدے
تصویر کے غنچہ کی طرح کہلتے نہین ہین وہ ہمارے لئے عقدہ مطلب بنے ہین یعنی
نہ کہلنے والے مطلب سلئے ہماری قسمت پروائے یعنی افسوس کرنا چاہئے ہے
**سیاہ کاری سے** سیاکار گنہگار روز محشر شب ہے خصوصیت کر روز محشر
دوجہت سے ہے ایک یہ کہ روز محشر کے بعد شب نہوگی دوسرا قیامت کا دن
بہت روشن ہوگا کیونکہ اب آفتاب چوتھے آسمان پر ہے کہ جسکی دوری
چار ہزار سالہ راہ ہے باوجود اس بُعد کے دن اتنا روشن ہے جب قیامت
کے دن سورج زمین کے متصل اتر آیگا تو دن کی روشنی کہانتک ہوگی
**سرمہ چشم** تقدیر شعر ایسا کاجل کہ جسمین سے اوسکا خال لب بنے یہ تعجبانہ
یا بطریق استفہام کہتا ہے کہ دود آہ سرمہ چشم کواکب کیون بنے ہے مطلب
یہ کہ آہون کا دہوآن جو آسمان پر پہونچکر ستارون کی آنکہون مین بجائے سرمہ
پڑجاتا ہے یہ ستارون کے لائق نہین اس آہ کے دہوئین سے فقط خال لب
معشوق بنانا چاہئے کیونکہ محبوب کی لب زیبا اسکے لائق ہے کاجل دیویکی سیاہی
کہ جس سے روشنائی گوند ملاکر بناتے ہین **تربیت**[1] **سے** تربیت پرورش۔
پالنا اہل لائق نا اہل نالائق اس شعر مین نالائقون کی مذمت ہے **موذیون**
**کو** موذیونکا یہ نسخہ غلط ہے معدوم البصر نسب کی گئی بینائی اندہے کی معنی ہین
عقرب بچہو اسکی نظر نہین پہلے مصرع مین موذیون کے حق مین بد دعا ہے کہتا
ہے کہ خدا کی حکمت کاملہ اصل مین یہ تہی کہ عقرب کو نظر نہین آتا والا اسکے
نیش سے کوئی نہ بچتا ایسا ہی جب کوئی موذی ہوا کرے اوسکی آنکہین بچہو
کی طرح اندہی ہوجائین **عشق ہے** اسے شیخ صنعان[2] ایک ولی کامل
گذرے ہین آپ کا سات سو مرید تہا اور خلق مطیع تہی آپ کی دعا قبول وکرامت

مشہور تھی ایک عورت چلپا کے باعث آپ نے کفر اختیار کیا مریدون نے
خدا کی درگاہ مین بہت گریہ وزاری کی انجام شیخصاحب تائب ہوئے
یہ بجائے خود منطق الطیر مولفہ جناب شیخ فریدالدین عطار مین مفصل
مرقوم ہے مطلب ظاہر

## ردیف یائے تحتانی غزل ۸

کچھہ نہین تجہیز سامان کرنا۔ شادی کے جہیز کا دینا اور مردہ کا اسباب تیار
کرنا ظاہر ہے کہ جب کشتہ سیماب کی طرح خاک ہوگیا تو خاک کو تجہیز تکفین نہین
ہوسکتا اوسے مارا چادر مہتاب[۱] اسلئے چاہئے کہ لوگ سمجھین کہ رخ روشن
کا مارا ہوا ہے جو حسب حال ہے کل جہان سے جہان سے یعنی جس جگہ
مطلب ظاہر چمن زہر سبزہ شمشیر تلوار کے جوہر سبزہ اسلئے کہ شمشیر کے جوہر جو
اول درجہ کی لوہے کی ہوتی ہے اوسکے جوہر مثل سبزہ[۲] یعنی برنگ سبزہ لہرایا
کرتے ہین زہر آب وہ پانی کہ جسمین زہر ملا کر تلوار کو تاؤ دیکر بجھایا کرتے ہین
ایسی تلوار کے زخم سے آدمی جان بر نہین ہوتا کیونکہ اچھا نہین ہوا کرتا
مطلب ظاہر مین وہ مجنون بجائے کرتا تہا کرتا ہے صحیح ہے قبلہ و کعبہ
لکھا یا اسواسطے کہ مجنون کے نزدیک سیاہ رتبہ عشق کی منزل مین اعلی ہے اور
باپ کو قبلہ و کعبہ لکھتے ہین پس مجنون اسلئے قبلہ و کعبہ لکھتا ہے کہ عشق مین مجھے
بمنزلہ پدر سمجھتا ہے القاب وہ عبارت جو خط کے آداب سے اول پیشانی
پر لکھی جاتی ہے جیسا کہ میرے قبلہ و کعبہ سلامت اور مہربان دوستان زاد
لطفہ وغیرہ ذالک مین نہ ترڑ پا قطعہ بند شعر مین کہتا ہے کہ اگر مجھکو عشق کا
آداب ہو تو مجھے محبوب جو گل سے بہی سوا یعنی بہت نازک ہے اسطرح ادون
کے تلے داب لیوے یعنی کبھی نہ داب سکے یہ واضح ہے کہ جب ذابح مثلاً

---

حاشیہ: حکایت شیخ صنعان ... (مشہور ہے)

۱ مہتاب چاندنی اصل مین ماہ تاب تہا تاب بمعنی روشنی ۱۲
۲ سبزہ رنگی

[illegible]

قصاب وغیرہ ذبح کیا کرتے ہیں تو پہلے مذبوح یعنی بکری وغیرہ کو زانو کے زور سے دبا لیا کرتے ہیں

## ردیف یائے تحتانی غزل ۹

**لیتے ہی دل** لیتے ہی گیا آئے کیا چلے یعنی میرے حق مین محبوب کا آنا جانا مساوی ہے کیا آئے کیا چلے ہوا در مین تعجیل وقت پر استعمال کرتے ہین یعنی آکر اوسیوقت پھر جانا مساوی اسواسطے کہا کرتے ہین کہ تیرا آنا نہ آنے کی مثل ہے **آگ لینے آئے تھے** یعنی جب دل کو لیکر جلد یا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ آگ لینے آئے تھے تو دل کو جو آگ کی طرح سوزش ہیں گئے لیگئے **بل بے غرور** آفتاب کی روانگی روزمرہ ہے لیکن زمین پر اسکی رفتار کا اثر مثل نقش پا نہین ہوتا کہتا ہے کہ محبوب غرور حسن کے باعث اسقدر جلدی میرے آگے سے نکل گئے کہ زمین پر سے اوڑتے چلے گئے **افسوس ہے** جانور زمین سے اونچا اوڑتا ہے اوسکا سایہ زمین پر ہوتا ہے یہی جدا ہوتا ہے **قاتل جو تیری** رگ تنا ترجمہ دل تنگ شدن کا ہے عربی لقباً رگ رگ یعنی شہر شہر کے اسواسطے خنجر چلایا کہ ایذا پہنچے **آلودہ سرمہ سے** سرمہ سے فقط آنکھ سیاہ ہوتی ہے اور نگاہ جو ایک نور صاف ہے یہ سیاہ نہین ہوتی اور نور بصر ہمیشہ آنکھ سے نکلتا رہتا ہے کہتا ہے کہ اسیطرح جو اہل صفا ہیں بلا کدورت بغض وکینہ جہان سے صاف چلے جاتے ہین **لیجائین تیرے** دستور ہے کہ جب کوئی صمیمی دوست دوست سے رخصت ہوا کرتا ہے تو اسکو علیحدہ ہونیکا نہائت قلق ہوتا ہے اسواسطے جب تک وسکی نظر دوست اور اسکی مکان پر پڑتی ہے تو تب تک وہ پھر پھر کر دیکھتا ہی جایا کرتا ہے مطلب ظاہر ہے **ذوق** الحفیظ حفیظ اسمائے صفات باری تعالی مین سے ایک اسم ہے اسکے

لو لیتے ہی دل یعنی دل کو لیکے ۔۔۔ اہل صفا اس شعر مین ۔۔۔ تعریف اپنی کی ۔۔۔ محبوب کی طرف اشارہ ہے ۔۔۔ تہذیب دینی محبت و اخلاص کے ۔۔۔ ۱۲

معنی نگہبان کے ہین اسجگہ مین خدا سے پناہ چاہنے کے معنی مراد ہین یہ تیری قضا یعنی نگاہ یار

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۰

الگ تا ہو نہ صحیح اور اگر تا ہووے غلط مطلب ظاہر خبر لون جنون یعنی اے جنون مطلب ظاہر لگے ہے اس تقدیر شعر میرے دامن سی ہر خار اس تمنا مین لگے ہے کہ اگر اک تار دامن سے عطا ہو تو مین دستار کردن خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عاشق کہتا ہے کہ میرے دامن سے ہر خار اسواسطے لگے ہے کہ ہر خار کی یہ تمنا ہے کہ اگر عاشق کے دامن سے اک تار عطا ہو تو مین اوسکو بجائے دستار کردن دستار کرنے یعنی دستار پہننے سے فضیلت حاصل کرنے سے مراد ہوتی ہے اس مضمون مین عاشق نے اپنے دامن کا شرف ثابت بیان کیا ہے کہ عاشق کے دامن کا ایسا مرتبہ ہے کیا تو نے وحشت آدمیون سے نفرت جیسے جانورون مین ہوتی ہے گریبان ہمکنار یعنی ہم بغل ہونا یہ کہ گریبان چاک ہو کر دامن تک پہنچا ہے مطلب ظاہر ترے جو سجدہ نہ پوچھین یعنی صاف نہ کرین حور عین حا کی ضم اور عین کے کسرہ سے حور چشم اور حور بہشت یعنی محبوب کے در کی خاک کی ایسی فضیلت ہے کہ حورین دامن سے بھی نہ پوچھون ہوا بے پردہ یعنی اتفاقاً محبوب کا منہ ننگا ہو گیا پھر محبوب نے اسطرح منہ چھپا لیا کہ درمیان مین دیوار کی طرح اپنے دامن سے ایک دیوار بنا لیا یعنی دامن اوٹھا کر منہ کو ڈھانپ لیا وہی زیبا ہے مطلب کہ اوسکے لئے وہی زیبا ہے کہ جسکی جو قطع یعنی جو مخلوق اپنی اصلی ہیئت پر وضع کیا گیا ہے وہ اوسی صورت مین زیبا ہے مثلاً ہاتھ پاؤن وغیرہ جو اصلی ہیئت پر نہون تو زیبا نہین علی ہذا القیاس ہر ایک چیز کی نسبت سمجھ لو پھرون ہین کہ کھینچے

حور بالضم جمع حوراء کی سفید رنگ اور سیاہ آنکھ اور ...
... یعنی ... بہشت
... یعنی ... بہشت ...

کہسار پہاڑ دامن کہسار وہ جو شروع پہاڑ کے نیچے کی طرف ہے جیسے
پہاڑ کی چوٹی وہ کہ جہان پہاڑ کی اونچائی ختم ہو تقدیر مصرع ثانی اگر میرے
دامن سے دامن کہسار باندھا جاوے تو مین اپنے زور وحشت سے پہاڑ
کو گوسون کھینچے پھرون اور دامن کا دامن سے باندھنا معلوم ہے جلینگے
آتش پاؤن سے حنائی رنگ کو آتش مقرر کیا ہے واضح ہو کہ بعض انگرکھہ
اسقدر لنبا پہنتے ہین کہ انگرکھے کی لٹکتی ہوئی آنچل سے پاؤن چھپے ہوتے
ہین گرمی رفتار مراد تیز رفتاری یہ ضرور ہے کہ تیز چلنے مین کپڑا اڑا کرتا ہے حاصل
یہ کہ اب جسوقت محبوب نے تیز چلنا شروع کیا اور پاؤن ننگے ہوتے گئے تو کئی
گھر جلینگے یعنی محبوب کے عشق مین برباد ہو جاینگے دکھائے صدمہ صدمہ
آسیب۔ دکھ۔ رنج پہنچانا تہہ یعنی اسقدر دامن کا وزن یا سخت ہونا صدمہ
پہنچانے مین کچھہ حقیقت نہین رکھتا ہے باوجودیکہ دامن مثل لاشی ہے مگر مجنون
کے پاؤن کو زنجیر نے ایسا صدمہ پہنچایا ہے کہ اب رفتار کے وقت دامن سے
پاؤن کو صدمہ پہنچتا ہے عزیز اصلا سرمایہ ہمت کو کہ دربائے صحیح ہمت کو
یعنی اہل ہمت کو آبل ہمت سخی مصرع ثانی مصدق دعوی ہے مطلب ظاہر
مربی بھی نہین مربی پرورش کرنیوالا تربیت کرنیوالا۔ پالنے والا خلشگر
خلش بفتح اول وکسر دوم تیز چیز کے سرکا چیز مین نیچے جانا یعنی گھس جانا اور زخم
کرنا خلشگر زخم کرنیوالا مراد دکھہ دینے والا آرایش دینا یہ کہ خلش گر کو اوسکی
خلش کرنے سے بوجہ نصیحت آراستہ کرنا کہ ایسا کام نہ کرے مطلب یہ کہ جو
خلش گر ہین اونکو مربی ہی آراستہ نہین کرتے کہ دکھہ ندین اسکی مثال بیان
کرتا ہے کہ دیکھو کہ جسکو صحرا مین کانٹے لگتے ہین اونکو صحرا پوچھتا نہین یعنی
صحرا دامن سے کانٹے الگ نہین کرتا اور یہ ہی تقریر ہے کہ مربی ہی موذی

کو ہرگز آرایش یعنی زیب نہین دیتے ہین دوسرے مصرع علت ہی اسطرح کہ دیکھو
صحرا کہ جسمین خار پیدا ہوتا ہے باوجود اس تعلق کے صحرا اپنے دامن سے خار کو
نہین پونچھتا یعنی آرایش نہین دیتا کہ وہ خلش کرتا ہے یہ ظاہر ہے کہ گرد آلود چیز
کو دامن سے صاف کیا کرتے ہین یہان پونچھنے کا لفظ بلحاظ سنان ہے
کہ سنان وغیرہ کو صاف کیا کرتے ہین **فرشتے ترے پندار عزو مطلب**
ظاہر ہے **پاؤن شکستہ دل غمگین** جو مراد سے ناامید ہو یعنی چھالے
اسلئے شکستہ دل ہوتے ہین کہ ہم مین خار کیون نہین اولجھا **ترے مجنون**
وہ جامہ عریان تنی یعنی بدن کا ننگے ہونا رہنا یائے مصدری ہے دوسرا مصرع
جامہ عریان تنی کا بیان ہے ضمیر جسکو مجنون کی طرف عائد نہین اسکا مرجع جامہ
عریان تنی ہے **کہان وہ ہم** دامن سوار لفظ مرکب ہے اوس
لڑکے کو کہتے ہین جو دامن کا سرا پنے دونون پاؤن کی طرف سے اونچا کر
بازی کرے اور آپ کو سوار تصور کرے یہ معلوم ہے کہ لڑکے دامن کو اونچا
کرکے نقلی گھوڑے بنکر کودتے پھاندتے دوڑا کرتے ہین **توسن ہوا**
چالاک گھوڑا خلاصہ مطلب یہ کہ لڑکپن کا زمانہ جو عالم بیفکری کا ہوتا ہے اوسکو بطور
تاسف یاد کرکے کہتا ہے کہ ہم دامن سوارون یعنی لڑکون مین جو کھیلا کرتے
تھے وہ زمانہ کہان ہے اور بجائے کیا لیا صحیح ہے **مراد وہ گریہ** گل رخسار
محبوب سے مراد ہے **بس و آلودہ** آلودہ دامن گنہگار **تسبیح** شیخ نیکو
کارون کے دامن سے تار لیکر تسبیح بنانا نیک ہے اور اس شعر مین اسکا اولٹ
بیان کیا ہے کہتا ہے کہ مین ایسا گنہگار ہون کہ میرے دامن سے تار لیکر
تسبیح بناتے ہین خلاصہ یہ کہ لوگ عاشق کو برا کہتے ہین اور عاشق کا ایسا رتبہ ہے
کہ اوسکے دامن سے فرشتے تار لیکر تسبیح پروتے ہین پاک دامن جو گناہون سے پاک ہو

یہ صید ناتوان تقدیر شعر یعنی مین جو صید ناتوان مثل پر افتادہ ہون اگر مجھکو نسیم دامن گلزار اپنے دامن سے لگائے تو اوڑجاؤن گلزار کا دامن وہی باغ کا احاطہ خلاصہ یہ کہ مین ایسا ناتوان ہون کہ اگر ہوا اوڑائے تو مین گرے ہوئے پر کی طرح اوڑجاؤن **نگاہ بوالہوس** تقدیر شعر اے محبوب بوالہوس کی نگاہ تیری خاک اوڑانے کو ایک آندہی ہے اسلئے اے محبوب تو اپنے چراغ شعلہ رخسار کو دامن سے چھپالے بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو مجازی عشق والے سے مراد ہے آندہی صرصر باد تند کا ترجمہ ہے محبوب کے رخسار کے شعلہ کو چراغ مقرر کیا ہے اس اعتبار سے کہ شعلہ روشن ہوتا ہی محبوب کا رخسار بہی مثل شعلہ تابان و درخشان ہوتا ہے اور یہ بہی ایما ہے کہ شعلہ ہوا کے صدمہ سے جلد فرو ہو جاتا ہے یعنی بجہہ جاتا ہے اسیطرح محبوب کا رخسار بہی نازک ہے جو بہ نظر سے مرجہا جاتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ آندہی سے چراغ گل ہوجاتا ہے خلاصہ یہ کہ ایسے بیہودہ آدمی کی نظر محبوب کے رخسار پر پڑنی خوب نہین اور یہان کوئی شخص بوالہوس کے معنی عاشق مراد نہ رکھے کیونکہ اس دیوان مین کئی جگہ بوالہوس کی مذمت بیان کی ہے علاوہ اسکے جہان بوالہوس کے لفظ کی استعمال ہوگی تعریف کے موقع پر نہ ہوگی اور اس شعر کے مطلب کے بہی برخلاف ہے کیونکہ عاشق محبوب کو کوئی صدمہ یا محبوب کے حسن کی بیرونقی کا خواہان نہین کیونکہ جب چراغ گل ہوگیا تو ضرور حسن کی بیرونقی متصور ہے پس وہی تقریر صحیح ہے جو بیان ہوئی کہ بوالہوس کی نظر محبوب کے چہرے پر پڑنی خوب نہین

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۱

ہون یہہ لاغر خس تنکا کبادہ نرم کمان جو ابتدا مین کمان چلانے سیکہنے کے

وقت استعمال اور ورزش کرتے ہین مطلب اور تقدیر یعنی مین اسقدر لاغر ہون
کہ میرا قامت ایک خس کے بوجہہ سے کمان کی طرح لچکے ہے اور میرا قامت پانے
تمکس کے بوجہہ سے ہی کمان کی طرح لچکے ہے یہہ اسیری مین گران اکثر سے
نخ مین ارزان کے مقابل اور مقابل سبک کے وزن مین اور قوی کا بہی
افادہ دیتا ہے چنانچہ بخت گران اور بہت کے معنی ابہی آتا ہے جیسا کہ گران سنگ
یعنی بہت وزن اور ایسا ہی گران قدر گران پایہ گران تمکین گران خواب
گران خوار اور دیر کے معنی مین بہی مستعمل ہے جیسا گران سیر و گران گوش اور بد
مکروہ مین بہی استعمال ہے جیسے دل گران و درد گران و سر گران پس جانا
گران خاطر کے دل گران کے معنی ہین یعنی محبوب کے جانب سے جو غم والم
مین بہاری دل ہے قلابہ حلقہ ظاہر ہے کہ پنجرے کی چوٹی پر لوہے کا حلقہ
یعنی کڑا ہوتا ہے جس سے پنجرے کو پکڑتے اور لٹکاتے ہین خلاصہ یہ کہ میرے
گران خاطر ہونیکے باعث قفس کہ جسمین مقید ہون اسقدر بہاری ہو گیا ہے
کہ اوسکے بوجہہ سے پنجرے کا کڑا ٹوٹ جاتا ہے **بانده دے** قیس عرب
مقدس مین ایک قبیلہ کا نام ہے جو قیس کی اولاد سے ہے اور مجنون کا
لقب مطلب ظاہر اپنے دامن مین سکے سکنا پہٹنا ظاہر ہے کہ
پہولون کو توڑ کر بعض اوقات دامن مین ڈالا کرتے ہین اور یہہ بہی ظاہر ہے
کہ دامن کی چیز کا بوجہہ چولی پر پڑتا ہے مطلب ظاہر

## ردیف یاے تحتانی غزل ۱۲

**رخصت اے زندان** زنجیر در باضافت یعنی دروازے کی کنڈی
کڑی ملوا ترجمہ کف پا کا ہے کہتا ہے کہ اے زندان اب تو میرے سے
رخصت ہے یعنی اب مین زندان سے نکلتا ہون کیونکہ میرے نکالنیکے

لئے جنون زنجیر کھڑکاتا ہے اور خار دشت زندگی نکلنے کے بعد میری طرف
سے تجھکو مژدہ ہو کیونکہ پھر میرا تلوا کھجلاتا ہے یعنی پھر جنگل کے جانیکا جوش
ہے **سر بوقت ذبح** سر کا زیر پا ہونا اسجگہ یہ مراد ہے کہ جسکو ذبح کیا کرتے
ہین اوسکا سر پاؤن کے نیچے دبا لیتے ہین اور جو مذبوح ہوتا ہے وہ
تڑپ کر لوٹا کرتا ہے اور لوٹنے کے بہت معنی ہین جیسے ہاتھہ پاؤن مارنے
اور ابتر ہونا اور زیادہ ہنسی کے وقت جو لوٹا کرتے ہین اور لوٹنا خوشی
کے وقت بھی ہوتا ہے یہان اسی خوشی کے معنی مراد ہین اللہ اکبر
سبحان اللہ مقام تعجب اور تعریف مین مستعمل ہے یہان تعجب سے مراد
ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر ذبح کے وقت پڑہتے ہین یہ ذبح کرنے کی
نیت ہے اس شعر مین یہ سب الفاظ مناسبتین ہین خلاصہ یہہ کہ جب محبوب نے
میرا سر ذبح کے وقت دبایا تو مینے اللہ اکبر تعجب سے کہا کہ یہہ میرے نصیب
کیا خوش ہین **واہ واہ شور** کلمہ واہ واہ کا استعمال تعریف کے موقع پر ہے
اور ہما جانور کی خوراک استخوان ہین **تاب مدد** مطلب یہ کہ طاقت تاب
مدد کے یعنی طاقت کہتی ہے کہ مین مددگی ہون اور میرا ضعف سے سینہ
مین دم ہے اس حال مین دیکھئے کہ مجھے خدا لب محبوب تک کیونکر پہنچاے
لب تک پہنچانا وصل محبوب سے مراد ہے **بس کرم سوز درون**
کرم بکاف عربی بمعنی بخشش صحیح اور بس کر غلط بس کرم سوز درون یعنی
اے سوز درون بس کرم کر رحم جوش گریہ یعنی اے جوش گریہ رحم کر چہپانے
کا بہر آنا رونے سے مراد ہے مطلب ظاہر **ہل بے استغنا** ہل بے
تحسین کا کلمہ ہے اُف افسوس بیتابی بے صبری بطاقتی اس شعر مین
محبوب کی استغنائی اور اپنی بے صبری کا حال بیان کیا ہے

## ردیف یاے تحتانی غزل ۱۴

زخمی ہون مین ناوک تیر دزدیدہ نظر چور آنکھ سے دیکھنا کہ کسیکو معلوم نہ ہو کہ دیکھتا ہے یا نہین جانے کا نہین چور جبکہ مین اوس ناوک دزدیدہ نظر کا زخمی ہون اسلئے اب زخم جگر کا چور یعنی ناسور دہ نہین ہوگا زخم کا چور ناسور کو کہتے ہین ہم خوب ہین انداز ڈال ڈول۔ وضع یہان مراد کمر کی باریکی سے ہے تا مین موتی پروتے ہین کہتا ہے کہ اے محبوب تیری کمر کا انداز خوب معلوم ہے کہ یہان تک باریک ہے کہ کوئی یعنی کسی دل کے گہر سے پرو ہو کر نکلتا ہے گر اب کے پھرے یہان پھرنے اعتقاد کے بدلنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر اب کے شیخصاحب حج کر کے واپس آگئے تو یقین جان لو کہ شیخ جی اللہ کے گھر سے پھرے ہین عاشق کے نزدیک بات یہ ہے کہ جب اللہ کے گھر چلے گئے تو پھر واپس آنا کیا بلکہ وہین بقعہ پاک مین جان فدا ہونا چاہیے تہا اور یہ بہی تقریر ہے کہ جب کوئی نہایت مرض اور تکلیف سے صحت یاب ہو تو کہتے ہین کہ یہ اللہ کے گھر سے آیا ہے یعنی قریب المرگ ہو کر صحت یاب ہوا اسکو نئی زندگی ہوئی کہتے ہین جبکہ شیخ جی بوڑھے ہین اور سفر کی تکلیفین سخت ہوتی ہین لہذا کہتا ہے کہ اگر اب کے واپس آئے تو یہ جانو کہ وہ خدا کے گھر سے پہرے وہ خلق سے خلق عادت۔ خو سبہاؤ۔ دوسرا مصرع مصدق دعوی ہے اسطرح کہ شاخ ثمردار سے پہلے گل نکلتے ہین کہ جن سے خوشبو آتی ہے اسکے بعد پھل لگتا ہے کہ جس سے لوگون کو فائدہ پہنچتا ہے اسیطرح جنکی نیک خلاقی ہے اول شیرین کلامی سے خوش و خرم کرتے ہین پھر کہانا کہلانے وغیرہ تواضع سے پیش آتے ہین حاضر مین جلو کو تل گھوڑا کہتا ہے کہ جسطرح بادشاہ کی سواری کے ہمرکاب کوتل گہوڑے

جلو مین ہوتے ہین اسیطرح میرے توسن وحشت کے ہمراہ کوہسار اپنے
دامن کو کمر سے باندہے ہوئے چلتے ہین دستور ہے کہ جو نقیب وغیرہ
بادشاہ کی سواری مین ہوتے ہین وہ کمربستہ ہوتے ہین فریاد ستم کش
ستم کش مظلوم مراد عاشق سے ہے یعنی مظلوم کی فریاد وہ تلوار ہے کہ جسکا
وار آسمان سے بہی　گزر کے اشکون مین خلاصہ یہ کہ جیسے حاجی دریائے
شور سے گذر کر حج کے واسطے جاتے ہین ایسا ہی ہم اشکون کے دریا پر سے
گذر کر سوئے دریار جاتے ہین کیونکہ دریا کے سفر سے مقصود کعبہ ہے
اُف گرمی اُف افسوس اسجگہ شدت گرمی کے باعث تعجب اور حیرانی کے
باعث کہتا ہے ٹہوکرون ٹہوکر بالفتح اسجگہ ٹہوکر مارنے کے معنی ہین ٹہوکر
مارنا ترجمہ پشت پا وسرپا زدن چیزے را اثر سے تئے کلمہ تشبیہ ای مانند شر مطلب
ظاہر گشتہ ہون سیاہ مست یعنی بدمست جسکو بہت نشہ ہو مراد محبوب
مستی گشتہ جوش شہوت اسجگہ جوش عشق سے مراد ہے جو شجر سے ظاہر معلوم
ہوتا ہے چنانچہ درخت سے کو ند کھلتا نہین دل کا کہلنا مراد خوش
اور دل کا بند ہونا مراد ملول اور ناخوش ہونا اور یہان حقیقی معنی سے مراد
مجازی ہین مطلب یہ کہ مین حیران ہون کہ تو نے میرے دل مین کیونکر
گھر کر لیا حالانکہ دل تو ہمیشہ سینہ مین بند رہتا ہے کہلتا نہین کہ تو آجائے
اور دل کا منقبض ہونا ظاہر ہے نالون کے اثر سے پہوڑا سا پکتا ہے
یعنی جگر ریم پیپ دوسرا مصرع ثبوت دعوی یعنی جیسے آہن سے ریم ہمیشہ یعنی جب
لوہے کو گہلاتین ریم ضرور نکلیگی پہوڑے کا پکنا پیپ کا پہوڑے مین
کہولنا کیڑا فربا سا کہتے ہین کہ پتھر کے اندر کیڑا ہوتا ہے عاشق کہتا ہے
کہ کیڑا ادنی رتبہ کا جانور ہے اسکو پتھر کی ایسی الفت ہے کہ اوس مین رہتا ہے

اور انسان جسکا کل مخلوق سے اعلی رتبہ ہے کیا پیدا انسان دل کے دل میں
گھر نہ کرے گھر کرنا خانہ کردن کا ترجمہ ہے یعنی قائم شدن مکان گرفتن
واقامت کردن تیر اوس نگہ مطلب یہ کہ اگر پہلے اوس نگہ کا تیر دل میں گھر
کرے تو پھر اسکے بعد جو ناسور عشق ہے وہ زخم تیر کے گھر میں گھر کرے تیلی
سیاہ بھونرا سیاہ زنبور جو لکڑی مین سوراخ کرکے رہتا ہے اور پھولون
پر بیٹھتا ہے گل عنبر غلط گل عبہر صحیح یعنی چشم مست محبوب کی سیاہ تیلی عجب
بھونرا ہے کہ یون یعنی اسطرح گھر کرے یعنی کر رہا ہے یون میرے
اونکی غلط اوسکی صحیح مطلب ظاہر بلبل کا تقدیر شعر عاشق کہتا ہے کہ جو بلبل
کا آشیانہ گلشن مین ہے اس صورت مین کیا تعجب ہے کہ اگر دل رخ محبوب
پر زلف معنبر مین گھر کرے آنکھ ہی اوسکے عنکبوت مکڑی گل ترمین
گھر مین کرے غلط او گل ترمین گھر کرے صحیح یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی گل
وغیرہ درخت پر جالا پرولی ہے دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب ظاہر قاتل
میرے حب عاشق لہو مین اثر کرنا باعث سوزش عشق بہت جلد ہوتا ہے
تو اسواسطے کہتا ہے کہ جلد لہو کو دیو

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴

قاصد تو کب یا قسمت بطریق تمنا کہتا ہے او یا کلمہ ندائیہ ہے گر
قتل ہی لا حول[1] ولا قوۃ کو واسطے دفع شیاطین پڑھا کرتے ہین اور بعض
محل مین اوسوقت پڑھتے ہین کہ جو بات انسان کے نزدیک مخالف حسب
مرضی او صحیح ہو چنانچہ یہان یہی بات ہے یان وعدہ تو ضمیر خطاب
وعدہ کا آنا اجل کا آنا یعنی موت ہے بادہ لہو پینا مراد ہم کرنا ساقی
محبوب دم وقت بالین پہ ہنگامہ او ہنگام یعنی وقت محشر لوگون

[1] لاحول اس کلام پاک کا نام ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

[illegible] یعنی [illegible] ۔۔۔ [illegible] نقل اسمعنیہ ۱۲

سے اکٹھا ہونیکی جگہ روز قیامت میدان قیامت کہتین مراد کبہی یاکبہو قت
خلاصہ یہ کہ مین عشق کے صدمہ سے اسقدر بیہوش و بیخبر پڑا تہا کہ میرے
بالین پر میدان قیامت نے آکر کہا کہ لو حضرت کبہی تو اوٹہو یہ کیا دیر
لگائی ہے اوس کی **لب** حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس
کرنا اے **ذوق** اوسکو یعنی محبوب نے سبقت بڑہنا بڑہ ہو تری یعنی
محبوب نے کئی عاشق شہید کرنے ہین اگر سب سے پہلے شہید ہونا ہے
تو چل کر شہید ہو آ ہمین کیون دیر لگائی ہے

## ردیف یاے تحتانی غزل ۱۵

**خوب روکا** یعنی تمنے عنایتونکے سبب مجہے شکایت کرنے سے روک دیا
یعنی اب عنایتین شروع کردین تاکہ مین شکایتین نکرون کہتے کیا کیا
تقدیر شعر اے یار تو دیکہہ کہ تیری حمایتون سے مجہے اغیار کیا کیا کہتے ہیںز
**یہہ بہی تقدیر** خلاصہ مطلب یہ کہ اپنے نصیب کا لکہا ہے کہ اگر محبوب
خط بہی لکہتا ہے تو اوسمین کسی طرح کے ایما لکہدیتا ہے کہ جس سے عاشق
کو من کل الوجوہ یاس ہوتی ہے **واجب القتل** وہ شخص کہ جسکو عند الشرع
قتل کا حکم محکمہ قضا سے نافذ ہوا ہو یعنی جمع آیت قرآن مجید کی آیت کے
مطابق حکم ہوا ہو یا روایت جو حدیث او فقہ کا حکم ہو مطلب ظاہر **سمجہے**
ہے دوست یعنی محبوب دشمنون کی رعایت سے مجہے واجب الرعایت
سمجہتا ہے واجب وہ امر جو اوسکا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور شرع شریف
مین واجب کے اور معنی ہین یہان مراد وجوب استحسانی ہے یعنی
جسکا کرنا لوگون کے نزدیک نیک ہو رعایت کسی چیز کی نگہبانی کرنا
مطلب یہ کہ عاشق دشمن یعنی رقیب تہا کسی صورت مین رعایت نہین کرسکتا

[illegible]

لہذا کہتا ہے کہ میں اپنے رقیبوں کے ساتھہ بھی رعایت کرتا ہوں اسلئے دوست مجھے واجب الرعایت سمجھنے لگا گر نہ کرے میں کہتا ہے کہ چشم تو روے میں کبھی نہ کر کیونکہ مجھے ایسی کفایتوں سے شوق نہیں ہے واو میں لفظ کم بھی حروف نفی میں شمار کیا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے شعر شراب کم بنوز رم لیکن عشق ہدایت رہنمائی کرنا۔ راہ دکھلانا۔ نہایت انتہا۔ انجام۔ حد جو اوسکے بعد مطلوب نہ ہو یعنی سب نہایتوں کے سر تک پہنچا دیا ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۶

الٰہی کس تقدیر شعر یا الٰہی قاتل نے کس بیگنہ کو کشتنی سمجھکے مارا کہ آج اوسکے کوچہ میں شور ہائے ذنب قتلت ہے زمین پہ نور بفقر کے زمین پر گر نیکو قمر کی فروتنی مقرر کی ہے اسطرح روشن ضمیر ونکا فروغ اونکی فروتنی سے ہے فروتنی تواضع کرنا اپنا رتبہ کم سمجھنا مطلب ظاہر بشر جو اس تیرہ خاکدان مراد دنیا کہتا ہے کہ بشر کا بود و باش زمین پر بشر کی فروتنی کے باعث ہے یعنی بشر کا اعلیٰ رتبہ ہے باوجود اسکے اسکی فروتنی کی کہ زمین کی کہ زمین پر آباد ہوا ورنہ اسکا تو یہ رتبہ ہے کہ قندیل عرش میں بھی اسکے جلوے کی روشنی ہے خلاصہ یہ کہ قندیل عرش میں اسکے جلوے کی روشنی ہونا یہہ کہ انسان کی خاطر سب کچھہ زمین و آسمان وما فیہا یعنی جو کچھہ ان میں ہے پیدا کیا جیسے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اے حضرت اگر آپ کو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان وغیرہ کو پیدا نکرتا اور یہہ بھی حدیث میں وارد ہے کہ شہیدونکی روحیں سبز جانوروں کے جوفوں میں داخل ہو کر بہشت کے میوے کہاتی اور رات کے وقت جو عرش پر قندیلیں لٹکتی ہیں اون میں بسر کرتے ہیں

الٰہی کا کلمہ وقت طلب تمنا و اور دعا یا کسی امر نا معلوم میں جو اوسکی خبر ہو پکارا کرتے ہیں یہاں اسی اخیر معنی میں مراد ہے کشتنی جو لائق ہلاک کرنیکے ہو یعنی گنہگار ذنب قتلت یعنی اصل میں قرآن مجید کی

ہوگئین تر کہتا ہے کہ ندامت کے گریہ سے میرے آستین و دامن اسقدر تر ہین کہ میری اس تردامنی کے اثر سے پاکدامنی عرق عرق ہے ہوئے ہین پہلے مصرع مین اختلاف ہے ایک کتاب مین ہم آشنا جنگ و آشتی مین لکھا ہے دوسری مین ہم آشنا و آشتی سے ہے اول نسخہ کے معنی پہلے مصرع کے مطابق ہین کیونکہ اسمین لفظ دوستی اور دشمنی کا واقع ہے مطلب یہ ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا جنگ و آشتی مین ہوئے ہین اگر یہ نہو یعنی سادگی نہو تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے آشنا یعنی جنگ و آشتی آشنا ہین اور دوسرے نسخہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا اور آشتی سے ہوئے ہین یعنی آشنا ہی ہین اور آشتی ہی رکھتے ہین یہ بات مطابق اس قول کے ہے یعنی با دوستان مروت با دشمنان مدارا اسمین پہلا نسخہ صحیح ہے دوسرا غلط ہے کیونکہ شعر مین سکتہ پڑتا ہے لگانہ اس مطلب یہ ہے کہ محبوب کو نصیحت کے طور سے کہتا ہے کہ اے محبوب جب یہ بتکدہ بانجام ٹوٹتا ہے یعنی فنا پذیر ہے تو یہ بہتر ہے کہ تو بھی عاشق سے ٹوٹ کر مل کیونکہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہو آخر شکستنی ہے ٹوٹکر ملنا نہایت شوق اور تپاک سے ملنا شکستنی وہ چیز کہ جسکو فنا ہوتا ہے اور دوسری تقریر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خود آپ کو سمجھاتا ہے کہ جب اس بتکدہ کو فنا ہے تو اس حال مین چاہیے کہ ہر ایک سے نہایت شوق اور عجز و انکسار سے مل کیونکہ دیکھ لے کہ اس دنیا مین کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے اوسکو بھی آخر فنا ہونا ہے ان دونو مطلب مین یہ بات ہے کہ جیسے کہا کرتے ہین کہ جب آخر فنا ہونا ہے تو چند روز مل جل کر بسر ہو دن تو بہتر ہے یہان یہ مطلب نہین کہ جب دنیا فنا پذیر ہے تو ملنا کیسا کیونکہ فنا پذیر کو ہر صورت ترک کرنا چاہیے

مطلب وہی ہے کہ مل جل کر بسر ہو اور ایک اور نسخہ ہے وہ یہ ہے مصرع لگا نہ اس بتکدہ مین تو دل یہ ہے طلسم شکستہ غافل یہان اسکے معنی ظاہر ہین نہین ہے قانع تھوڑے پر صبر کرنے والا ظاہر مین کیمیا گر محتاج ہوتا ہی اور باطن مین دولت مند کیمیا گرون کا حال لوگ اسطرح بیان کرتے ہین کہ بظاہر بھیکھ مانگتے ہین یا بصورت گداؤن کی رہتے ہین اگر یہ ہے خداوند ایسی کیمیاگری کسیکو نصیب نہ کرے واضح ہو کہ دوسرا مصرع مثالیہ ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۷

خدنگ مژگان ظاہر ہے کہ آئینہ صاف ہوتا ہی عاشق صاف دل ہو کر محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیر کھاتا ہے آئینہ کا سخت کہ حلب شہر کا آئینہ لوہے کا ہوتا ہے مطلب واضح　　۴ ہونا اسواسطے ۴

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۸

آنکھ اوس آنکھ کا لڑنا یعنی ایک دوسرے کا باہم دیکھنا فارسی دوچار ہونا کشتی وہ جو پہلوان لڑتے ہین مطلب ظاہر شعلہ بھڑکے شعلہ روشنی۔ آگ کی لپٹ اور شعلہ کا بھڑکنا زیادہ تیز ہونا ہے ہوا سے لڑنا یہ ہوتا ہے کہ بعض آدمی جو دیوانہ ہوتا ہے جب اوسکو جوش دیوانگی غلبہ کیا ہوا ادہر اودہر سے لگتی ہے تو خود بخود ہذیان کیا کرتا ہے کہ جیسے کسی سے لڑائی کرتا ہے اسکو ہوا سے لڑنا کہتے ہین اور شمع کا ہوا سے لڑنا ظاہر ہے کیونکہ ہوا کے چلنے سے شمع کی لپٹ ہر طرف حرکت کیا کرتی ہی خلاصہ یہ کہ جب شمع بلا محبوب محفل مین دیوانہ ہو کر ہوا سے لڑتی ہے تو شمع کا شعلہ کیون نہ بھڑکے حاصل یہ کہ شمع کی زیادہ روشنی اور حرکت کرنا محبوب کی انتظاری مین ہے قسمت اوس بت اسمائے محبوب سے ہے

محبوب سے قسمت عاشق کا لڑنا محبوب کی محبت مین پابند ہونا ہے کہتا
ہے کہ جب اپنی قسمت اوس بت سے جا لڑی تو جو دانا ہین وہ کہتے ہین
کہ دیکہو کہ قسمت کیا احمق ہے کہ خدا سے لڑتی ہے خلاصہ یہ کہ محبوب سے
قسمت کا لڑنا ایسا ہے کہ جیسے خدا سے لڑائی کرنا اور جو خدا سے لڑیگا
انجام اوسکو وبال ہے **نہین مژگان** خلاصہ یہہ کہ جب دو بلاؤن
کی لڑائی مین تیسرا درمیان آگیا تو اوسکا تو پہلے ہی خاتمہ سمجہو تیسرا
عاشق ہے **شور قلقل قلقل** وہ آواز جو شراب کے ڈالنے کے وقت بوتل
سے نکلتی ہے دختر رز انگور دختر رز شراب مطلب ظاہر **نگہ ناز** تقدیر شعر نگہ
ناز اوسکے عاشق سے کس کس ادا سے چہوٹ لڑتی ہے چہوٹ لڑنا مراد تیز لڑنا
**تیرے بیمار کے** یہہ شعر قطعہ بند کے طور پر ہین یعنی جیسے موت شفا کے
لڑتی ہے ویسی ہی میری طبیعت ابتدا ہی سے شفا سے لڑتی ہے
اسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب انسان بیمار ہوتا ہے تو مرض و صحت کی لڑائی ہوتی
ہے جسکو بحران کہتے ہین اگر مرض غالب ہو تو بیمار مرجاتا ہے اگر صحت غالب
ہو تو بیماری دور ہوجاتی ہے یہان عاشق کہتا ہے کہ موت شفا یعنی صحت
سے لڑتی ہے یعنی مار دینا چاہتی ہے مگر یہان موت کا کیا ذکر ہے کیونکہ
میری طبیعت اول ہی سے عشق کے باعث شفا سے لڑ رہی ہے اور طبیعت کا
لڑنا محاورہ مین طبیعت کی رسائی کے بہی معنی ہوتے ہین مگر یہان یہہ
معنی نہین کہ میری طبیعت ابتدا سے عشق مین رسا ہے **زال دنیا**
زال دنیا سے غلط زال دنیا نے صحیح اور دوسرے مصرع مین سدا سے صحیح
یعنی دنیا ہمیشہ سے لڑا کرتی ہے **تیری شمشیر** آب بقا یعنی آب حیات
کی یہہ تاثیر ہے کہ اوسکے پینے سے اگر انسان کو پینا نصیب ہو تو مثل حضرت

خضر قیامت تک زندہ رہے چھینٹین چھینٹون کا لٹنا یہہ کہ ایک دوسرے پر پانی کی چھینٹین مارنی جسکے محاورہ مین طعنے دینے کے معنی ہین یعنی شمشیر خون کی چھینٹون کے سبب یہہ کہتی ہے کہ دیکہہ تو تو آب حیات ہی تہا کہ مگر مین جسکے گلے پر چلی اوسے ہی بقائے دوام کا خلعت پہنا دیا سچ ہے الحرب خدعۃ ترجمہ لڑائی فریب و دغا کرنا ہے یعنی لڑائی مین دغا اور فریب ہوتا ہے **دل کی معاش** معاش زندگانی کرنا۔ زندگانی و دنیا اور وہ شی جس سے زندگانی کی جائے چنانچہ اکل و شرب کی چیزین یعنی رزق وغیرہ بدمعاش وہ جو فضول خرچ ہو کہتا ہے کہ دل سے ڈرتا ہون کہ بدمعاش ہے یعنی غم کی تلاش حد سے زیادہ کرتا ہے جب زیادہ غم کیا تو بچاؤ کی صورت مشکل متصور ہے **اس تنکدہ** یہ شعر بہت سے معنون مین ہے لبریز صد تقدیر شعر میرے سینہ مین ناخن غم کی خراش برنگ ہلال عید لبریز صد نشاط ہے **ہوتے وبال** وبال سختی گرانی۔ عذاب۔ بوجہہ مطلب ظاہر **دنبالے پر سرمہ کا**۔ دنبالہ دنبال بضم جو چیز کے پیچھے ہو اور آنکہہ ابرو کا گوشہ اور دنبالہ دار کا استعمال مختلف معنون مین حسب موقع ہے جیسا کہ چشم دنبالہ دار اور نرگس دنبالہ دار یعنی وہ آنکہہ جو سرمہ سے دنبالہ رکہتی ہو سرمہ کا دنبالہ وہ جو چشم کے گوشہ سے قدرے سرمہ کا خط باہر کو کہینچ دیتے ہین جادوگر اور منتری لوگ ماش کے دانون پر جادو وغیرہ کیا کرتے ہین کہا شاد کو شاد خوش و خرم خفیف مراد تخفیف جو کلمہ کو کم کرتے ہین جیسے بُد مخفف بود کا ہو شاباش بمعنی آفرین تحسین کا کلمہ ہے شادباش بمعنی خوش رہو دعا کا کلمہ ہے مطلب یہ کہ خلقت کی زبان کلمہ شاد کو خفیف کرتی ہے کیونکہ جسکو شاباش کہتے ہین دراصل وہ شادباش ہے خلاصہ

کی فرقت کسیکے خوش ہونے رہنے مین راضی نہین اوٹھے جہان جب
تراش وہ جو بستر سے اوٹھہ نسکے فراش بکسر اول جامہ خواب اور فرش اور
بساط کے معنی ہین خلاصہ یہ کہ جب مریض عشق بستر سے اوٹھے تو جہان
سے اوٹھے یعنی مریض عشق کا بستر سے اوٹھنا سوائے موت متصور نہین
اور جہان سے اوٹھنا مرگ سے مراد ہوتا ہے برندہ ایک تقدیر شعر اوس کج
ادائے تیغ محرف سے بھی سوا ایک اور برندہ تراش نکالی ہے تیغ محرف
تیغ خمدار اسکا زخم بیشتر ہوتا ہے سوا علیحدہ یعنی اور برندہ کاٹنے والا۔
تراش کاٹ۔ کشادہ افتادہ تراش۔ نفع اور تراشیدن کے معنی ساختہ
اور پیدا کرنے کے ہین چنانچہ کہا کرتے ہین کہ فلانیکی تراش یعنی پیدا کی
مطلب ظاہر مسکن بفتح مصرع اول مین آج ہی بیائے معروف نہین
اور نہین ہے بیائے مجہول اور ثانی مصرع مین بجائے ہی ہین صحیح ہے
مطلب ظاہر

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲

ہے تیرے کان تقدیر مطلب کی محبوب یہ تیری زلف معنبر تیرے
کان سے لگی ہوئی ہے کان سے لگنا کسیکا معتمد اور اعتباری ہونا
اور کسیکے کان مین کسیکی نسبت کچھ کہنا تقدیر مصرع ثانی یہ زلف معنبر لگی
ہوئی کو بال برابر کہیگی نہ رہیگی کا فاعل زلف معنبر ہے یہ اسم اشارہ زلف
معنبر مشار الیہ لگی ہوئی مفعول جانو کہ لگی ہوئی کے دو معنی ہوتے ہین
ایک یہ کہ فلان شخص کی فلان سے لگی ہوئی یعنی دشمنی ہے دوسرا یہ
کہ فلان آدمی کی فلان سے لگی ہوئی ہے یعنی محبت ہے چنانچہ اسی
غزل مین یہ شعر نظیر ہے کرتی ہے زیر قمقم فانوس تاک جہانک

اسکے دوسرے مصرع مین پروانہ سے لگی ہوئی محبت سے مراد ہے خلاصہ
مطلب یہ کہ زلف جو تجہہ سے سرگوشی کرتی ہے دشمنی اور فساد کی باتین
جو میری طرف سے کہہ رہی ہے ایسی بہڑکا دیگی کہ بال برابر یعنی قدرے
بہی محبت باقی نہ رکھیگی یعنی رہنے نہ دیگی اور مصرع ثانی مین جو کلمہ لگی
ہوئی ہے کان لگنے سے مراد نہین بیٹھے بہرے بہرے ہوئے اصطلاح
مین غصہ کی حالت مین ہونے سے مراد ہے مُہر کا منہہ پر لگنا سکوت
سے مراد ہے مطلب ظاہر چاٹے بغیر چاٹ کا لگنا اوس مزہ کو
کہتے ہین کہ اوس چیز کے کہانے کے سوا طبیعت کو چین نہو چاٹنا تجہہ
چیز پر زبان لیسیدن کا ہے اور رگ نشتر کے مطلب ظاہر عیسیٰ
بہی حضرت عیسیٰ اور خورشید چوتھے آسمان پر ہین مطلب ظاہر
نکلے ہے کب پہانس اوس تنکے کو کہتے ہین کہ جسکا سر تیز ہوتا ہے
ناخن اور بدن مین گہس جاتا ہے سی کلمہ تشبیہہ مطلب ظاہر کرگی
ہے زیر کرتی ہے کا فاعل شمع ہے شمع کا زیر برقع فانوس ہونا ظاہر
ہے کیونکہ فانوس کے اندر بتی روشن ہوتی ہے یہان شمع سے فانوس
کی بتی اور چراغ مراد ہے تاک بمعنی انتظار اور فرصت نگاہ رکھنا تاک
رکہنا اور تاک مین رہنا فرصت کی انتظاری مین رہنا جہانک اور جہانکنا
اوسکو کہتے ہین کہ کوئی دروازہ کے شگاف اور روزن سے اور خیمہ
اور کھڑکی اور جہروکہ مین سے سر نکال کر دیکھے متفرض ضرور لگی ہوئی
یعنی لگنا یا لگاؤ ہونا محبت کے معنی مین مستعمل ہے پس مطلب یہ ہے
کہ شمع جو پروانہ کو جہانکے ہے ضرور اوس کو بہی اوس سے کچہہ محبت ہے
شعر عشق اول در دل معشوق پیدا میشود * گر نسوزد شمع کی شیدا میشود *

بیٹھے ہین تقدیر شعر ہزارہا دل کے بیچنے والے اسلئے بیٹھے ہین کہ اوسکی راہگذر پر گذری لگی ہوئی ہے گذری منڈی بازار خاص کردہ جگہ کہ جہان کہ دوپہر کے بعد لوگ جمع ہوتے ہین یہان منڈی سے مراد ہے موںہہ سے لگا ساقی کوثر احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین رسول پاک کا ساقی کوثر ہونا سورہ اِنّآ اَعْطَینٰکَ الکَوثَر مین مذکور ہے ترجمہ بیشک ہمنے تجکو کوثر دیا کوثر بہشت مین ایک نہر ہے اسکے کنارے سونے کے ہین اور زبادوان موتی اور یاقوت کے اسکی خاک مشک سے خوشبو مین زیادہ ہے اور برف سے سفیدی مین زیادہ ہے اسکا پانی دودہ سے سفید تر اوسکی خوشبو مین مشک سے غالب اوسکے کنارون پر کوزے ستارون کی مانند چمکتے ہوئے رکھے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اہل بہشت اوس سے پانی نوش کرینگے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲

لگتی مرچین سی تقدیر شعر میرے دل بریان سے سوز محبت کے مزے سنکر کباب ہون کو کیا کیا مرچین سی لگتی ہین کیا کیا مراد بہت مرچین لگنا غصہ لگنے اور کرنے سے مراد ہے سی کلمہ تشبیہ مطلب ظاہر ملتِ عشق مین کاش ور کاشکے کلمہ تمنا ہین اسکے معنی خدا کرے اور امید یون کے ہین تناسخ ایک صورت سے دوسری صورت مین آنا اور روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب مین آنا یہہ اہل ہنود کی اعتقادی بات ہے اسمین عقلی و نقلی کوئی کامل دلیل نہین عاشق کہتا ہے کہ کاش اگر تناسخ ہو تو ملت عشق مرے پیچھے ہی سہی یعنی مجکو بہی چاہئے

کیونکہ تیرے شوق نے کئی بار جیسے جیسے قالب مین آکر محبوب کے ہاتھ سے شہادت کے مزے اوڑائین مگر افسوس کہ تناسخ نہین ورنہ الا شہادت کے مزے اوڑاتے دیکھکر اوسکو تقدیر شعر مین آنا اوسکو دیکھکر عالم حیرت مین گیا اور دوسرے مصرع مین لفظ لبیک مین ہے مطلب ظاہر سجدے مین ہین صحیح مین غلط غنچہ خندان جب پہول غنچہ ہوتا تو اوسپر بدرنگ خورد خورد دانے ہوتے ہین کہلنے کے وقت وہ دانے گرجاتے ہین اسکو زرگل کہتے ہین مطلب ظاہر جان شیرین یعنی فرہاد کی جان شیرین گئی حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا ابر و باران اس شعر مین یہہ لطافت ہے ایک کہ دونو مصرعون مین باران رحمت کا لفظ نکلتا ہے دوسرا اسکا مضمون مطابق اس مصرع فارسی کے ہے کہ مستحق کرامت گنا ہگار انند ۔ اور ابر و باران مین میخوارونکا لطف اوٹہانا اسلئے کہ موقع بارش مین اکثر میخواری کرتے ہین کچہہ جتاو جتانا یعنی یاد دلانا محبت کے مزے چکہانا یہان عاشق کو سزا دینے سے مراد ہے ذائقہ چاشنی ذائقہ مزہ ۔ چاشنی کہانے یا شراب کا تہوڑا سا مزہ نہین خبر نے عاشق کے لئے دنیا مین بے مزگی ہی مزہ ہے بتا دیتے ہین غلط بتا دیتے ہین لون سے صحیح ہے غفلت بہول ۔ چوک ۔ چوک جانا غفلت سے مراد غفلت دنیا ہے چنانچہ حضرت سعدی فرماتے ہین ۔ مئے حرف وحدت کسے نوش کرد ۔ کہ دنیا و عقبی فراموش کرد ۔ خنجر ناز نے چاٹنا لگنا چیز کا مزہ پڑجانا کہ اوسکے سوا صبر نکر سکے چاٹنا چاٹنا ترجمہ چیزے را بزبان لیسیدن کا ہے بے مزاجی بے مزاجی مرکب کلمہ نہین بے مزا یعنی بے لطف جی یعنی دل یعنی میرے دل کو تیرے

ظلم وستم لاکھہ جی کو بے لطف کرین مگر وہ عنایت کے بدلے مزے کبھی نہین بہولنے کے پھر پہٹا بادۂ عشرت کے یعنی زخم کا انگور پھٹنا ایسا ہے کہ جیسے شراب پیکر عشرت حاصل ہوتی ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۲

**اول ہی سے جنین** گویا کے شکم مین ناف کے رستہ سے غذا پہنچتی ہے مطلب ظاہر **کب وہ گذرتے** آشنا دوست۔ واقف۔ طالی اور لام اور گاف لاف وگزاف مین موجود ہے مطلب یہ ہے کہ جسکی زبان لام لاف اور گاف گزاف سے آشنا ہے یعنی جو لوگ گپ بازی مین دوست ہین وہ لاف وگذاف کے خیال سے گذرتے نہین تراف یعنی خیال لاف **چل میکدے** اعتکاف اوسکو کہتے ہین کہ عشرہ اخیرہ مبارک رمضان شریف مین دس دن یا تین دن مسجد مین گوشہ نشین ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہین ضرورت کے وقت مسجد سے نکلا کرتے ہین مسجد مین ہی رہنا ہوتا ہے میکدہ شراب خانہ شیخ بوڑھا۔ صاحب بڑا عالم اور شیخ سے یہان زاہد اور پارسا سے مراد ہے اور ماہ صیام یعنی روزون کا مہینہ مطلب ظاہر **نالون سے** یعنی میرے نالون نے پہنچا ہے مین کوہ قاف پہاڑ کا نام ہے جو روئے زمین کی حد کے گرداگرد محیط ہے کہتے ہین کہ زمرد کا ہے عاشق کہتا ہے کہ مین ایسا ناتوان ہون کہ وہ محبوب ایک جنبش مژگان یعنی ایک دفعہ پلکون کے ہلانے سے کوہ قاف سے پرے یعنی کوہ قاف کی دوسری طرف پھینک دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ کیا ہلکا پہلکا بیان کیا ہے کہ ضعیفا عشق سے یہانتک نوبت پہنچی اسکے بعد سمجھو کہ ہوا مین تموج ہوتا ہے تموج پانی کے لہر مارنے کو کہتے ہین اور ہوا کا تموج

ماں کے شکم مین ہوتا ۱۲

یون ہوتا ہے مثلاً جب منہ سے آواز نکلی منہ کے پاس کی ہوا کو آواز کا
صدمہ ہلا دیتا ہے جو پہلے ہوا ہلتی ہے وہ اپنے پاس کی ہوا کو ہلا دیتی ہے
اسیطرح ایک دوسری کے بعد ہلتے ہلتے دوسرے آدمی وغیرہ حیوان
کے کان تک بطور موج زن پہونچ جاتی ہے اس وجہ سے آدمی وغیرہ دوسرے
کی کلام اور جو آوازہ ہوتا ہے سنائی دیتا ہے نہین دیکھتے ہو کہ جب دور
توپ چلتی دیکھتے ہین تو پہلے باروت نکلتا معلوم ہوتا ہے بعدش آوازہ
ہوتا ہے وہ یہی وجہ ہے کہ ہوا کے تموج کے بعد آواز پیچھے پہنچتی ہے
خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب محبوب مژگان کو ہلا دے تو اوس مژگان
کی ہوا میرے بدن کو لگے پس اوس ہوا کے دھکے سے مین کوہ قاف
سے پرے جا پڑون ہے **جوہر کمال** یہ ننگا ترجمہ برہنہ صحیح ہے
مطلب یہ کہ جس فقیر مین جوہر کمال ہے اگر وہ اس صورت مین ننگا
ہے تو وہ ایک تیغ تیز ہے کہ جسکو غلاف سے ننگ ہے ظاہر ہے کہ
تلوار غلاف یعنی میان مین بیکار ہے **گذری ہے** چرخ صحیح
مطلب و تقدیر یہ کہ اس میری کلک تیر نالہ گردون شگاف سے عمر
چرخ مشق سینہ شگافی مین گذری ہے یعنی چرخ جو سینہ شگافی لوگون
کی کرتا ہے میرے تیر نالون سے کرتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ عاشق
کا نالہ یعنی فریاد اور واویلا آسمان پر پہنچتا ہے واضح ہو کہ گردون شگاف
کو وہی چرخ جو مصرع اول مین واقع ہے ہم معنی نہ سمجھین کیونکہ گردون شگاف
نالہ کی صفت مین واقع ہے اور صنایع شعر و نثر مین ایسے بہت موقع
مین کہ ہم معنی لفظ کو دوسری شکل مین لیجا کر اور مراد ہوتی ہے
**فوج کی** مصاف جنگ۔ لڑائی۔ میدان صف باندھنے لشکر کا

جنگ گاہ

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۳

چاہیں گر یعنی اگر محبت والے یعنی عاشق علاج کرنا چاہتے ہیں تو جو سنگ
جراح والے ہیں یعنی جنکے پاس سنگ جراحت ہے جو زخم کو اچہا کر دیتا
ہے اسکے عوض عاشق کے پاس الماس بہیجیں ہیں جو زخم کو بڑہاتا ہے
ساقیا ہوں صبوحی صبح کے وقت شراب کہانا متوالا ترجمہ ست
ترے متوالے یعنی عاشق خلاصہ یہ کہ تیرے متوالوں کو صبح کیوقت
شراب کہانیکی عادت پڑی ہوئی ہے اگر یہ عادت نہ ہو تو صبح محشر کو بہی
کبہی ہشیار نہیں رہیں جوں شیشہ ساعت پہلے وقتوں میں وقت کے
اندازہ کے لئے شیشہ ساعت یعنی گہڑی ڈگڈگی جیسی ہوتی تہی ڈگڈگی
اوسکو کہتے ہیں جو بندر والے بندر کے تماشا کے وقت بجاتے ہیں اس
شکل کی گہڑی اسطرح سمجہو کہ اوس گہڑی میں ایک پردہ ہوا کرتا تہا
کہ اوسمیں ایک باریک چہید ہوتا تہا اور اوسمیں ایک طرف ریت بہر دیتے تھے
جب وہ ریت چہید کے رستہ سے دوسری طرف جا پڑتی تہی تو ایک
گہنٹہ پورا ہوتا تہا اسیطرح پہر دوسری طرف اولٹا دیتے تہے پس یہاں
اسی شیشہ ساعت سے مراد ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جیسا وہ شیشہ ریت
سے ہمیشہ مکدر رہتا ہے ایسا ہی وہ شخص کدورت والے کبہی صاف
نہیں رہتے اسمیں اورنگ زیب کا شعر ہے ع غم عالم فراوان ست
ومن یک غنچہ دل دارم + چسان در شیشہ ساعت کنم ریگ
بیابان را + حرص کے فراغت والوں کا تنگ رہنا اسواسطے کہ
اونکی حرص بند نہیں ہوتی بقدر وسعت یعنی جسقدر کسی کے پاس دولت

ہوا وسیقدر وہ حرص کرتا ہے اسلیئے دنیا مین فراغت والے یعنی
اہل وسعت تنگ ہی رہتے ہین خلاصہ یہ کہ اہل دولت کی حرص
پوری نہین ہوتی مولوی معنوی فرماتے ہین - کاسۂ چشم حریصان
پر نشد ✤ تا صدف قانع نشد پر در نشد ✤ اسلیئے ہر کوئی بقدر وسعت
حرص کے پاؤن پہیلاتا ہے ہائے رے یہ کلمہ عجز اور اضطراب
کے وقت کہتے ہین حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا
میری ہائے کو یعنی مین جو وقت اضطراب کے ہائے رے کہتا ہون کتابت
والے یعنی کاتب اس ہائے ہوز کو بصورت دو چشمی لکہتے ہین اسواسطے
لکہتے ہین کہ گویا میری حسرت دیدار کو ثابت کرتے ہین اسطرح کہ یہ عاشق ہمیشہ
اپنی آنکہون کو تمنائے دیدار محبوب مین کہلی رکہتا ہے خلاصہ یہ کہ
کاتب بہی اس میری حسرت دیدار کے شاہد حال ہین کیا تماشا تقدیر
شعر کیا تماشا ہے کہ شہرت والے اپنی حقارت کو مثل مہ لو اپنا فروغ
جانتے ہین خلاصہ یہ کہ جو شہرت والے یعنی جو بزرگ ہین وہ اپنی
حقارت یعنی فروتنی کو مثل ماہ لو کی اپنا فروغ سمجہتے ہین ماہ لو کا فروغ
یعنی اوسکی شہرت ظاہر ہے کیونکہ اوسکو ہر کوئی دیکہتا ہے اور یہ ظاہر
ہے کہ ماہ لو مین حقارت ہونا اوسکا کامل نہ ہونا ہے یعنی بدر جو چودہوین
رات کا چاند ہوتا ہے گویا ماہ لو ہونا اسکی عجز وانکسار ہے کہ جسکے باعث
شہرت والا ہوا تو جو آ جائے دارد محبت کی دوا محبوب سے مراد ہے
اس شعر کا مضمون اس حال کے مطابق ہے کہ چنانچہ زنان مصر زلیخا
کو نصیحت کرتی تہین جب حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کا پرتو
جمال اون پر پڑا تو یکسر بیہوش ہوگئین اور بعد افاقہ ہمہ رو زلیخا ہوئین

چھوڑ دے جوں کلمہ تشبیہ قلم آتش باز آتش باز وہ شخص جو مہتابی
اور ہوائی اور گلریز وغیرہ بناتا ہے قلم آتش باز ہوائی سے مراد ہے کیونکہ
ہوائی سے تنکے باندھا ہوتا ہے اور ہوائی کو ہاتھ میں سے چھوڑ دیتے ہیں
کہتا ہے کہ لکھنے والے میری آتش بار دل کی شرح کو قلم آتش باز کی طرح
اپنی قلم کو چھوڑ دیتے ہیں اسواسطے لکھ نہیں سکتے کہ قلم شرح دل کی شرح
سے جلنے لگتی ہے تو ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں کہ ہاتھ نہ جل جائے
کبھی افسوس دو ہی یعنی افسوس اور رونا عیادت بکسر بیمار پرسی
مطلب ظاہر تو میرے حال غافل بیخبر غفلت والا غفلت بھول
چوک - چوک جانا انداز ڈال ڈول - وضع تغافل جان بوجھ کر غفلت
کرنا یہاں غفلت کرنے سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب یہہ
میری قسمت کے نصیب میں کہ تو میرے حال سے غافل ہے نہیں تو اے
غفلت کیش تیرے انداز تغافل ہرگز غفلت والے نہیں خلاصہ یہ کہ تو اوروں سے
غفلت نہیں کرتا فقط میرے سے غفلت ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۴

کیا غمزہ تیرا غمزہ آنکھ سے اشارہ کرنا بیداد ظلم ستم غضب غصہ
خفگی - رنج واضح ہو کہ غضب کا استعمال غصہ کے سوا اور طرح بھی ہے جیسا
کہا کرتے ہیں کہ بڑے غضب کی بات ہے یعنی یہ بات غصہ دلانے والی
ہے اور غلبہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہتے ہیں کہ بڑا غضب
ہے اور غضب یعنی سینہ زوری اور دنگا خوری کے بھی سمجھے جاتے ہیں
جیسا کہتے ہیں کیوں غضب کرتے ہو یہ کہ غضب کرتے ہو یعنی سینہ زوری اور دنگا خوری کیا
اور تعدی کرتے ہو اس غزل میں مناسب مقام غضب [illegible]

یعنی محبوب کا غمزہ ستم کے شیوہ مین ایک غضب ہے یعنی بڑا ظالم
ہے کیونکہ بہ سر بیداد شدن سے یعنی ظلم کرنے کے ہین جیسا کہ بہ سر
حرف آمدن کے معنی بات کرنیکے ہین ایسا ہی بر سر بیداد شدن و آمدن کے
معنی ظلم کرنیکے ہین ایسا ہی دوسرے مصرع مین آتجہ تیغ جلاد یعنی غمزہ
جو ہے ستم یعنی محبوب جو ستم و کینہ و بیداد کرتا ہے یہ سب
غضب ہین کہ جسکا اندازہ نہین آکرو ستم ایجاد یعنی ظلم کے پیدا کرنے
والا یعنی محبوب سراپا قدم یعنی تمام بدن غضب ہے یعنی غصہ کا وجود
بنا ہوا ہے ناز آفت یعنی زبردستی کرنا - زد کرنا مطلب یہ کہ محبوب
کا ناز آفت ہے او چشم ستم ایجاد غضب ہے اسکے بعد دوسرے مصرع
مین تعریف کرتا ہے کہ جو یعنی جب اوستاد غضب ہے تو اسکا شاگرد بھی
بھی موجود ہے بلبل یہ ترے غضب ہے یعنی بلبل کے حق مین
غضب یعنی نقصان ہے کیونکہ جب غضب ہوگا اوسکے حق مین نقصان
متصور ہوتا ہے دوسرے مصرع مین دیکھ کے بچائے یہ کے کافر یعنی کہ
چاہیے صیاد غضب یعنی زبردست اور غالب ہے ایسا ہو کہ پکڑ لیجائے یا
جان سے کھو دے یہ بات ظاہر ہے کہ صیاد یعنی شکاری بلبل کو پکڑا
کرتے ہین باغون مین تلاش کرتے ہین جب بلبل کی آواز سنی وہان
پہنچے ہین ورنہ درختون کی کثرت مین ملنا مشکل ہوتا ہے اوسکی آواز سے
پتہ ملتا ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے بلبل نالہ نکر یہ نالہ یعنی فریاد او واویلا
تیرے حق مین غضب ہے یعنی گرفتاری ہے کیونکہ صیاد بے رحم غضب ہے
یعنی ظالم ہے پکڑ لیگا اور یہ ظاہر ہے کہ بلبل گل کے عشق مین نالان ہے
اس شعر مین فقط ایک صورت بندی کی اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ عاشق سے حقیقی

۵ چشم ستم ایجاد ترکیب توصیفی مبتدا غضب ترسا کلام ایسا ہی ناز و فتنہ

ع مشبہ جب

سکوت بہتر ہے اور اسکے معنی یون بھی ہوسکتے ہین کہ محاورہ مین ایسے
موقع پر غضب کے معنی صرف خفگی کے معنی لیے جاتے ہین کہتا ہے
کہ اے بلبل تو فریاد نکر کیونکہ صیاد خفا ہوا ہے وہ تجھے اور بھی تکلیف
دیگا نکلے ہے صدا پھر پر لوہے کے اوزار مارنے سے آگ نکلا
کرتی ہے فریاد کا سوز و گداز غضب ہے یعنی نمایان ہے خاکستر پروانہ
مطلب یہ کہ خاکستر پروانہ پر شمع اسواسطے روتی ہے کہ اگر خاک جگر سوختہ
کی برباد ہو تو غضب کی بات ہے یعنی بڑے نقصان کی بات ہے
شمع کا رونا اوس سے تیل کی بوندین ٹپکنا خاک کا برباد ہونا ظاہر
ہے کہ ہوا اوڑا لیجاتی ہے ہم چاہتے ہی یعنی محبت کرتے ہی سب کی
نظر سے گر گئے یعنی بے اعتبار اور بیقدر ہوگئے کیونکہ عشاق کا بیقدر
ہونا خلقت مین عشق کے باعث رسوا ہوا ہے چاہ کی افتاد خواہش
کرنا یعنی محبت مین پڑنا چاہ کا لفظ لانا خوب ہے کیونکہ چاہ کے معنی
کنوئین کے ہین اور کنوئین مین گر پڑا کرتے ہین اسلیے صنعت اشتقاق
کے قاعدہ سے لفظ چاہتے ہی سے چاہ کا لفظ نکالا ہے غضب ہے
یعنی بچاؤ کی صورت متصور نہین نظر سے گرنا بیقدر اور بے اعتبار ہونا
مراد ہوتا ہے کیون غنچہ تقدیر شعر غنچہ شگفتہ ہوتے ہی کیون پریشان
نہو غنچہ کا پریشان ہونا اوسکا مرجھانا ہے اس باغ مین یعنی دنیا پر
غضب ہے یعنی بری بات ہے کیونکہ جب کوئی دل شاد ہوا فوراً
اوسے پریشانی حاصل ہوتی ہے کہ دل شاد نہین اوس بت کا
تقدیر شعر تو اوس بت کا حسن خداداد نہ سمجھ بلکہ تو اوسکو یعنی حسن خداداد کو
یہ سمجھ کہ یہ حسن نہین یہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے مطلب یہ کہ حسن

محبوب کو حسن خداداد نہ سمجھ بلکہ تجھ پہ جو خدا کا دل ناشاد تھا اوسکا غصہ ہے
کیونکہ خدا کے غصے سے انسان گرفتار بلا ہوتا ہے جب خدا نے محبوب
کو حسن بخشا اور اوسپر عاشق گرفتار محبت ہوا اور عشق کے باعث عاشق کو مصائب
لاحق حال ہوتے ہیں گویا یہ خدا کا غصہ تھا کہ نہ یہ محبوب عاشق کو دکھہ
درد میں پابند کیا مختصر تقریر یہ ہے کہ اے دل ناشاد تو اس حسن کو حسن خداداد
سمجھ بلکہ یہ ایک خدا کا غضب ہے ہوتا ہے سپند تو معلوم ہے کہ ہیزم
وغیرہ سوختنی کو آگ میں جلانے سے آواز نکلا کرتی ہے جیسے دانے بھوننے
کے وقت چنون وغیرہ سے نکلتی ہے کہ سپند کا ایسا جلنا ہے کہ ایک ہی آواز میں خرچ ہو جاتا ہے
یعنی ایک ہی مرتبہ اوس سے آواز نکلکر جل بل خاک ہو جاتا ہے پس سپند
کا یہہ حال دیکھکر کہتا ہے کہ سوختہ جانون کی یعنی عاشقون کی کیا فریاد [۱]
غضب ہے یعنی سب سے بڑکر ہے کہ دم میں جان دیتے ہیں ظاہر ہے کہ سپند
کو دفع بدنظری کے لئے جلایا کرتے ہیں تو ٹا الکہ شاخ غضب ہے یعنی
نقصان پہنچانے والی اے شوخ غضب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ قضا
کہ جسکے معنی موت اور حکم الہی ہے جو سب سے غالب ہے اس حال میں کہتا ہے کہ
محبوب کی چشم کے ہوتے جو سب سے بڑکر غضبناک ہے قضا سے اپنا خون بہا [؟] لینا غضب ہے یعنی امر بیجا ہے اسلئے کہ محبوب کی چشم غضبناک ہماری موت کے
لئے کافی ہے اللہ کرے خیر یہ کلمہ محل خوف میں بولتے ہیں جس سے خدا
کی درگاہ سے امن چاہنے کی امید ہوتی ہے غضب ہے یعنی غصہ میں ہے
بھولا نہ غضب ہے یعنی سب سے بڑکر ہے اخوان شیاطین اخوان یعنی
شیطانون کے بھائی تست سے بندا یعنی جو خودی اور خود پسندی میں
ہیں انکو شیطانون کے بھائی مقرر کیا کیونکہ شیطان نے بھی تکبری اور خود

[۱] فریاد بمعنی مانگنے کے لئے

غضب بمعنی بہت زیادہ [؟]

پسندی کی تھی جو راندہ درگاہ خدا سے ہوا پس کہتا ہے کہ حضرت آدم
کی اولاد جو اخوان شیاطین بنگئے ہین بڑے غضب کی بات ہے یعنی غصہ
کرنیکی بات ہے یعنی غصہ کرنیکی جگہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولاد ہوکر شیاطین
کے بھائی بنتے ہین یہ بڑی نالائقی ہے کیونکہ پندار شیطان کی سرشت مین ہے
پہر خاکی نہاد کو آتشی بننا غضب کی بات ہے سوا اور کون بات ہے
ہین غضب ہے یعنی شبکہ ہے انجم سے رخ دستور ہے کہ جب کوئی گرم جگہ
مین ہو یا دہوپ یا آگ کے پاس بیٹھے تو اوسکو گرمی کے اثر سے عرق
یعنی پسینہ آجایا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ تیرے عاشق کی گرمی فریاد غضب
ہے یعنی اسقدر غالب ہے کہ یہان زمین پر عاشق نے فریاد کی اسکا اثر
گرمی آسمان تک پہنچا ہے کہ جس سے رخ چرخ پر انجم سے عرق کی بوندین
ہین یعنی یہ انجم نہ سمجھو بلکہ عرق کی بوندین جانو کہ عاشق کی گرمی کی تاثیر
سے پیدا ہوئی ہین ہے سرو تو سرو ایک درخت کا نام ہے جو باغون
مین سیدھا اُگا ہوا ہوتا ہے آزاد بے قید بے عیب اور سوسن سفید اور
درخت بکائین اور درخت بے میوہ کو بھی کہتے ہین اور آزاد کا کلمہ سرو کی
تعریف مین لاتے ہین جیسے سرو آزاد کہتا ہے کہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ
حالانکہ سرو غم بے ثمری مین پابند ہے باوجود اسکے پہر سرو کو جو غم بے ثمری
مین گرفتار ہے اسکو آزاد یعنی بے قید کہتے ہین یہ صریح غضب کی بات
ہے یعنی تعجب اور لغو ہے ہے غم سے آئینہ چشم پر آب چشم تر ساغر
جام شیشہ یہ سب منجملہ صفات اور تشبیہات آئینہ سے ہین رود او دیکھیا
حال لکھا ہے کہ جب شہنشاہ سلطان سکندر نے سرحد فرنگ مین اسکندریہ شہر
آباد کیا تو اس شہر کے دریا کے کنارے پر ایک منارہ اسلئے بنایا کہ اہل فرنگ

سے اطلاع پائے رہین اونمین یہ کمال کیا کہ ایک آئینہ حکمت او طلسم سے
تیار کرکے اوس مینار پر رکھدیا اور ایک دیدبان مقرر کیا اسلئے کہ جب لشکر
اہل فرنگ کا تہیہ اور آمد معلوم ہو تو فوج سلطان سکندر کو آگاہ کردیا کرے
اس تدبیر سے دو بار شکست دی تیسری بار دیدبان نے غفلت کی
اہل فرنگ نے داخل ہوکر شہر اسکندریہ کو ویران کیا اور آئینہ کو دریا مین ڈالدیا
جب سلطان کو خبر ہوئی تو پھر آئینہ کو دریا سے نکال کر مینار پر نصب کیا
اسکے بعد اہل فرنگ نے تصرف کا قابو نپایا اور یہ جو آئینہ چہرہ نما ہی یہ بھی سلطان
ہی کی ایجاد ہے اسکے بعد مطلب یہ کہ جب روداد اسکندر رومی کی غضب
ہے یعنی نادر او عجیب ہے اس اعتبار سے کہ ایسے طلسم او حکمت کا موجد ہونا
ہر کسی کا کام نہین چنانچہ نہایت عجیب و غریب بات ہی اسلئے سکندر کی صفات
مین آئینہ ایجاد دیدہ آب ہے یعنی آئینہ جو بصفت پر آب موصوف ہی اوسکی یہی
وجہ ہے جو روداد مرقوم ہوئی وہ کونسا غم دلکش بفتح کاف طلب
شوق انگیز یہ غم آباد یعنی دنیا مطلب یہ ہی کہ دنیا ایسی چیز ہی کہ اسمین سب
طرح کے غم موجود ہین باوجود بری جگہ ہونیکے یہ غم آباد یعنی دنیا دلکش یعنی
پسندیدہ ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے ہین اور اسی مین رہنا چاہتے ہین
قامت ہی تیرا سر یعنی سرو ہے جیسا کہ سر کوہسار یعنی کوہسار پر اور سر
خاک شہیدان یعنی شہیدون کی خاک پر سر سرو قیامت مین سرو کا لفظ بلا
اضافت ہے طرہ بضم اور تشدید او رائے مہملہ سے زلف کے معنی ہین اور
ماتھے کے بال او ہر چیز کا کنارہ اسجگہ زلف سے مراد ہے شمشاد بکسر سے
ایک درخت کا نام ہے کہ جسکی لکڑی نہایت مضبوط او صفا ہوتی ہی یہ درخت
سیدھا او موزون ہوتا ہی اور اوس کے پتے باریکی و کثرت کے باعث

خوبون کے بالون سے مشابہت رکھتے ہین اور کبھی اوس سے بالون سے
مراد ہوتی ہے جو بال محبوبون کے رخسارون پر ہوا کرتے ہین او کبھی زلف
اور طرہ سے تشبیہ دیتے ہین پس یہ سب مجازی معنی ہین خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ اے محبوب تیرا قد سرو پر ایک قیامت ہے یعنی سرو کی حق مین قیامت ہے یعنی تیرے
عشق مین سرو پابستہ ہے یا رنگ کے اعتبار سے قیامت ہے اور دوسرے
مصرع مین بھی کا کلمہ شرکت کا ہے یعنی اے محبوب تیری زلف بھی شمشاد کی
زلف پر غضب ہے یعنی اوسکی پریشانی کا باعث ہے دینا ہوش بجائے
تمہارے یہ ۔ تمہارے وہ صحیح ہے غضب ہے یعنی سب فسون سے بڑہکر مین
یہ خانہ خانہ ہستی یعنی دنیا ہستی بنیاد ہے بنیاد کی ناپایداری غضب ہے
یعنی دنیا مین بھی غضب ہے کہ اوسکی پایداری نہین واللہ نگین ضرور ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۵

ہوئے وہ بجائے قاتل قائل ہمزہ سے صحیح ہے روئیت دیکھنا یہان
روئیت سے مراد دیدار خدا ہے جو قیامت مین ہوگا بلا سے گر حضرت
دانیال نبی تھے آپ کو علم جفر اور رمل تھا آپ اوسکے قاعدہ سے حال
معلوم کر لیتے تھے رمل کے حساب مین اکثر نقطہ ہوتے ہین اور دل مین ایک داغ
کہ جسکا نام سویدا ہے سیاہ نقطہ ہوتا ہے اب یہ علم مذکورہ منسوخ ہے کیونکہ
پیغمبرون کا اور رتبہ تھا جو اونکی حقیقت کو کوئی پہنچ نہین سکتا ہے بہار یا یہان
تیر باران اور تیر بارش اون بہت تیرون کو کہتے ہین جو کمان سے چھوٹتے
ہون مطلب ظاہر اگرچہ مین وہ یعنی محبوب

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۶

کیا مد نظر مد نظر جو چیز کہ نظر کے سامنے ہو یعنی دل کا مدعا مطلب ظاہر

بال و دل بجائے کھا جائے تو کھا جائے جو صحیح ہے کیا کہتے ہو
یعنی یہ بات جب کہے کہ ذرا رون سے فتنہ اوٹھا نے ہون خلاصہ
یہ کہ آپکا اس بات سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مزار وں ہی جا کر فتنہ
اوٹھائین پھر قم نہ تقدیر شعر کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ سے یہ کہنے کہ وہ قم
عشق کے مارون سے تو کہین تو پھر حضرت عیسیٰ کبھی قم نہ کہین گے یعنی جب
عشق کے مارون پر قم کا اثر نہین ہوئیگا تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ شرم
کے باعث پھر قم کہنا چھوڑ دین گے کچھ ہوز حرار ون حرّ حرارت گرمی
کے معنی مین بقاعدہ اردو حرارون جمع ہے موقوف ہے پر کارون
یعنی آن اور ادا جو پہلے مصرع مین ہے اون سے مراد ہے اور پر کا شکار یون
کا سرمایہ ان دانتون ہتاب یعنی چمک و صفائی مین برابر کہتا ہے
کہ محبوب کے دانتون کو موتیون سے تشبیہ نہ دیکہ دانتون کے مقابل
موتی کچھ مال نہین بلکہ ستارون سے کہو یعنی ستارون کی مانند کہو شانیکا
شانہ کنگھی کہ جس سے سر اور ڈاڑہی کے بال آراستہ کرتے ہین بجائے کس
واسطے یہ کس واسطے ان صحیح ہے سینہ فگارون سینہ فگار یعنی سینہ زخمی
مراد عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب آپ کو کنگھی کا دل چاک پسند آیا کس
واسطے یعنی کس دلیل سے ذرا اسکی دلیل سینہ فگارون سے تو کہئے کہ سینہ
فگار اپنے زخمون مین کس بات مین شانہ سے کم ہین کہئے نہ تنگ
دوسرے مصرع مین بجائے سعنا سا صحیح ہے مطلب ظاہر

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲۷

بہ اقامت یعنی دنیا مین رہنا زال دنیا زال بوڑھیا اور رستم کے
باپ کا نام ہے ...نگار زال یعنی بوڑھی ... علامت ... وانا و ... ایک

فرقہ ہے جو خدا سے منکر ہین قایل ہین کہ زمانہ خدا ہے مطلب ظاہر تیرہ
بختی میری دہر دیتی ہی کا فاعل تیرہ بختی ہی بڑہتی جاتی اصلاح دیت
کرنا مطلب ظاہر دیتی شربت تقدیر مصرع اول ای محبوب تیری سا سر بہری
آنکہہ کیسے شربت دیتی ہی تپ دل کافور سفید ہوتا ہے شمع کافوری ہی
ہوتی ہے اوسحر کے وقت شمع کو گل کردیتے ہین جب شمع گل ہوئی تو خود
شمع کی گرمی کم ہوئی کافور دنیا اوسکا سرد کرنا ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۲

**غرض تھی** آب پیکان اور آب تیغ انکی تیزی سے مراد ہے خلاصہ مطلب
یہ کہ اے محبوب تیرے تیرون کو عاشق کے مارنے کے لئے پیکان کو تیز
کرنیکی کچھہ ضرورت نہ تہی کیونکہ عاشق خود مردہ ہو رہا ہی تہوڑا ہی تیر تیار
کارگر ہو سکتا ہی لیکن آب پیکان سے یہہ غرض تہی کہ دل کو لگتے ہین گویا تیرون
کا لگنا دل ہی کی زیارت کرنا ہی اور زیارت بے وضو خوب نہین اسواسطے
پیکان کو جو آب دی ہی گویا یہ تیرون نے آب پیکان سے وضو کیا ہے
اور ظاہر ہے کہ آب سے وضو کرتے ہین **یقین** ہے صبوحی جو صبح کے
وقت شراب پیتے ہین سبو مٹکا یہان خم شراب سے مراد ہے سمجھہ یہ دار
سولی رسن رسی کہتا ہے کہ منصور کو جو رسی سے سولی چڑہایا اسکو سولی
اور رسی نہ سمجھو بلکہ تاگا سوئی ہے اور منصور نے جو حقیقت کا پردہ چاک
کردیا اوسکو اوس سے رفو کرتے ہین یعنی جو راز کو ظاہر کرتا ہی اوسکا یہی
حال ہوتا ہے سولی پر ایک لوہے کی تیز میخ ہوتی ہے وہ انسان
مصلوب کے بدن مین گہس کر باہر نکلجاتی ہے پس سوئی سے مشابہت
ظاہر ہے **غم** مطلب یہ کہ جو عمر گذر گئی ہو اگر کوئی شخص اوسکا ہی نقیہ

عمر مین پتہ لگانا چاہیے کہ کہان گئی کچھ نشان نہ ملیگا اس صورت مین یہی
بہتر ہے کہ اپنی عمر بہر مین سوائے نکوئی اور کوئی فعل بد اختیار نہ کرے

## ردیف یاے تحتانی غزل ۲۹

ناساز ہے ناساز یعنی ناموافق ساز سے مراد سازش ہے یعنی اتفاق
خلاصہ یہ کہ عشاق کی کسی سے عداوت دشمنی نہین ہر کسی سے سینہ صاف
ہین یا ناساز ہے جو ہمسے یعنی محبوب جو ہم سے ناموافق ہے اور یہ یعنی
دل اوسی سے ساز ہے یعنی موافق ہے اوس سنگ وہ یعنی اپ سنگ
آستان یہ نماز ہے یعنی جبین نیاز دروازہ در توبہ باز ہے یعنی جو گناہ
کرتا ہے اگر وہ پہر اوس گناہ سے توبہ کرے تو قبولیت توبہ کا دروازہ
کہلا ہے خلاصہ یہ کہ شراب پیکر پہر توبہ کر لو لگا خانہ خرابیان خانہ
ساز یعنی گھر کی بنائی ہوئی دوا یہ دوا بہ نسبت بازاری دوا کے اچھی ہوتی
ہے پس کہتا ہے کہ تو دل بیمار کی خانہ خرابیان دیکھ کہ جو خانہ ساز دوا
ہو وہی اسکے لئے زیادہ ناموافق ہوتی ہے پہنچا ہے شب حرامزادہ
کی رسی دراز ہے یہ ایک مثل ہے کہ حرامزادہ اپنے برے کامون مین بموجب
عادت زمانہ کے ہمیشہ کامیاب ہوا کرتا ہے اسلئے وہ کہتا ہے کہ رقیب
رات کو کمند لگا کر وہان پہنچ گیا اسکا سبب یہ ہے کہ حرامزادہ کی رسی
دراز ہے مداح خال خدا کا نکتہ نواز ہونا یہ کہ ایک شخص کتاب لکھ
رہے تھے لفظ پر کبھی بیٹھ کر سیاہی چوسنے لگی دل مین سوچا کہ سیاہی
چوس کر اپنی خواہش پوری کر لے جب مکس سیاہی پیکر اوڑ گئی اوسی وقت
اوس قدر بانی اوسیف کرامت کے پردے کہل گئے ولی کامل مشہور
ہوے خلاصہ یہ کہ خدا کی یہ نیازی ہے کہ کسی ادنی عمل پر بخشش کرتا ہے

اے ذوق اس شعر کے مصرع ثانی مین گنج ناز غلط اور گنج راز صحیح ہے مطلب ظاہر

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۰

نہین پروین یعنی آنکو صرف ستارہ پروین ہی نہ سمجھو بلکہ فرشتے اوسکے عارض کا پسینہ اُس پروین کے ڈبہ مین بھر کے لائے ہین روز اوس دوسرے مصرع مین بجائے مینا بیتا ہیا ہائے موحدہ صحیح ہے مطلب ظاہر خم پر جوش چھلکتا بجیم فارسی صحیح ہے مطلب ظاہر جام خالی دوسرے مصرع مین بجائے مینا پینا پیا ہائے فارسی صحیح ہے مطلب واضح

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۱

عدوے نیش برج عقرب بارہ بروج آسمان مین سے ایک برج ہے جو بصورت عقرب ہے یہان برج عقرب عدوے نیش زن کے گھر سے مراد ہے مطلب ظاہر چھپتے کیا الخ جد امجد جد دادا یعنی باپ کا باپ امجد بزرگتر جد امجد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین گندم گون رنگ ہونا حسن کی بہت خوبی مین داخل ہے حضرت آدم کا گندم کہا کر بہشت سے علیحدہ ہونا معلوم ہی مطلب ظاہر ہر سے جاکر حنا تقدار چلا انگشت مطلب روشن خدا دے تصور دہان۔ خیال دو وہ آلہ جسمین شیشہ لگے ہوتے ہین اوس سے ہر کی چیز بڑی کھائی دیتی ہی اس شعر مین ہی چشم تصور کے واسطے دعا مانگتا ہی کہ چشم تصور کو ایسی صفائی حاصل ہو آدب یعنی زیادہ تصور اوس خلاصہ یہ کہ آنسو شربت ہو کر نکلے اور خون رنگین ہو کر نکلے آنکھین ہیں یعنی شہد

ہوکر نکلے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۲

لیتے ہین وہ لب یہ یعنی محبوب مین ایسا کہین یاران عدم یعنی
عاشق جو عدم کو پسند کرتے ہین اور یاران عدم فردون سے مراد نہین
معلوم ہین سر خفی پوشیدہ بہید مطلب ظاہر نبض نملکی تقدیر شعرا سے
فلاطون میری نبض نملی کہان چلتی ہے کیونکہ اب تو یہ ضعف ہے کہ یون
چیونٹی بہی نہین چلتی نبض نملی باضافت مطلب ظاہر کہولدے
آنکہین دستور ہے کہ جب بحکم حاکم کسیکو قتل یا سولی چڑہاتے ہین تو
پہلے اوسکی آنکہین باندہدیتے ہین اسلئے کہتا ہے کہ اے ذابح یعنی اے
محبوب میری آنکہین کہولدے کیونکہ دم ذبح تجہے ہرگز نہ دیکہونگا فقط
یہی تمنا ہے کہ اپنی گردن پہ چہری دیکہون کہ کسطرح چلاتے ہو جب
مین خلاصہ یہ کہ بعد مرگ بہی حسرت شامل حال ہے دو ر کہ بالون
کو جون وہ کرم جو آدمی کے بالون اور کپڑون مین چرک کے باعث
پڑ جاتے ہین عربی مین قمل اور فارسی مین شپش کہتے ہین واضح ہو کر سر
کی خبر نہ لینے سے اکثر جون پڑجاتی ہے مجنون کا لیلی کے عشق مین
مجنون ہونا معلوم ہے اس حال مین سر دہونا کنگہا کرنا کہان نصیب
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سر کے بالون مین جب جون چلا کرتی ہے
تو اکثر اوقات معلوم نہین ہوا کرتا ہان جب کان پر چلے تو فی الحال
معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ کان کی حس یعنی کان کا معلوم کرنا کان کی
متصل خصوصا کان پر بہت جلد ہوتا ہے تقریر یہ ہے کہ جب لیلی
نے مجنون کے بالون کا حال ژولیدہ دیکہا اوسے گمان کیا کہ اس

ط۵ نملی نبض کے قسم سے ... اوس نبض کے چلنے کو یعنی حرکت کو طبیب نملی کہتے ہین یعنی چیونٹی کی چال

[illegible]

حال مین ضرور جون پڑگئی ہونگی اسواسطے لیلی نے کہا کہ بالون کو دور کر مگر
مجنون عشق مین ایسا محو اور بیخبر حال تن بدن سے تھا کہ اوسکے کان پر ذرا
جون نہین چلتی یعنی لیلی کی بات کو بھی حالانکہ محبوبہ مجنون تھی نہ سنا غرض
کہ اس سے اور کیا بات تعجب تر ہوگی کہ عشق کے غلبہ مین اپنی محبوبہ کی بھی بات
کی خبر نہین پایہ کہ مجنون کو کان پر بھی جون چلتی معلوم نہین ہوتی جب
ایسا حال ہے تو سر مونڈانے کا کیا خیال ہو القصہ عشق ایسا ہے کہ جس سے
سر و تن کی بھی کچھہ خبر نہین رہتی اور جون کے نہ چلنے سے مراد بیخبر اور بات کے
نہ سننے اور بہت غفلت کر نیسے ہے **مین تو اون بلاگردان** بلا بفتح
اول و تخفیف لام مطلقاً آزمایش کے معنی مین ہے لیکن بمعنی آفت و زحمت
دیگرہ مستعمل ہے بلیہ و بلیات اسکی جمع ہے اور بلا غول بیابانی کو بھی کہتے
ہین اور بلا کو عوام چڑیل بھی کہتے ہین اور ستم کے معنی بھی آتے ہین چنانچہ
قیامت کا لفظ جیسا کہ کہتے ہین چہ بلا و چہ قیامت ہے اور فارسیان بمعنی امر
عجیب و رکار بسیار عمدہ فوق الطاقہ مین بھی استعمال کرتے ہین اور کسیکا
بلاگردان ہونا تصدق اور قربان ہونیسے مراد ہوتی ہے چنانچہ اس شعر مین
واضح ہو کہ آسمان کی گردش کو سب کی گردش سے سرعت اور اثر مین
زیادہ تر کہتے ہین خواہ کسی کے اقبال مین ہو خواہ ادبار مین پس عاشق کہتا ہے
کہ اے گردش گردون مین تو ایک ایسا ناتوان آدمی ہون کہ جسکی محبوب
کی آنکھون کی گردش کے سامنے قربان ہونے کے سوا کچھہ پیش نہین گئی
پس اے گردش فلک با وجودیکہ تو سب سے بالادست ہے لیکن محبوب کے
سامنے تو بھی ہیچ ہے کہ کچھہ پیش نہین چلتی خلاصہ یہ کہ محبوب کے مقابلہ مین سب
کا قافیہ بند ہے گردن مین تحیر کی کمند ہے اور محبوب کی آنکھہ کی گردش

سے مراد غمزہ اور کرشمہ ہے دوسرے مصرع مین گردش گردون باضافت
پڑھا جاتا ہے ورنہ یون سکتہ پڑتا ہے اسلئے یہان منادی آسمان کی
گردش ہے غرض کہ اے گردش گردون مین اسی گردش چشم کا قربان
ہون کہ جہان تیری ہی کچھ نہین چلتی چلتے کو دیکھے تقدیر مصرع اول
سوار کشتی ساحل کو گو چلتے دیکھے ہے خلاصہ یہ کہ کشتی کے سوار کو ساحل
یعنی دریا کا کنارہ چلتا نظر آیا کرتا ہے دراصل کشتی دریا مین چلا کرتی
ہے اور کشتی کے سوار کو کشتی چلتی معلوم نہین ہوتی اسیطرح جو آدمی
دنیا مین ہے دنیا کو فانی جانتا ہی اور دراصل خود ہی فانی ہے لہذا اپنی
موت یاد کرکے نکوئی کا رستہ اختیار کیا کرے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۴

نہین **ثبات** ثبات پائداری - قیام بلندی مراد رتبہ آسمان کی پستی
وہی ہے جو سمت الراس سے نیچے ہر چہار طرف سے آسمان زمین سے ملا
ہوا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر ہزار لطف ہین تقدیر شعر آسمان کے ساتھہ
ستم شریک کون ہوا جو ہماری جان کے لئے ہر ستم مین ہزار لطف ہین
ستم شریک وہ شخص کہ کسی دوسرے سے مل کر ستم کرے لطف خوبی - نرمی
ناز کی خلاصہ یہ کہ عاشق کے حق مین جو ستم لطف ہے اسکا یہی سبب ہے کہ آسمان
کے ساتھہ ستم محبوب شریک ہے **فروغ عشق** سے یہان غلط جہان
صحیح ہے تیرہ خاکدان دنیا سے مراد ہے صبا جو آئی ہوا کے چلنے سے
خس و خاشاک اڑکر دور پڑجایا کرتے ہین اور جانور خس و خاشاک سے آشیانہ گھر
بناتے ہین اسواسطے کہتا ہے کہ مینے یہہ چاہا تھا کہ گلستان مین رہنے کے
لئے آشیانہ بناؤن لیکن ایک تیز ہوا چلنی شروع ہوگئی ہے اور دوسرا

قفس مین مقید ہون دونون امر سے مضطرب ہوکر دل پھڑکتا ہے ہوا
سے مراد فنا خس وخاشاک اسباب دنیا قفس وجود انسان گلستان
دنیا ہے حب دنیا مین ثبات نہین اسواسطے دل مضطرب ہے حجر
کے چومنے حجر لفظ عربی ہے اردو پتھر خانہ کعبہ یعنی بیت رب کہ
جسکی زیارت کے لئے حاجی جاتے ہین اوس گھر مین ایک پتھر ہے اوسکا
نام حجر اسود ہے اسود سیاہ رنگ یہ بہشتی پتھر ہے حاجی صاحبان اسکو چومتے
ہین جو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے اور سنگ آستان سے مراد محبوب کے
دروازہ کے پتھر سے ہے مطلب ظاہر نہ چھوڑ تو کسی عالم یعنی کسی حال
مین پیر یعنی بڈھے کے حق مین اسواسطے عصا ہے کہ اوسکا باعث
راستی ہر کوئی خدمتی معتقد ہوگا اور جوان کے لئے سیف اسلئے کہ اوس جوان
راست باز کی بات ہر کوئی قبول کریگا اور لوگون مین عزیز اور بارعب
ہوگا جو پاس مہر و پاس یعنی سند لفظ انگریزی ہے جو اوس شخص کو ملتا
ہے جو اوسکی لیاقت رکھتا ہو اور چونکہ محبوب مین مہر و محبت نہین ہے اسلئے
اوسکے لئے پاس کا ملنا نامناسب ہے بلکہ یہان پاس مہر و محبت یعنی
کسیکی محبت کے خیال رکھنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر محبت کا پاس
اور خیال کہین بکتا ہوتا تو ضرور اپنے دوست کے لئے خرید لیتے یہ اسلئے
کہا ہے کہ محبوب مین مہر و محبت نہین ہوتی مطلب ظاہر خلش سے عشق
تقدیر شعر اس تیرے مجنون ناتوان کے لئے میرا تن زار عشق کی خلش سے ہمیشہ
خار پیرہن ہے خلاصہ یہ کہ کانٹون سے پیرہن پھٹ جاتا ہے عاشق کہتا
ہے کہ میرے پیرہن کے پھاڑنے کے لئے میرا تن زار جو کانٹا ہوگیا ہے
پیرہن کو ہمیشہ پھاڑتا ہے تپش سے سیماب کو اضطرابی اور بیقراری سے

تشبیہ دیتے ہین دوسرا یہہ کہ اگر سیماب استخوان مین اوتر جاے تو بدن
بگڑ جاتا ہے اکثر نادان لوگ خام کشتہ سیماب کو کھا کر ہلاک ہوتے
ہین مطلب ظاہر **مرے مزار پر روئے عرق فشان** محبوب کے چہرے پر
عرق یعنی پسینے کا آنا محبوب کے حسن کی صفات مین سے ہے کیونکہ
عرق کی بوندین مروارید سے مشابہ ہوتی ہین مطلب ظاہر **الہی کان**
**مین** کان مین پہونکنا کہانی سنانا۔ پڑہانا۔ جہگڑے مین ترغیب دینا
جوش دلانا یہان کچہہ سمجہانے سے مراد ہے کان پر ہاتہہ رکہنا انکار
کرنا اذان جو نماز کے واسطے بانگ پڑہتے ہین صنم بت مراد محبوب خلاصہ
یہہ کہ اے خدا صنم یعنی محبوب نے لوگون کے کانون مین کیا پہونک دیا
جو سب اذان کہنے سے منکر ہوگئے یعنی تارک نماز ہوئے ہین **نہین ہے**
**خانہ** خانہ بدوش اسکے معنی مسافر اور پریشان بے ٹہکانہ آدمی کے ہین کہ
جسجگہ چاہے رہ پڑے ایسے آدمی کے واسطے سامان کا ہونا دشوار ہے
اثاثہ اسباب خانگی گھر کا اسباب خانہ کمان جسمین کمان رکہتے ہین
دوسرا مصرع مثالیہ ہے یعنی جیسے خانے کمان مین سوائے کمان اور کچہہ نہین
رکہا جاتا ہے ایسا ہی جو خانہ بدوش ہین زاید اسباب کی انکو کچہہ ضرورت
نہین اسیطرح عاشق بلا اسباب دنیاوی ہے **نہ دل رہا** واضح ہو کہ جب
غم لاحق حال ہوتا ہے تو اول دل کو صدمہ پہونچتا ہے اسلئے رونے کی
حالت پیدا ہوتی ہے دل کے بعد جگر کو صدمہ پہونچتا ہے انجام دل و جگر
کا حسرت سے خونی آنسو نکلتے ہین کہتا ہے کہ دل و جگر دونون عشق
کی آتش سے خاک ہوئے ہین اب چشم خون فشان کے لئے سینہ مین
کیا رہا ہے یعنی کچہہ بھی نہین رہا جو آنکہون سے خون نکلے صریح چشم

شعر ظاہر آشکارا یعنی اے محبوب تیری چشم سخن گو میرے حق میں
گویا ظاہر کرے کہے یا نہ کہے لیکن میری طاقت و توان کے ہونے میں
جو اسے صاف کہتی ہے کہ جب محبوب نے توجہ نکی تو اسکو ہم طاقت
و توان باقی نہ رہیگا علیمین دیر بتخانہ مندر ارمغان تحفہ ارمغان
چیز سوغات نشان شمع کی آتش ہے آتش بیتاب شکست توبہ
توبہ کا توڑنا اسطرح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کہا کر کہے کہ میں یہ بات
نہیں اختیار کرونگا پھر اس بات کو اختیار کر لینا اسکو شکست توبہ کہتے
ہیں شرع میں توبہ کے توڑنے والے کے حق میں کفارہ مقرر ہے اگر
کفارہ ادا کردے تو اسکے گناہ سے بری ہو جاتا ہے خانقاہ کسی بزرگ
ولی کی مزار یعنی بتخانہ عبادت خانہ اور شکست توبہ کو ارمغان مقرر کیا
ہے اور لئے یعنی تحفہ لیکر بیان درد محبت ظاہر کر غم و الم دلکے متعلق
ہے اور جو دلکا ارادہ ہوتا ہے تو زبان بیان کرتی ہے اس سے معلوم
ہوا کہ زبان دل کی تابع ہے اور دل متبوع پس متبوع کا کلی حال بیان
کرنا تابع سے متصور نہیں ہو سکتا ہے اسلئے شاعر نے ایسا مضمون ادا کیا
ہے رہے سہتے دل ہول خوف ۔ ڈر اور ڈرانا برہم الٹ پلٹ ۔
خفا ۔ ناراض کہیں یعنی مبادا یعنی ایسا ہو اونکے مزاجدان یعنی عاشق
پس یہ بات ظاہر ہے کہ عاشق کو محبوب کی مزاج کے برہم ہونیکا ہر دم خوف
رہتا ہے پس شاعر کہتا ہے کہ اونکے مزاجدان یعنی عشاق کے لئے دلکا ڈر
بجا ہے یعنی صحیح ہے بنایا آدمی کو دو جہان کے کام یعنی کاروبار
دنیاوی اور اخروی یعنی عبادت وغیرہ کیلئے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۵

جو دل قمار کعبتین قمار بازون کے جوا کہیلنے کی نرد کعبتین کو جا چکے یعنی
ہین جائین گے بطور استفہام انکاری ہے آما بلا سے بلا سے یہان
ایک محاورہ ہے یعنی ہماری بلا سے یہ بات ہو یا نہو ہمین تو فلان بات
منظور ہے اور آ چکے یعنی آجاے یہ انتظاری کی حالت مین بولا جاتا ہے
کہتا ہے کہ اگر اوسکا آنا قیامت ہے تو ہو مین اوسکی انتظاری مین مرتا ہون وہ
ایک دن یعنی کسی دن ضرور آجاوے واضح ہو کہ یہان بلا سی مین سی
کا کلمہ تشبیہ کا نہین اور ایسا ہی آ چکے کے معنی یہ مراد نہین کہ اب نہین آئینگے
کیونکہ پہلے مصرع مین اوسکا آنا قیامت سے کم نہین یہ چاہتا ہے کہ ضرور آوے
یاد آیا یہانتک کہ اکثر دستور ہے کہ رات کے وقت مہندی لگاتے ہین
اور بعض رات بہر مہندی لگا رہتے ہین مطلب ظاہر ہے جب تک کہ
جبتک کہ سر ہے یعنی جبتک کہ سر موجود ہے ساتہہ ہے یعنی باز
سے الگ نہین ہوگا سودا یعنی جو کچہ لاحق حال ہوا ساتہہ ہے سر کے یعنی
با محبت مطلب ظاہر کیا دیکہتا ہے تقدیر شعر سے جدا ہو مین کیا دیکہتا
ہے بلکہ ایسی تیغ ستم لگا کہ تمام عمر کا قصہ چکے یعنی یہ جہگڑا تمام ہوا اب
خاک ہوگئے ہین یعنی اب ہم خاک کے ڈہیر ہین یعنی بیفایدہ ہین
تو کیا ہوا کیونکہ پہلے تو ہم ہی بہت خاک اوڑا چکے ہین یعنی خاک اوڑانے
مین مشہور ہوچکے ہین باز آیا آتش رخ۔ آتش سیما۔ آتش جبین
محبوب کے اسمون سے ہے باز آیا کا فاعل دل ہے آنکہین دکہانا
یعنی ڈرانا دہمکانا چین بجبین ہونا مطلب ظاہر ہکار و آج
ہکار و فغنج یعنی آپ کو ضبط نہ کرنا اور بول اوٹہنا یہان چیخین اور
چیخین مارنے اور چیخنے سے مراد ہے کیونکہ کہا کرتے ہین کہ فلان

شخص بیکار اوٹھا یعنی آپ کو ضبط اور قابو نہ کر سکا - بڑ بڑانا بے فائدہ بولنا

## ردیف یاے تحتانی غزل ۳۶

ابر تر آنسو تلملانا بیقراری کا ترجمہ ہے ہمین پنشل مشہور ہے کہ فلان شخص ایسا تلملاتا ہے کہ جیسے جلے پاؤن کی بلی تیغ تو اچھی ہے اگر ہتیار کارگر ہو تو دل کو حوصلہ نہین رہتا مطلب ظاہر جب کہا مرتا ہون جھوٹ کو سچ کر دیا یہ کہ عاشق نے سرسری کہا کہ مرتا ہون محبوب نے سر کاٹ کر سچ کر دکھایا سیکھے آمد اونکی از خود رفتن بے اختیار ہونا پیشوا پیر و مرشد مراد محبوب تقدیر مصرع ثانی ہے کوئی پیشوا لینے کو جاتا سیکھ جاے خلاصہ مطلب یہ کہ اور لوگ جو پیشوا لینے کو جاتے ہین تو با ہوش رہتے ہین اور ہم بے خود ہو جاتے ہین یعنی اونکی آمد سنکے خود اپنے آپ سے چلے جاتے ہین جو سکھا یا مطلب کہ محبوب کو غیر نے کچھہ نہین سکھایا جو کچھہ سکھایا ہی یعنی عاشق کی قسمت نے سکھایا ہے کیا ہوا اے مردمک آنکھہ کی پتلی روسیاہ کالا منہہ وہ شخص جو گنہگار ہو خلاصہ یہہ کہ گو ہم گنہگار ہین لیکن جیسا کہ ہم محبوب کی آنکھون مین سما جاتے ہین یعنی جیسا کہ ہمارا قدر و منزلت ہی اور کسیکا نہین

## ردیف یاے تحتانی غزل ۳۷

زبان پیدا کرون آسیا چکی جس سے غلہ کا آٹا پیستے ہین زبان آسیا چکی کی کہونٹی وہ میخ کہ جسپر چکی پہرتی ہے بر میخ چکی کے سینہ مین یعنی چکی کے درمیان ہوتی ہی غالب کا لفظ دوسرے مصرع مین غلط

ہے غایب یا بعد الف تحتی ہے پس …
ہوتی ہے ایسا ہی ہین یہان لپٹ … آنکھ …
جو تیر کی بہان یا برچھی کی بہال لگتا ہے …
یان مین سے دہن کا حال کیا پوچھتے ہو … ہے
غایب ہے یعنی ہونٹ فقط دہڑیا …
اونکی یہان سے نہین ہجایگی وہ … تو یان …
جاینگی جب سے محبوب سے بات چیت کرنا … ہے
بصورت چکی چوڑا ہوتا ہے اور چکی کی کہونٹی … ہوتی ہے فقط
اوڑانے خوب گلچہرے دراصل گل چہرے … محبوب کے
سے ہے یہان فقط گلون سے مراد ہے … طفلان کو
یہہ بات ظاہر ہے کہ سنگ سے شرارے نکلتے ہین اور دیوانون کو
طفل پتہر مارا کرتے ہین یعنی اسقدر پتہر مارنے لگے … کثرت ہو
ایک دوسرے پر پتہر پڑے تو شرارے نکلنے لگے … گویا گل فشانی
ہے گل فشانی وہ جو ایک دوسرے کیطرف پہول پہینکتے ہین خلاصہ
یہ کہ گلچہرے اوڑانا عیش و عشرت کرنے سے مراد ہے یعنی مجنون نے
زندان سے نکلکر خوب مزے اوڑائے اسلیے کہ سنگ طفلان …
گل سمجہے فلک کیا چشم فتان فتنا فتنہ انگیز محبوب کی چشم …
مین ہی یہہ بہی یعنی آسمان اوسکی مژگان سے یعنی محبوب کی چشم کی
مژگان سے ایک سرمہ آلود آنسو گرا تہا سو وہ آسمان بنگیا ہے اس حال مین
آسمان چشم فتان سے فتنہ سازی مین کیونکہ ہمیں اوسکے شرارے متصل
سنگ ہی طفلون کا پتہر مارنا جو اسی صفحہ کے شعر مین لکہا ہے یعنی اوڑائے

پاس والا ہمیں کر اٹک دیتا ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۳۹

چھنی تو نے چنی ترجمہ چیدچو صیغہ ماضی ہے چیدن مصدر اسکا ترجمہ چُننا اور
چکنا ترجمہ چیدا انتخاب کردہ برگزیدہ و چیدہ کا ہے اور چننا اسکے معنی اپنے
موقع پر چیزون کے رکھنے کے بھی ہین چنانچہ چنا ہوا جو ترجمہ برچیدہ اور
انتخاب کردہ و برگزیدہ و منتخب کا ہی افشان اوسکو کہتے ہین جو چاندی سونے
کو حل کرکے کاغذ وغیرہ پر نقش کرتے ہین اسکو عرف مین افشان اغبار کہتے
ہین اور اوس کاغذ کو بھی کہتے ہین کہ جسپر افشان کیا ہوا در کاغذ افشانی
و کاغذ افشان و کاغذ افشانی ہر چہار مستعمل ہین اور افشان کاغذ کی قسم
ہین بعض کو افشان سرموری اور افشان چشم مور کہتے ہین اور بعض کو پشہ
کہتے ہین پھر تقدیر لفظ داشتن شدن او کردن کے ساتھ مستعمل ہے تقشیش
میم کی ضم قاف مشدد مفتوح اور سکون تحتانی اور آخر مین شین معجمہ سے
چاندی سونے کی تار کو کہتے ہین جو ہین یعنی چوٹالی مین ہوں افشان چنا اسکو
کہتے ہین کہ مقیش کو کاٹ تراش کر پہلے پیشانی یعنی ماتھے پر گوند جما کر بعد ش
مقیش کتری ہوئی کو اوسپر جماتے ہین وہ ستارون کی سی چمکا کرتی ہے اور
پیر بھی مقیش کے پھول بنا کر گوند سے جماتے ہین چنان او چنین چنان معنی
ایسا مثل وسکی اصل اسکی چو آن ہے اور چنان چنین سے مراد کسی طرح کی
گفتگو سے مراد ہے خلاصہ یہ کہ جب ستارون نے محبوب کی افشان کو دیکھا
تو آپس مین کسی طرح سے گفتگو کرنے لگے کہ محبوب کی افشان ہم سے خوبی اور
چمک دلک مین بالادست ہے وہ ہے پاس تقدیر شعر وہ پاس
ہے اور یہہ میری بدگمانی ہے کہ مجھکو کہین سے کہین لئے پھرتی ہے لئے

پھرتی کا فاعل بدگمانی ہے اور اس شعر کا مضمون اسبات کے مطابق ہے
یعنی خدا اس پاس یہہ ڈھونڈھے جنگل مین نہ اک آہ کی اس شعر کا
اول مصرع دو طرح پر ہے ایک یہ مصرع نہ اک آہ کی زخم سو سو [illegible] یعنی
محبوب کے ہاتھہ سے سو سو زخم کھائے لیکن باوجود زخموں دردناک کے
مینے ایک بھی آہ نکی دوسری طرح کا مصرع نہ کی آہ سو زخم دلپر اوٹھائے جبر
مآل ایک ہی ہے مطلب ظاہر

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۴

پیشوائی کو پیشوائی کسی سے آگے اوسکو لانیکو جانا کشش و آمیزش
کھینچنا۔ جذب کرنا کشش دل اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی محبت [illegible]
کسیکے دل مین اثر کرے یہان کشش دل یعنی اگر محبوبون کی کشش [illegible]
کے لیئے جاوے تو مجنون کی طرف [illegible] سے محمل آگے دوڑے ناقہ محمل غلط
ناقہ محمل صحیح گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے ہونا اسلیئے کہ عنقا کا سراغ
کہین نہین ملتا اور عاشق [illegible] کہ عاشق محبوب کے [illegible]
نا امید اور دور ہے [illegible]
یعنی جسوقت ذوق اپنے وقت مین موجود تہا [illegible]
فضیلت مین

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۵

تو آنکھہ مین سرمہ دنبالہ دار سرمہ کا خط جو آنکھہ کے گوشے مین بناکر کان کی
طرف کھینچتے ہین سرمہ دادن آنکھہ مین سرمہ ڈالنے سے مراد ہے مفتون
فتنہ مین ڈالا ہوا مفتون چشم عاشق اور مفتون کے معنی شیفتہ مبتلا تیر مارنا
مراد کرشمہ اور غمزہ ہے مطلب ظاہر چہلا نہین چہلے کا گلا اوسکو کہتے ہین کہ چہلے

کو آگ میں گرم کر کے بدن پر داغ دینا جیسا کہ ہندو جوگی ... میں ہے
گل کھائے ہیں معشوق کے چھلوں کے یہاں تک ... دشنام ہو تو ...
ہے میرے طاؤس کے پر کا ہر نقش ظاہر ہے کہ چھلا ... پر گول کھیا
ہوتی ہے اور چھلے کا داغ بھی گول ہوتا ہے اور چھلے کے داغ کی خصوصیت
اسلئے ہے کہ ایک تو محبوب چھلا پہنتے ہیں دوسرے چھلے کے داغ کی عاشق
کو تکلیف اور داغ بھی یادگار اور یادگاری بھی ... ان کے معنی میں مجازاً
فرزند اور یادگار کے معنی میں بھی ہیں یہاں مراد اول ہے ... الفاظ میں ...
اردو مطلب ظاہر دشنام ہو ... [illegible] ...
سے نشہ اوتر جاتا ہے ... غصہ کی ... [illegible] ...
مصرع اور تقریر یہ ہے کہ چاہے وہ محبوب ... [illegible] ...
دے لیکن یہاں وہ ... نہیں ہیں ... محبوب کا غصہ اوتار
دے یعنی دور کر دے کیا خاک تجھ پہ ... کسی کی حقارت
میں اور غصہ کے وقت بولتے ہیں ... دل کی رنجیدگی سے مراد ہے
خلاصہ یہ کہ جب تیرے دل کی رنجیدگی یعنی جب تو رنجیدگی کے باعث اپنے
ہاتھ سے مٹی تک نہیں دیتا ہے تو کوئی یہاں ... عاشق کس طرح جان نثار
کرے مٹی دینا مردہ کو دفن کرنے سے مراد ہے جولان سمند
جولان کودنا محدود ہونا گاوا یعنی گھوڑے کا کودنا واضح ہو کہ گھوڑے
کودانے سے غبار اوٹھ کر آسمان کی طرف اوڑتا ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے
شہسوار یعنی اے محبوب تو میری نعش پر اپنے گھوڑے کو کودا اور نکال دے
اس صورت میں روندنے کے بعد میرے وجود سے سرمہ سا ہو کر غبار اوڑے
گا پھر وہ غبار آسمان تک پہنچ کر ماہ کی چشم میں سرمہ پڑ جائیگا ایسا ہو کہ

تقدیر شعر اے قاصد ایسا ہو کہ جواب خط آتے ہی آتے زندگی مستعار جواب
دے جواب دے کا فاعل زندگی مستعار ہے زندگی کو مستعار اسلئے کہتے ہین
کہ آدمی کے اختیار مین نہین مستعار چیز ایسی ہی ہوا کرتی ہے عاریت چیز دینے والا
جب چاہے پھر طلب کرے اور اسیوقت واپس کرتا ہے ایسا ہی زندگی بمنزلہ عاریت
کے ہے جب انکا وقت آ جاتا ہے فی الفور جان کو لیجاتے ہین ماحصل
بطریق تاسف قاصد سے کہتا ہے کہ ایسا ہو کہ جواب کی انتظار ہی مین جان
نکل جائے اے شمع تیری عمر طبعی انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس برس
کی ہے اور شمع کی عمر طبعی ظاہر کہ رات بھر جلتی ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے شمع تیری
عمر ایک رات ہے اسکو ہنس کر یا رو کر گذار دے کیونکہ ایک ہی رات کاٹنی ہے
خوشی مین بھی گذر جائیگی اور غمی مین بھی شمع کا ہنسنا اوسکا روشن ہو کر پھول
کا گرانا اور رونا جو اُسمین سے روغن ٹپکتا ہے خلاصہ یہ کہ انسان کا زندہ
رہنا شمع کیطرح ہے خوشی اور ناخوشی مین چند روز گذر جاتے ہین جب انجام
خاتمہ ہے تو شادی کی خوشی اور غم کی غمی ہیچ انسان کی عمر مین بجز احسان
و مروت کے اور کوئی بات نیک نہین اسلئے محبوب کو چاہئے کہ عاشق
کے حق مین سلوک کرے کیونکہ اگر محبوب نے خوشی مین عمر بسر کی انجام دنیا کے
دون کو چھوڑ دینا ہے اگر عاشق کی عمر دکھ مین کٹی آخر فنا ہے بیت بدن
قضائے نبشتہ آمد پیش + قرنا ہی بندگی بر خاستلے واسم دل داغ تقدیر شعر یہ ہے
داغ دل سے آفتاب سوزش وام لے پر روز حشر کے وعدہ پر کہ ان ادا کر
دے واضح ہو کہ قیامت کے دن آفتاب کی سوزش بہت ہوگی عاشق
کہتا ہے کہ آفتاب کی سوزش قیامت کے دن میری سوزش عشق کے
برابر نہین اسلئے آفتاب میری سوزش کو بوجہ اودھار مانگتا ہے لیکن قیامت

گردہ گردہ تصویر کاف فارسی کی فتح سے اوس کاغذ کو کہتے
ہین کہ جسپر پہلے کچھہ لکہتے ہین پہر اوس نوشتہ کے حرفون کے گرداگرد سوزن
سے چہید کرتے بعد اوس کاغذ کو طاق دیوار پر جہاڑ کر کوئلے کی راکہہ دوسرے
کپڑے مین باندہ کر جہاڑ دیتے ہین پہر کاغذ کو اوتار کر پہر کی قلم سے حروف
قایم کر دیتے ہین کاغذ سوزن زدہ یہہ ہے جو معلوم کیا اور یہہ ظاہر ہے
کہ اوس کاغذ مین بہت چہید ہوتے ہین پس سینہ سے مشابہت ظاہر ہے
مطلب ظاہر چہوڑ کر شیون وہ نالہ و فغان جو مصیبت اور سختی کے
وقت کرین مطلب ظاہر

## ردیف یاے تحتانی غزل ۴۳

فلک تو ٹیڑہا ہوئے فلک تو تو ضمیر خطاب ہین کلمہ ربط ہے تقریر ہے کہ یہ بات
ضرور ہے کہ فلک لوگون کے خراب کرنیکی نیت سے صبح سے تا شام ٹیڑہا
ہو کے چلتا ہے مگر اے محبوب تیری سیدہی نظر سے اپنا کام چلتا ہی خلاصہ یہ
کہ جس حال مین محبوب کی نظر عنایت ہو پہر کسیکے خلاف ہونے سے کیا فکر
بقول حضرت شیرازی۔ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہمیشہ دور
کیفیت چگونگی۔ حالت اور وہ وصف جو کسی چیز مین حاصل ہو گیا ہو
یہان کیفیت سے مراد کیفیت ہے کہ جسکے معنی نشہ۔ اور مستی کے ہی لئے
جاتے ہین اک جام چلتا ہے یہہ ظاہر ہے کہ دن کو سورج اور رات مین
چاند چلتا ہے یہہ دونو کا نوبت وار چلنا ہر ایک کا ایک چلنا ہوا یعنی
باعتبار دن رات کے ایک چلتا رہتا ہے دوسرا بند ہو جاتا ہی اس سے
پایا گیا کہ ہمیشہ متصل دورہ نہین کہتا ہے کہ اگر محبوب اہل کیفیت ہو تو ہمیشہ دور
عشرت ہے یا یہہ تقریر ہے کہ محبوب اہل کیفیت ہے اسلئے ہمیشہ دور

عشرت ہے یا خلاف التقدیر یہ ہے کہ حبیب محبوب ہمیشہ دور عشرت میں
ہے اور ہم عشاق کے لئے مہر و ماہ کا ایک دور چلتا ہے یعنی سوائے
مہر و ماہ کے ہمارے لئے اور کوئی دور شراب نہیں اراد ہ کرے
ناقص جسمیں کچھہ کمی ہو۔ کم ۔ ادہورا بام ماڑی ۔ بالاخانہ ۔ چوبارا یہہ ظاہر ہے
کہ اگر نابینا بالاخانے کے کنارے یعنی منڈیر پر چلے تو فی الحال گر جاتا
ایسا ہی جو ناقص یعنی نالایق آدمی علی رتبہ کی برابری چاہے تو انجام ندامت
زدہ ہو کر ذلیل و خوار ہی رہیگا مساوات غیر ممکن ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۴

**کون وقت** کون وقت گذرا یعنی بہت[1] وقت گذرا موت پڑی
ہے یہہ کلمہ غصہ کی حالت میں او سوقت کہتے ہیں جو کسیکو بلایا جاوے
اور وہ آنے میں انکار یا کچھہ عذر کرے ایسے آدمی کے حق میں کہنا گویا
اوسکی ہجو اور طیش دلانا ہوتا ہے جو غیرت کہا کر آجاوے مطلب ظاہر
**آتش خورشید بام** کے معنی عنقریب معلوم کر چکے ہو یہ بات ظاہر ہے
کہ آفتاب کی فقط روشنی ہے اوسمیں دہوئیں کا نام و نشان نہیں ہے محبوب
سے کہتا ہے کہ تو بام پر کھڑا ہو کر بالوں کو سکہلا جو خورشید سے دہوآں
نکلتا معلوم ہو کیونکہ خورشید سے مراد رخ محبوب ہے اور آتش چہرے کی
روشنی اور بال بجائے دخان کے سمجھو مطلب ظاہر **وہ نہ جاگے** تقدیر
شعر آخر مکررات بہر زنجیر کھڑکاتے ہوئے گجر بج گیا گر وہ محبوب بخت
خفتہ کی ضد سے نہ جاگے ضد برخلاف ۔ برعکس ۔ فرق یہاں عداوت
اور دشمنی سے مراد ہے بخت بہاگ ۔ قسمت ۔ نشیب اور بخت خفتہ وہ
کہ جسکے بہاگ اچہے نہوں گجر وہ جو گہڑیالی چار ۔ آٹھہ ۔ بارہ بجے کے بعد

[1] محاورہ میں کون وقت یا کتنا وقت گذرا یا کون وقت ہوا انتظار کی حالت میں بولا کرتے ہیں اس مصرع میں مراد زیادہ وقت گذرنے سے ہوئی ۱۲

پہر اوتنے ہی جو جلدی جلدی بجا دیتا ہے یہان اوس گجر سے مراد ہے جو صبح کے چار بجے بجاتے ہین مطلب یہ کہ محبوب کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاتا اور ہلاتا رہا لیکن بخت خفتہ نے ایسی ضد کی کرد یعنی محبوب رات بہر بیجاگے آخر فجر کی گجر بج گئی چاک آتا ہے چاک آتا ہے یعنی صبح بہار کا پیراہن چاک نظر آتا یعنی پہٹا ہوا نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ جو شہید ہوتا ہے اوسکا بدن زخمی ہوتا ہے اور زخمون سے کفن خون آلود ہوا کرتا ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ جب صبح بہار نے کسی شہید ناز کو یعنی عاشق کو کفناتے ہوئے دیکہا ہے اسلئے صبح بہار کا پیرہن چاک نظر آتا ہے یعنی اوس شہید کے ماتم مین صبح بہار نے یعنی خود بہار نے اپنا پیرہن چاک کر لیا اور بہار کا چاک ہونا پہولون کے پتے کے پہٹنے سے مراد ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۵۴

**سب کو** یہ مردار یعنی دنیا مطلب ظاہر گھر سے اپنے گرمی بازار مراد رونق مطلب ظاہر کر دیا گیا یعنی معشوق کی ابرو نے عاشق کے مار دینے کے لئے قضا کو اشارہ کر دیا ہے اسلئے قضا ہاتھہ مین تلوار لئے پہرتی ہے جو کہین عاشق کو پاکر قتل کر دیوے جا کے اکبار تقدیر شعر جہان یعنی جس جگہ ایکبار جا کے نہ پہرتا تہا وہان مجہکو بیقراری ہے کہ سوبار لئے پھرتی ہے یہان عاشق اپنے عشق کی اضطرابی کا حال بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ جہان مین پہلے ایک دفعہ بہی نہ جاتا تہا وہان اب بیقراری سو سو دفعہ لئے پھرتی ہے خلاصہ یہہ کہ عشق کے پہلے یہہ میرا حال تہا کہ محبوب کے کوچہ مین کبہی بہی جا کر نہ پہرا تہا یعنی کبہی میرا گذر وہان نہ ہوتا تہا اب عشق کی حالت مین بیقراری کے باعث سو سو بار جاتا ہون

## ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴۴

لائی حیات تقدیر حیات لائی تو ہم آئے یعنی ہم دنیا مین آئے قضا
لیچلی تو چلے یعنی ہم دنیا سے چلے خلاصہ یہہ کہ دنیا کی زیست و مرگ اختیاری
نہین سمجھا یہی اس بساط بدقمار قمار جو آبو قمار وہ جو جوا کھیلنے مین
ناراستی کرے یعنی جیسکی چال بازی مین راست نہو اس بساط
مراد دنیا باعتبار زمین خلاصہ یہہ کہ دنیا مین ہمنے کوئی نیک عمل نہین کیا
بہتر تو ہے دنیا سے دل لگنا یا لگانا دنیا کی صحبت سے مراد ہے فارغ
مین دل بستگی سے یعنی ہین دل لگی اسمین مل جلکر ادہر ادہر کی بات
چیت صحبت کے طور سے کرنا ہو عمر خضر مطلب یہ کہ خواہ خضر جتنی عمر
ہوگی پہر بھی وقت مرگ معلوم یعنی قیامت کیونکہ خضر بھی قیامت کے دن
فنا یاب ہونگے پس تا قیامت تک بھی جینا اسقدر سمجھو کہ یہان یعنی دنیا
مین ابھی آئے تھے ابھی یعنی اوسیوقت چلے گئے جب یہہ ہے تو دنیا
کی رنج و راحت مساوی ہے مہ مین کہان اور سقف کہن مراد آسمان
عنکبوت مکڑی عنکبوت کا پردہ اوسکا جالا سا کلمہ تشبیہ یعنی چاند آسمان
پر ہے وہ روشنی مین مکڑی کے جالے جیسا ہے یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی کا
جالا چمکیلا نہین اور یہہ معلوم ہے کہ چاند مین سیاہی ہے دم کو ہمارے
یہہ ظاہر ہے کہ سینہ مین دم یعنی سانس کو مطلقاً سوتے جاگتے وقفہ نہین
یعنی ہر وقت آمد و رفت مین ہے کہتا ہے کہ جسکو وطن مین مسافر کہتے ہین
وہ دم ہے جو سینہ مین چلتا ہے حرف آئے حرف آنے کی اصطلاحی
معنی عیب لگنے کے ہین چنانچہ حرف گیر کے معنی عیب گیر کے ہین سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ع چو حرفم بر آید درست از قلم ۔ مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم

ملک خضر سلطان سکندر کے ملازم تھے ... سلطان سکندر ... آب حیات ... حضرت خضر کو وہ پانی مل گیا اور سلطان سکندر ... اوس پانی ... زندہ ...

دیکھئے ترجمہ ہیضید کا ہے کس کس کے نام سے مراد بہتون کے نامون سے ہے رنگ اس لفظ کے اکتیس معنی ہین اول مشہور ہے کہ جسکو لون کہتے ہین ازانجملہ عیب - رنج - محنت - خجالت - شرم - طرز - سبب وغیرہ یہان سبب سے مراد ہے عقیق یمن مین ایک پہاڑ ہے اور ایک سرخ پتھر کا نام ہے جو مخطط ہوتا ہے پس تقریر یہہ ہے کہ یمن مین عقیق کا دل اسلئے خون ہے کہ وہ یہہ سوچتا ہے کہ دیکھئے مجھپر کس کس کے نام سے حرف آئے یعنی کس کس کے نام سے عیب لگے یہہ ظاہر ہے کہ عقیق پہ مہرین کہدوایا کرتے ہین اور مہر کا کندہ ہونا بظاہر حرف آنا ہے کیونکہ نام حرفون سے لکھے جاتے ہین شاعر نے حرفون کے کندہ کرنیکو حرف آنے کے معنی مراد رکھے ہین اسلئے گویا نام لکھا جانا ایک عیب لگجانا ہوا پس عقیق کا دل اس سبب سے خون ہے اور عقیق کے دل کا خون ہونا ظاہر ہے کہ عقیق سرخ رنگ ہوتا ہے رنگین سوا ہے تو از یادہ انکے غلط اور ابکے بائے موحدہ کے ساتھ صحیح ہے اس چمن مین یعنی دنیا مین اگلا برگ مراد شعر خلاصہ یہہ کہ اب کے یعنی اسوقت اگلا برگ جو زرد یعنی خزان زدہ بھی ہے یعنی بیقدر ہے تو بھی اسوقت کے گل نو بہار سے زیادہ رنگین ہے الغرض شعرائے متقدمین کی برابری نہین ہوسکتی وہ دل جو زلف موصوف شکن در شکن صفت خلاصہ یہہ کہ جو دل چین جبین کی تاب یعنی برداشت نکرسکے اب وہ زلف کے شکنجہ مین دبا ہوا ہے

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۷

ہنگام بوسہ گرم اک فدی ہوئے یعنی تھوڑے غصہ مین آئے پسینے نیز غلط ہے اور پسینے سے صحیح ہے خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے معشوق کی لب جو فقط

شکر تھے جب غصہ کی حالت مین پسینا آگیا تو بجائے آب پسینا شکر مین
ملکر گویا وہ شکر تری ہو گئے واضح ہو کہ سفید شکر کو فارسی زبان ہندوستان شکر
تری کہتے ہین اور معشوق کے لب کو شکر کہتے ہین جیسے شکر لب بمعنی شیرین
لب اور معشوق کی لب سرخ ہوتی ہی اور شکر سفید ہونا اسطرح ہو گیا کہ پسینا
سفید ہوتا ہے جب لب پر پسینا آیا گویا شکر سفید ہو گئی اور شکر تری عمدہ
اقسام شکر سے ہے جم جائے خاک جم جائے غلط ہے اور جل جائے
صحیح ہے ترکیب جلجائی فعل گھانس فاعل پہ جار خاک مضاف بسوئے وحشی
وحشی مضاف بسوئے چشم چشم مضاف بسوئے بتان پس مضاف اور
مضاف الیہا ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق فعل پس جملہ فعلیہ ہو کر
مستدرک ہوا لیکن کلمہ استدراک پس تقدیر شعر یہہ ہوئی کہ چشم بتان کے
وحشی کی خاک پہ گھانس جلجائے لیکن ہرن کھری بن ہرے ہوے
نرہے وحشی چشم بتان وحشی اوس جانور کو کہتے ہین جو انسان کو دیکھکر
بھاگ جاتا ہے وحشی کی جمع وحش اور وحوش ہے اور وحشی شکار وحشی
طبیعت وحشی مزاج اور وحشی نگاہ محبوب کی صفات باعتبار نفرت کے ہے پس
چشم بتان کا وحشی عاشق سے مراد ہے اور واضح ہو کہ ہرن کھری بضم کاف
دہائے مخلوط ایک بوٹی ہے چونکہ اوسکی پتی ہرن کے سم جیسی ہوتی
اسلئے ہرن کھری کہتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ چشم بتان کو ہرن
کی آنکھون سے تشبیہ دیتے ہین پس حاصل تقریر یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ عاشق
کی خاک یعنی قبر پر گھانس جلجاتی ہے مگر ہرن کھری گھانس نہین جلتی
کیونکہ ہرن سے تشبیہ رکھتی ہی اور ہرن باعتبار آنکھونکی چشم بتان سے
نسبت رکھتا ہے اسلئے وہ ہرن کھری میری قبر پر بغیر ہرے ہوئے نرہیگی

یعنی ضرور ہری رہنگی ہری رہنے کی یہہ وجہ ہے کہ گھانس قبر پر اوگتا ہی قبر پر جو آتش عشق باقی ہے اوسکی تیزی سب گھانس کو جلا دیتی ہی مگر ہرن کا گہر یا بباعث مناسبت جو معشوق سے تشبیہ رکہتی ہے عاشق کی آتش عشق ہرن کہری کو نہین جلاتی کچھہ ہوے لتے یعنی اگر محبوب آدمی ہوتے ان مین آدمیت ہوتی جب یہہ محبوب حور و پری ہوئے ہین اور حور و پری کو انسان سے نفرت ہے یعنی پری کو تو دراصل نفرت ہی اور حورین اسلئے کہ حور بہشت مین ہین پس جب محبوب حور و پری ہین تو اسلئے ان مین آدمیت نہین

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۸

**فردوس مین** پانیکا منہہ مین بہر آنا جی للچانا یعنی اوس چیز کی خواہش اور رغبت کرنا مطلب ظاہر **ممکن نہین** شمع کا پسینہ وہی جو حالت جلنے مین پگہلنے سے اور پسینے کے آنے سے تب ٹوٹ جایا کرتا ہے مطلب ظاہر مطلع **چاہئے رز تبان** موصوف تسیم تن صفت باعتبار صفائی و خوبی حسن محبوب سے مراد ہے قلندرست بے پروا جو فقیرون کا ایک قسم ہی مطلب یہہ کہ سونا چاندی جو اسباب دنیاوی اور آرائش کے لئے ہے مجنون کیلئے زیبا ہے اور ہم جو قلندر فقیر ہین ہم کو یان دنیا مین کفن کے لئے بہی کوڑی نہین

## ردیف یائے تحتانی غزل ۴۹

**اے فلک آگہ بس ہے** شرح غم کیواسطے تقدیر شعر ہے فلک شرح غم کے واسطے اگر آگاہی بس ہے بجا کا کلمہ فلک صحیح ہر کون مجاورہ مین یہی متکلم سے مراد ہوتی ہے چنانچہ کسی نے کہا کہ فلان جگہ جہاز لگ سکتی ہے دوسرا بعض موقع کہہ دیا کرتا ہے کہ چلو جی کون ڈہونڈتا پہرے واسطی اسمین یائے نسبت ہے کیونکہ واسطہ

شہر کا نام ہے جو اس شہر کے نام سے قلم اسلئے کر مشہور ہے یہان کی قلم جیسی کہین بہی پیدا نہین ہوتی اور قلم کی نے کو نیزہ کہتے ہین مطلب ظاہر ہے سر تو سنے لگا بفتح اول وثانی مشدد با الف آمیزش۔ علاقہ۔ رابطہ۔ توسل وسیلہ آمیختگی کا ترجمہ ہے یہان لگا رکہنا بلا تشدید قایم رکہنے سے مراد ہے یعنی لگا رہنے دیتے ہین پس عاشق کہتا ہی کہ اے محبوب تو نی جو یہ میرے تن سے سر نہین اوتارا ہیہ اس لئے ہے کہ تو نے جہوٹی قسم کہانیکے واسطے لگا رکہا ہے کیونکہ محبوب اپنے وعدون پر میرے سر کی جہوٹی قسم کہا لیتا ہی کہ تیرے سر کی قسم کہ مین یون کرون گا یا یون کرونگا

## ردیف یائے تحتانی ۵۰

نعل شکل نعل جوتی۔ پاپوش۔ کفش اور جو لوہے کو بصورت ہلال یعنی پہلی رات کے چاند کی صورت بناکر چوپایون کے پیر کو نعل باندہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ نعل ہلال کی شکل ہوتا ہی اور گہوڑیکی تعریف فلک سیر ہے پس شاعر کہتا ہے کہ جب تیرے گہوڑیکو چاند جیسے چار نعل لگے اور وہ تیزی رفتار سے فلک پر مہ روشن تک پہنچگیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا مہ روشن کو چار چاند لگ گئے اور چار چاند لگنے ایک محاورہ ہی جو ترقی کے بوت کے لئے بولا جاتا ہے یا یون کہ مہ روشن سے مراد محبوب یعنی جب محبوب نعل لگا کر سوار ہوا تو چونکہ محبوب مہ کامل ہے اور اوسکی رانوںمیں نعلون والا گہوڑا تہا ایسا معلوم ہوا کہ مہ روشن کے ساتہہ چار چاند اور ہوگئے تو تقدیر شعر کی یون ہوا کہ تیرے توسن کو جا رہے نو نعل شکل جب لگے کہ فلک پہ مہ روشن کو اور چاند لگے ہو سے گے چتون ابرو چتون کا پہیرنا چین ابرو سے مراد ہے یعنی غصہ کی حالت کو کہتے ہین نعل لگے نعل لگنا اسکا محاورہ یہہ ہے کہ بعض وقت

۵۷ جب نعل کا لفظ اور یہان جب سے مراد نہ ہو ... [illegible]

یعنی ... [illegible]

کسی موقع گفتگو مین کہا کرتے ہین کہ کیا لعل لگے ہین یعنی کونسی انوکہی در حقیقت
کی چیز ہے گو محبوب کے حق مین ایسی گفتگو ناجائز ہے مگر شاعر نے ایک عمدہ فحواء
کا مضمون ادا کیا ہی پس تقدیر شعر یہہ ہے جب محبوب عاشق سے بوسے مانگتے
ہی چتون کو پھیرنے لگے تو عاشق نے کہا کہ لب غیرت گلشن کو ایسے کیا لعل
لگے ہین جو غصہ کرتا ہی آشیان ہو جیو آشیان برباد اسلئے ہوکر دیوانگی دن
سے محبوب کو کسی وقت دیکہا جاتا ہے

## اشعار متفرقات

رہی اسطرح ہوسنا کی آرزو و شوق۔ حرص شرابی نشئی جو شراب پیکر بیہوش
بیہوش ہوکر عقل کا مارا ہو جاتا ہے تریاکی تریاق اور تریاک کسرسے ایک مرکب
دوا ہے منجملہ تریاق سے تریاق فاروق اعلی قسم ہے دونو یونانی کلمے ہین
اور افیون کے معنی ہی ایجاد کیے ہین مگر قدیم مین یہہ معنی مستعمل نہین تھے اور
افیونی کو تریاکی کہتے مطلب کہ شرابی شراب سے تائب ہوکر مجبوراً عادت کے
باعث افیون کہانا شروع کرتا ہے پس کہتا ہے کہ تارک ہوکر دنیا کی ہوسناکی سے
رہی کہ جیسے شرابی توبہ کرکے افیون سے حرص پوری کرتا ہے۔ مطلع
مصروف چارہ خلاصہ مطلب یہہ کہ میرے زخم جگر کو جو مرہم سے الگ
رہی ہین تو کیا اسنے چارہ گر کو مصروف چارہ گری مین دیکہا ہی یہہ اسلئے کہا
کہ عاشق کے زخم جگر کو چارہ گری سے نفرت ہوتی ہے

### مطلع

جو دل نہ کشمکش اور کش کشان کے معنی فرمایش ہے در پے کے ہین
چنانچہ اس شعر ذیل مین دیکہو ؎ پیر میخانہ نسید او دختر رز * بردو بیکدہ خوش
کش کشانے کردیم * مگر اصل جگہ کشاکش سے مراد ہے کہ جسکے معنی چھینا

جیسی اور اچپا تانی کسمین طرہ دوتا زلف خمدار چکان کا چپا بلا بفتح
آفت غول لغتی دیو۔ جن بہوت۔ اور بلا جبرئیل کے نام سے عرف عام
مین مشہور ہے یہان مصیبت اور دکہہ سے مراد ہے غرض مطلب
مقصود حاجت مطلب یہہ کہ اگر دل کشمکش زلف مین نہ پڑے تو پہر ہمین
کیا ضرورت ہے کہ بلا مین پڑین یعنی اگر ہمین زلف کا عشق نہ پیدا ہوا
تو پہر کیونکر ہم اوسکے پنجہ مین قید ہونگے اور بلا کو غرض ہے کہ کوئی فلان
کام کرے یہہ ایک محاورہ ہے یعنی پہر کسے غرض ہے

## مطلع

مستی سے مستی محبت مین ہلکی یعنی یہہ مراد تہی کہ مین جو ہی ہو جاؤن تو معشوق
کی محبت مین ہو جاؤن بدنہ ہو سے میری سنے یعنی میری نصیحت سنے
لحد کو چاہیے تقدیر شعر پیر خم پشت کو چاہیے کہ یون لحد کو دیکہے کہ
جیسے سر کو جہکا اونٹ دمبدم دیکہے ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ جب باربردار
اونٹ وغیرہ منزل مین تہک جاتا ہے تو سر کو دیکہتا ہے کہ جلد پہنچکر آرام
کرون ایسا ہی پیر خم پشت کو چاہیے کہ ہر وقت لحد کو دیکہے دیکہے فعل
پیر خم پشت یعنی کبڑا بوڑہا فاعل لحد مفعول کو علامت مفعول دوسرا مصرع
پہلے مصرع کی مثال ہے یہہ ضرور بات ہے کہ بوڑہے کے پاؤن قبر مین لٹکتے
ہین اور دنیا مین بوڑہے کے حق مین یہہ مثال بالا مشہور ہے لہذا بوڑہاپے
مین چاہیے کہ یاد خدا اور پچہلے گناہون کی معافی کے سوا اور کچہہ نہ کرے
بوجہہ مین بہی زنگلیون ہ انکے اونٹ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ اسپر سب
زیادہ بوجہہ لادتے ہین چہرتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو لکہے پڑہے لک
دجاہ کے ہوویے یعنی ملک وجاہ کے خیال مین پہرتے ہین یہہ لوگ

بسم اللہ کے گنبد مین طفل مکتب رہتے یعنی جیسے بسم اللہ شروع علم کے لئے
اول پڑہتے ہین ایسا ہی وہ لوگ جو طالب جاہ ہین اونکی حرص پوری
نہین ہوئی گو کسی علمی رتبہ پر پہنچ جائین مگر اونکی حرص کا ہنوز روز اول
ہے یعنی حرص مین ابہی مبتدی ہین **پاک** رکہہ تقدیر شعر جب تیری زبان
تیرے منہ مین مسواک سے کم نہین تو اسلئے اپنا دہن ذکر خدا سے پاک سے
پاک رکہہ یہہ ظاہر ہے کہ مسواک سے منہ کی آلائش دور ہوجاتی ہے اور
زبان سے ذکر خدا ہوتا ہے پس منہ اور باطن کی صفائی زبان سے حاصل
ہوتی ہے **دل غش لب** غش عربی لفظ ہے اصل مین غشی یاے
تحتانی سے تہا فارسی والون نے یا کو حذف کردیا اسکے معنی بیہوش ہونا
ہے یہان فدا ہونیسے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ دل لب جان بخش پر فدا ہے
اور جان طرہ یعنی زلف پر فدا ہے اسکی مثال ثانی مصرع ہے کہ جیسے
عیسائی اپنے دین پر اور یہودی اپنے دین پر ہین اسیطرح دل اور جان کو
سمجہہ کہ دل لب پر فدا ہے اور جان زلف پر **گیا تاب** لاگ فارسی
کاف سے ہے یہہ لفظ ترجمہ تعلق و علاقہ ربط و بستگی کا ہے اور لاگ کے
معنی دشمنی عداوت بغض حقد کینہ کے بہی ہین یہان لاگ رکہنا مراد
تعلق اور علاقہ سے ہے یعنی تجلی کی یہہ تاب یعنی طاقت اور برداشت نہین
کہ ہم دل جلون سے جلنے مین مساوات کا علاقہ رکہے **یان کے آنے**
**مقرر** کیا گیا ٹہرایا گیا یعنی تعیین تقدیر شعر مع مطلب قاصد یعنی اے قاصد
وہ یعنی معشوق یان کے آنے کا دن مقرر کرے اسکے بعد جو تو مانگیگا
تجہے دونگا دوسرے مصرع مین خدا وہ دن کرے جملہ دعائیہ ہے
**ذوق** کہتا تہا جسکا عمل ایک علم ہے جو عامل لوگ اوسکو لطور چلہ

بڑی محنت سے پڑہتے ہین پہر وہ حکم مین ہوجاتا ہے اوسکے ذریعہ سے
جسکو چاہتے ہین اپنے تابع کر لیتے ہین کوئی اونکو یاد دلوا دے یعنی
ذوق کو ہوا وہ دن یعنی جمعہ کا دن ہوا کرے یعنی حب کا عمل کرے خلاصہ
یہہ جب وہ دن جمعہ کا ہوگیا ہے تو ذوق حب کا عمل کرے گردِ رہی
تقدیر شعر کریکے دل مضطر سے درد کہوتا ہے توکسیکے سر پر سے پانی وار کے
پلا دو تم بیٹھے بغل رقیب نگاہبان - پاسبان - دو شخص جو ایک معشوق
پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے یہان اسی اخیرہ معنی سے
مراد ہے بغل بن باز و بغل کو عربی مین ابط کہتے ہین دغلی دغل فریب
کہوٹ فساد - عیب دغلی وہی - فسادی عیبی کو بغلی گور دو طرح پر
ہوتی ہے ایک مین بغلی نکالتے ہین یعنی قبر کے قبلہ رو گڑہا طولانی بقدر
آدم کہود کر اوسمین میت کو لٹا کر دہانہ بند کر کے باقی قبر کا گڑہا مٹی
سے بہر کر قبر کی صورت برابر کر دیتے ہین اور دوسری قبر مین بغلی نہین نکالتے
ہین قبر کے درمیان دہانہ طولانی مذکورہ مین کہود کر اوسمین میت کو رکہکر
اور اس دہانے کو تختہ اینٹون کی جوڑائی بنا کر پہر بدستور مٹی سے بہر کر اوپر
سے قبر کی شکل کر دیتے ہین عند الشرع بغلی درست دہانہ روا نہین مگر جہان
زمین نرم اور بالوکی ہو وہان دہانہ جائز ہے اور بغلی کے بارے مین حدیث
وارد ہے اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بغلی ہمارے لئے ہے اور دہانہ ہمارے غیر کے لئے ہے غیر
وہ جو اہل اسلام نہون گرم کرنے کے دو معنی ہین ایک جو عیش و نشاط کی حالت
مین محبوب کو بغل مین لیکر فرحت و انبساط حاصل کیا دوسرا بغل کا گرم کرنا
جیسے آگ سے بغل جل گئی پہلے مصرع مین یہ دوسرے معنی مراد ہین خلاصہ یہہ کہ

جب محبوب رقیب فسادی کی بغل مین بیٹھے تو ہنے گو بغلی کی بغل گرم کی یعنی
قبر کے آتشین عذاب مین پڑ گیا ہون اور دونون شعر مین آخر مصرع کی آ یا یائے
معروف سے ہے یعنی کی اسے **ذوق** تبرے کے معنی نفرت کرنا۔
بری ہونا۔ بیزار ہونا واضح ہو کہ مذہب کے کئی ایک فرقے ہین یہان دو گروہ
کے مذہب کا ذکر ہے ایک فرقہ اہل سنت والجماعت جو جملہ اصحاب رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باعتقاد خالص سنی ہین اور چار یاری کہلاتے ہین صحابہ کی حب
مین بہت احادیث وارد ہین خصوصاً حدیث اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّہِمْ
اِقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ہمارے اصحابون کی مثال آسمان کے ستارون کی مانند ہے ہم تمکو
اختیار دیتے کہ تم سب کی پیروی کرو اسکے باعث ہدایت مین رہوگے دوسرا
فرقہ شیعہ اس گروہ مین چھپیس فرقے مختلف الاعتقاد ہین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے حضرت مہدی آخر زمان تک جو بارہ امام ہین ان حضرات کو مانتے
ہین یہہ فرقہ امامیہ کہلاتا ہے اور اصحاب کبار کو گالیان دیتے ہین یہہ تبرا شیعہ مذہب
کی عبادت ہے انکے مقابلہ مین خوارج کا مذہب ہے جو بارہ امام کو نہین مانتے
ہین یہہ فرقہ ان حضرات کو برا کہتے ہین طرفہ تر یہہ ہے کہ شیعہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین بھی شک کرتے ہین چنانچہ کسی شیعہ
نے کہا ہے ؎ جبریل کہ آمد ز بر قادر قیوم * در پیش محمد شد و مقصود
علی بود * بس اس شعر مین کہتا ہے کہ جب حضرت علی مالک ذوالفقار کی
محبت کی حمایل گلے مین چمک و دمک سے نور علی نور دل و جان بلکہ ایمان
کو روشن کر رہی ہے تو پھر تبرے کی سیاہی سے اپنے ایمان کی منہ کو کالا
کرنا کیا کام خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین مولف دیوان نے اپنا سنی مذہب ہونا

یہان کیا ہے مقابل اوس ڈہول لگانا اور مارنا کف دست برکسے زدن
اور سر چنگے زدن کا ترجمہ ہے یہہ ڈہول لگائی یعنی ایسی ڈہول لگائی کہ سحر
ہوجائے یعنی سحر تک روشن ہو یہہ ظاہر ہے کہ تیز ہوا کے چلنے سے شمع گل
ہوجاتی ہے ہمارے سینے فِی النَّار وَالسَّقَر ترجمہ آگ اور دوزخ مین
اس عربی کو محل ہجو اور بد دعا مین استعمال کرتے ہین چنانچہ جب کوئی برا آدمی
یا ظالم مرجاتا ہے تو اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ فلانا فی النار والسقر ہوا
یا کوئی آدمی جب کسی آدمی کی بری خبر سنتا ہے تو مخاطب فی الحال کہا کرتا ہے
کہ فی النار والسقر یعنی خوب ہوا کہ دوزخ مین پہنچا نار آگ سقر دوزخ اور
یہان فقط جلنے سے مراد ہے کوئی کمر کو تقدیر شعر اگر کمر ہو تو تیری کمر کو کوئی
کمر کہے کہ آدمی یعنی کیونکہ جو بات آدمی کہے ہے تو سوچکر کہے ہے خلاصہ یہہ
کہ جب محبوب کی کمر بباعث باریک ہونے کے نظر نہین آتی تو کوئی کیونکر
بیان کرسکے اور آدمی جو بات بیان کرتا ہے سوچ کر بیان کرتا ہے پس جب
محبوب کی کمر سوچ بچار سے باہر ہے اسلئے بیان نہین کرسکتا یا یہہ کہ جب
آدمی بات کہے تو سوچکر کہے کیونکہ جس حالت مین کمر نظر ہی نہین آتی تو پہر
کیون کمر کا وجود مقرر کرنا بلا سے ہووے بلا آفت۔ غول یعنی دیو
جن۔ بہوت اور غول بیابانی مشہور ہے جنگل مین صورت بدل کر مثلاً بکری
وغیرہ صورت ہو کر لوگون کو دہوکہ دیا کرتا ہے اور بلا سے اس کلمہ کا محاورہ
اوس موقع پر کرتے ہین کہ جہان جب مرضی اپنا مقصود حاصل ہو تو کہا
کرتے ہین کہ بلا سے یہی بات حاصل ہو کیونکہ بلا کا اختیار کرنا گویا مصیبت
اور بہاری امر ہے اور یہہ جو کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تو اس بات کو
بلا کے برابر سمجہہ کہ جسکو کوئی پسند نہین کرتا پس جب اصلی مقصود حاصل نہین ہوا

کرتا تو اوسکے سوا اونکی چیز مقصود کے بالعوض نقصان منظور کر لیتا ہے یہان
بھی ایسا ہی سمجھو مرغ نامہ بر اوس کبوتر سے مراد ہے کہ خط کو اوسکے بازو پر
باندھکر ایک شہر سے دوسرے شہر مین بہیجدیتے ہین ایسے کبوتر پچھلے زمانہ
مین سوداگرون کے پاس ہوتے تھے ہیوزا زنبور سیاہ جو لکڑی مین
سوراخ کرکے رہتا ہے اور پہولون پر بیٹھتا ہے اوسکو دیکھکے یعنی ہیونرے
کو دیکھکے وہ یعنی محبوب منہ سے خوشخبر تو کہے یہہ ظاہر ہے کہ ہیونرا بنسبت
کبوتر نامہ بری مین الا شئے ہی اسلئے بلا سے کہا ہے خلاصہ یہہ کہ عاشق
ہر طرح سے آرزو کرتا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے کسیطرح آرزو پوری ہو خواہ کوئی
بھی نامہ بر ہو پر ایک شعر مین شعر بالکسر کلام منظوم اسکے اشعار جمع ہے
تر۔ بلند۔ رنگین شعر کی صفات مین سے ہے مطلب ظاہر۔ شعر۔

## مطلع

اوٹھاتا عشق مین کیون اے دلِ نادان جوکہون ہے
ابہی تو مال جوکہون ہے پہر آگے جان جوکہون ہے

اور دوسری کتاب کے دونو مصرع مین لکہو تا ہے واقع ہے جوکہون اوٹھانا
نقصان اوٹھانا کیونکہ جوکھون واو مجہول سے زیان کے معنی ہین پس
مطلب یہہ ہے کہ اے دل نادان عشق مین کیون نقصان اوٹھارہا
ہے کیونکہ ابہی مال جوکہون یعنی مال کا نقصان ہی پہر آگے یعنی اسکے بعد
جان جوکھون ہے یعنی جانکا نقصان ہے ہمیشہ کام تھا یاوری
بمعنی مددگاری۔ بل۔ زور اس شعر مین کہتا ہے کہ مجنون ہمیشہ صحرانورد
رہا اور مین عاشق ایسا جوانمرد ہون کہ اپنے زور عشق کی مددگاری
اور زور سے زنجیر کے گھر کو آباد کیا ہے یعنی ہمیشہ پابجولان رہا ہون

اور پا بجولان رہنا بہ نسبت صحرا نوردی زیادہ تر دکھ درد مصیبت مین
رہنا ہے کیونکہ ایک حالت مین مقید رہنا جان پر بہت بھاری ہوتا ہے
گویا اس شعر مین مجنون پر ترقی بیان کی ہے خانہ زنجیر خود زنجیر کے معنی
ہین اور باعتبار حلقہ خانہ زنجیر کہا ہے جنون سے میرے جنون دیوانہ
ہونا بگولا گردباد اور دیو باد کا ترجمہ ہے بگولا اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ گرمیون
کے دن جنگل مین چار طرف سے ایک جگہ ہوا کے گھومنے سے گرد وغبار
اوٹھکر وہ غبار بصورت ستون ہوکر آسمان کی طرف سیدھا چلا جایا کرتا ہے
بگولے سے بھاگنے کی اسلیے تشبیہ دی ہے کہ بگولا نہایت جلد اور تیز اوٹھکر
آسمان کیطرف جاتا ہے ہیولا ہر شے کا مادہ۔ ہر چیز کی ماہیت ہر شے
کا اصل۔ صورت تصویر شکل واضح ہو کہ ہر جسم دو جہت سے بنتا ہے
یعنی پہلے ہیولا ہوتا ہے اسکے بعد جسم کو صورت لگتی ہے اسکی مثال یہہ ہے
کہ چنانچہ اول کمہار نے مٹی کو کوٹ کر پانی مین بھگو کر گوندھنے کے بعد ایک
مقدار چاک پر رکھا اسکو ہیولا سمجھو جب اس سے پیالہ یا اور کوئی برتن
بنایا تو پیالے کی شکل بن گئی اسکو جسم کہتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو چاک پر مٹی
رکھی تھی وہ ہیولا ہوا اور جو پیالے کی شکل بن گئی اسکو صورت لگنا کہتے
ہین الغرض ہر جسم ہیولا اور صورت سے تیار ہوتا ہے یہہ حکما کی اصطلاح
ہے اسکے بعد سمجھو کہ ہیولا بلا صورت بیکار اور بیفایدہ ہے یعنی جب تک مٹی لا
کو صورت نہ لگے محض بیکار ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ مجنون میرے جنون
سے خوف زدہ ہوکر بگولے کیطرح جلد بھاگ جاتا ہے دوسرے مصرع مین
ثبوت دعوی کی دلیل بیان کرتا ہے کہ مجنون کیون نہ بھاگ جائے
کیونکہ مین اصل وحشت کی صورت ہون وہ یعنی مجنون ایک محض

وحشت کا ہیولا ہے کہ ابھی تک اوسپر صورت لگکر وحشت کی شکل نہین بنا خلاصہ
یہہ کہ عاشق نے مجنون پر اپنی ترقی عشق بیان کی ہے **خاک اوڑانا**
بولائی بولا دیوانہ کو کہتے ہین یہان بولائی دیوانی کے معنی ہوے مطلب
کہ میری خاک اوڑانیکے مقابل بگولے کی کچھہ حقیقت نہین یہان یہہ حال ہے
کہ اگر آندہی مقابل ہو تو دیوانی پھرے یہہ ظاہر ہے کہ آندہی بگولیکی نسبت
غبار و گرد مین زیادہ ہے مطلب ظاہر **گر رخ کا پنکھڑی پہول کی**
ایک ہی مطلب ظاہر **فرہاد ضرب** تقدیر شعر اے فرہاد ضرب تیشہ سے
ضرب غم سخت ہے مگر سچ پوچھیے تو چوٹ کڑی ہمین نے سہی ہے خلاصہ
یہہ کہ عاشق جو فرہاد کا منزل عشق مین ہم مشرب ہے اسلیے **فرہاد** سے ہم
دردی سے کہتا ہے کہ ہم تمنے ہی چوٹ کڑی عشق کی سہی ہے **جو کوی**
آبلہ مور چیونٹی۔ کیڑی یہہ ظاہر ہے کہ مور کا پاؤن بہت ہی چھوٹا اور
پتلا ہوتا ہے اس حال مین اگر مور کے پاؤن پر پہولا نکلا تو وہ ایک لاشے ہے
عاشق اپنے آپ کو کہتا ہے کہ اگر کوی آبلہ پاے مور ہی یعنی کوی آبلہ مور
کے پاؤن پر بہی ہو تو تیرے ڈبونے کو مور کا آبلہ کافی ہے اوسکے پانی مین
تو ڈوب مرے کیونکہ عشق کے مصایب نے بدن کو ایسا خورد کر دیا ہے
کہ چیونٹی کے پیر کے آبلہ مین عاشق ڈوب سکتا ہے **نوح طوفان ہے کیا**
**کہون کیا کہون** یعنی مین اپنے دل کا کیا ذکر کرون ابرو پیوستہ محبوب
کے ابرو کی تعریف مین سے ہے بس یعنی اختیار مین **ایک طعم** یعنی دل ایک
خوراک اور دو مچھلیان یعنی دونو محبوب کے ابرو آپسمین اوس ایک دل
کے لیے کشمکش مین یعنی لڑ رہے ہین **عزیز و ناقہ** شتر غمزے بدینگی
ناز و انداز کو کہتے ہین کیونکہ جب اونٹ جو متا در ہولی ہولی پاؤن دہرتا

مین چلتا ہے تو اُسکے بدن کی چھوٹی کے سبب سے اندازے ڈول معلوم ہوتے ہین
اسلئے شتر غمزے مشہور ہوگئے پس کہتا ہے کہ اگر مجنون کو ساربانی ملجائے تو پہر
تم اونٹ کے غمزے دیکہنا کیونکہ معشوق کی ہر ادا بیجا عاشق کے لیے
بیفایدہ ایذا رسان ہوا کرتی ہے کہان غم کہان ہم اور کہان غم یعنی ہم
غم بہت دور تہا اور ہم ہمیشہ خوشی مین تہے ہم کو غم سے کچہہ غرض مطلب یعنی ہمکو
غم سے کچہہ مطلب ہی نہین تہا یعنی کبہی غم خواب و خیال مین بہی نہین آیا تہا
جب غم لاحق ہوا تو کہتا ہے کہ اے حضرت عشق یہہ غم والم کی نعمت آپکی مہربانی
کی ہے خلاصہ یہہ کہ عشق ایسی چیز ہے کہ جبتک کوئی بہی غم نہو اسکی بدولت
غمگین ہو جاتا ہے متقدم صدق پر تقدیر شعر گرچہ کذب صدق پر مقدم ہے
لیکن صدق فایق ہے اسکی یہہ دلیل ہے کہ ابتداے دنیا مین پہلے صبح کاذب
ہے پیچہے صبح صادق ہے خلاصہ یہہ کہ اس فرد یعنی شعر مین صدق یعنی
راست گوئی کی تعریف کی ہے اسطرح کہ اگرچہ کسیکو کذب پسند ہے
لیکن بہرحال صدق کا درجہ اول ہے جیسا کہ دوسرا مصرع علت ہے اور مختصر
تقریر یہ ہے کہ دنیا مین صدق پر کذب مقدم ہے اگرچہ فوقیت اور شرافت
صدق ہی کو حاصل ہے جیسا کہ صبح کاذب صبح صادق سے پہلے ہوا
کرتی ہے راتوں کو نہ ہو او حق یہہ دونو لفظ خدا کی بندگی اور خدا کے
ذکر کرنے کے ہین ہو عربی زبان کی ضمیر ہے جو خدا کیطرف راجع ہے گویا اللہ
صاحب کا اسم مستتر ہوا او حق خاص نام خدا ہے مناجاتی مناجات سرگوشی
کرنا۔ کان مین بات کہنا مجازاً خدا کی جناب مین اس طور پر دعا کرنی کہ خدا کو
حاضر جان کر جسطرح باتین کیا کرتے ہین دعا مانگنا چونکینگے چونکنا سوتے کی حالت
سے آواز یا بلا آواز سے دفعتاً ہوشیار ہونا قطرہ قطرہ یعنی

آنسو قطرہ قطرہ ٹپکے ہے جسکی شدت یعنی قطرہ کی شدت طوفان ہے
اور پارہ پارہ دل ہے جسمین یعنی دل مین تو وہ تو وہ حسرت ہے مطلب ظاہر
اے ذوق اس شعر مین جو اور حق وہی دونو کلمے پاک ہین کہ جنکے معنی
صفحۂ اول مین گذرے ہین مطلب ظاہر کیا ہم سخنی ہم سخن وہ جو کلام کرنے مین
کسیکا شریک و انباز ہو یعنی دوسرے کو اپنے مرتبہ کے برابر سمجھکر دلیری سے
کلام کرے یہہ کلمہ مثل ہمقلم او رہمکار کی ہے اوس گل سے محبوب سے مراد ہے
چٹکیجاے چٹکنا اوس آواز کو کہتے ہین کہ جو دو انگلیون کو ملا کر آواز نکالتے
ہین جیسے چٹکانا او چٹخانا انگلیون کو خم دیکر آواز نکالنی اور چٹک اوس
آواز کو کہتے ہین جو شگفتہ ہونیکے وقت غنچہ سے نکلتی ہے اور یہان دوسرے
مصرع مین چٹک جانا چلے جانے اور دور ہو جانے سے مراد ہے بیمار غم
جو تقدیر شعر جو اوسکا بیمار غم کھا کر زمین دیکھے تو وہ خوش خوش جا کر مقبرون
کی زمین دیکھے زمین دیکھنا محاورہ مین قے کرنیکو کہتے ہین اور دستور ہے
کہ جب کسی کو قے ہو تو اوسے فرحت کے لئے پھول یا گلدستہ یا کوئی باغ یا فرحت
ناک چیز دکھایا کرتے ہین اسلئے شاعر کہتا ہے کہ اگر تیرا بیمار غم کھا کر زمین دیکھے
یعنی قے کرے تو اوسے بجاے سیر باغ کے مقبرون کی زمین نہایت
خوشی سے دیکھنی چاہیے کیونکہ وہان اپنی موت کا نقشہ آنکھون کے سامنے
پھر جاتا ہے اور عشاق کے لئے مرنیکے سوا کوئی فرحت ناک چیز نہین
آتے ہی سُن لشنو کا ترجمہ ہے اور مین اوسکو بھی کہتے ہین کہ جاڑے برف
کے صدمہ سے آدمی کا وجود سرد ہو کر بے حس و حرکت رہ جاے اور مین
اوسکو بہی کہتے ہین جو کسی مصیبت یا غم و الم کی حالت ہو کر چپ چاپ ہو
کر بیحس و حرکت ہو جاے یہان یہی اخیرہ معنی مراد ہین مطلب ظاہر کہل گئے

گل تقدیر مصرع اول ہے صبا کچہہ گل کہلکے اپنی بہار دکہلا گئے کچہہ یعنی تہوڑے
بن کہلے یعنی شگفتہ ہونیکے سوا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ عمر رسیدہ ہوکر
دنیا مین رہے وہ اپنی عمر کی بہار دکہلا گئے اور جو بعض جوانی کی حالت مین ہی
مرگئے اونکی نہایت حسرت ہے۔ حسرت افسوس ارمان آج تنہا تقدیر
شعر جو یعنی جب گل کے وصل کے عالم نظر مین پہرتے ہین تو اسلئے آج ہم تنہا
گہر مین خفقانی سے پہرتے ہین عالم بفتح لام جہان اور عالم سے مراد قسم
یعنی نوع سے بہی ہوتی ہے مراد وصل کے حالات خفقان سودائی دیوانہ مطلب
ظاہر ہم او رغیر یہان غیر سے مراد رقیب ہے ہم ہون گے یعنی ایک جگہ بلکہ
نہ بیٹھین گے ہم ہون گے یعنی جہان ہم ہونگے وہ نہون یعنی جہان ہم ہونگے
وہان وہ رقیب نہون گے وہ ہونگے یعنی جہان وہ رقیب ہونگے ہم نہونگے
یعنی ہم وہان سے اوٹہکر چلے جائین گے خلاصہ یہہ کہ رقیب سے بہرصورت نفاق
ہوگا کیا بشر ہاروت ماروت دو فرشتے ہین جو چاہ بابل مین بحکم خدائے پاک
مقید ہین انکا مفصل قصہ اس شرح مین اول آ چکا ہے اور حضرت یوسف علیہ
السلام کو آپ کے بہائیون نے کنوئین ڈالدیا تہا شاعر کہتا ہے کہ ہاروت
ماروت کا کنوئین مقید ہونا عشق کے ہاتہون سے ہے ہاروت ماروت
کا عشق کے ہاتہہ سے مقید ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہہ دونو ایک کسبی پر عاشق
ہوگئے تہے وہ لولی ان سے اسم اعظم سیکہہ کر آسمان پر اوڑکر چلی گئی تہی وہ
لولی وہ ہے جس ستارے کا نام زہرہ ہے اس گناہ کے بالعوض وہ فرشتے
قیامت تک مقید رہینگے اور حضرت یوسف علیہ السلام محبس مین زلیخا
کے ہاتہہ سے مقید رہے ہین گویا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین پڑنا عشق
کے ہاتہہ سے تہا کیونکہ انجام آپ پر زلیخا عاشق ہوئی یہہ ظاہر ہے کہ حضرت

یوسف علیہ السلام عاشق نہین تھے بلکہ زلیخا کے محبوب تھے لیکن خواہ محبوب ہو خواہ عاشق عشق کی تاثیر کا اثر جانبین مین موثر ہے اس سے ثابت ہوا کہ دراصل حضرت یوسف علیہ السلام کو عشق نے ہی اول کنوئین ڈالا تھا جو بذریعہ قافلہ سوداگران مصر مین پہنچکر عزیز مصر کے حبالۂ بیع مین آئے اور آپ پر زلیخا عاشق ہوئی حضرت یوسف علیہ السلام کا مفصل قصہ سورہ یوسف مین ہے **خط بڑہنا** خط کا بڑہنا یعنی لمبے ہونا محبوب کے چہرے کی تعریف مین داخل نہین بلکہ عیب ہے لیکن یہان بڑہنے سے مراد خط کے اوگنے سے ہے کہ جسکو خط سبزہ کہتے ہین یہہ خط خورد خورد بال محبوب کے رخسارہ کے گرد پر زیبا معلوم ہوا کرتے ہین اور سبزہ کا اوگنا ابتدا مین لب کی پشت سے ہوتا ہے سرکار بادشاہی۔ کچہری مجازا حاکم۔ ہندو دزد۔ پاسبان۔ غلام۔ کافر باشندہ ہند پہلے مصرع مین خط زلف کاکل گیسو بمناسب رنگ سیاہ ہندو کہا ہے چونکہ ہندو کے معنی غلام کے بہی آئے ہین اسلیے حسن کو ایک سرکار فرض کر کے یہہ مضمون بندی کی ہے کہ اس حسن کی سرکار مین جتنے ملازم بڑہے ہندو ہی بڑہے کہ جس شخص کو حالت شرمندگی مین پسینہ آجاتا ہے اوسکے حق مین کہتے ہین کہ پانی ہو گیا یا جسکو شرم حاصل ہو خواہ پسینہ نہ آوے اوسکو بہی کہا کرتے ہین کہ فلان شخص پسینا پسینا ہو گیا جیب یہ عاصی یعنی مولف دیوان ذوق سے مراد ہے کیونکہ اپنے گناہون کے اقرار مین یہہ شعر لکہا ہے خلاصہ یہہ کہ کہتا ہے کہ مین اسقدر گنہگار ہون کہ گناہونکے باعث عرق شرم مین تر ہو جاؤنگا تو دوزخ کی آگ میرے عرق مین پانی ہو جائے گی یعنی سرد ہو کر عرق کے پانی مین ملجائیگی چنانچہ کہتے ہین کہ۔ ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد ہم نہین شرماینگے یعنی خدا کے سامنے عرض کر دینگے کہ ہمکو محبوب نے نہین ملا معلوم ہوا یعنی ناک اسکو تیر اور الف

سے باعتبار سیدہا ہونیکے تشبیہ دیتے ہین اور ابرو کو کمان سے اور آنکہ دو کمان سے
یعنی دو لو کمان سے کہنچا ہوا ہے مطلب ظاہر دل بچے کیونکر شوخ واو
مجہول سے ہے اسکے معنی دلیر بے باک کے ہین شنگ وشنگ بزبان —
مکار شوخ ـ خوشنما یہان مراد سنگدل اسکے بعد تقریر اسطرح سے کہ اگر کوئی شخص
سیکڑون کوس پر گہر سے نکلکر چلا جاتا ہے تو اوسکو اپنے گہر کا نقشہ بجنسہ نظر
جاتا سارے گہر کا نقشہ مین وعن سوجہتا ہے یعنی تصور بندہا ہوتا ہے کہ میرا
گہر اسطرح کا ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ جسطرح آدمی کو اپنا گہر سیکڑون کوس
سے سوجہتا ہے ایسا ہی مین عاشق کا دل دراصل محبوب کی نگاہ چشم کا گہر ا
جو بوصف شوخ وشنگ ہے پہر بتاؤ کہ ایسی نگاہ سے میرا دل کیونکر بچے کہ جو
محبوب کی نگاہ کا گہر میرا دل ہے او تغافل کیش تغافل کیش محبوب کی صفات مین سے
ہے ڈہنگ طور طریقہ یعنی عاشق کہتا ہے کہ اے معشوق تو میرے دل کے
ڈہنگ سے خوب واقف ہے کہ اگر تو نہ آیا تو اب مطلقاً بچنے کا نہین اسلئے اے معشوق
جلدی سے آجا ـ جل بے باریکی تیری کا کلمہ محل تعریف مین بولتے ہین اس
لفظ کی تشریح پہلے کئی دفعہ آچکی اوسکا ہر تار سخن یعنی محبوب کی سخن کی تار اور
سخن کو تار اسلئے مقرر کیا کہ سخن کو سلسلہ سخن بہی بولا کرتے ہین جنتری تار
کشونکا آلہ کہ جسکے چہیدون مین سے چاندی سونے لوہے وغیرہ کی موٹی
تار کو زور سے کہینچکر پتلی باریک بنا لیتے ہین یعنی شاعر محبوب کے دہن کے
بہت چہوٹے ہونے کی تعریف کرتا ہے کہ محبوب کا دہن اسقدر خورد ہے کہ اسمین
سے تار سخن اوس طرح کہ جیسے جنتری مین سے تار زور سے نکالتے ہین ایسی
ہی محبوب کی سخن باریک ہوکر نکلتی ہے او سخن کی باریکی یہہ کہ اوسکا
سمجہنا کچہہ آسان نہو گویا اس شعر مین معشوق کی سخن کی باریکی اور

موزونی کلام اور دہن کا خورد ہونا بیان کیا ہے جو معشوق کی صفات مین
سے ہے **ذوق زیبا ہے** جانو کہ شیخ کے لئے آب بنگ کا وسمہ اور
شراب سرخ کی مہندی اسلئے تجویز کی ہے کہ وہ مثل بعض شیخ ظاہر پارسا ہوتے ہین
اور باطن مین بدکار لہذا ایسے شیخ کے حق مین یہی وسمہ مہندی زیبا ہے
ڈسا ہو کافر فا کی کسر سے ہے اسکی جمع کفار و کفرہ ہے فارسیان فتح سے
بہی پڑہتے ہین سر اور زر کا قافیہ لاتے ہین اور اکثر کافر کا لفظ محل ظلم اور ستم
اور شوخ مین مستعمل ہوتا ہے اور شرع مین منکر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے
ہین لہذا فرق کے لئے فا کو فتح سے پڑہتے ہین پس کافر فا کی فتح سے
معشوق کے القاب مین سے ہے کہیلنا بازی کا ترجمہ ہے اور کہیلنا اوسکو
بہی کہتے ہین کہ جب کسیکو سانپ نے کاٹا ہو تو بعض افسون گر منتر کے علم سے
سانپ کے کاٹے کو یا آسیب زدہ کو اسطرح کہلاتے ہین کہ وہ شخص منتر کے علم کے اثر سے
سر کو ہلانے لگجاتا ہے اور جو کچہہ اوس سے پوچہتے ہین وہ بیان کرتا ہے اگر
آسیب ہوتا ہے تو حاضر ہوجاتا ہے اوسکو نکالدیتے ہین یا جلادیتے ہین
اور اسیطرح سانپ کو بہی حاضر کر لیتے ہین پس کہتا ہے کہ سانپ کا ڈسا ہوا
منتر کے اثر سے کہیلتا ہے اور جسکو وہان اور گیسوئے محبوب نے ڈسا ہو وہ افسون
گرون کی منتر سے نہ منہ سے بولتا ہے اور نہ سر سے کہیلتا ہے اور اس شعر کے
مطابق یہہ شعر بہی خوب ہے۔ شعر۔ ناگ کا لا جسے ڈس جائے تو کچہہ دیر جیئے
زلف ناگن کا ڈسا ناگ کے پانی نہ پیئے + **گاہ ہی** خلق کا حیران ہونا ایسے
ہوتا تہا کہ جب محبوب گہر سے نکلا تو خلق معشوق کی صورت دیکہتے ہی در محبوب
پر حیران اور بلا آواز چپ چاپ کہڑی رہجاتی تہی اور جب گہر سے نہین نکلتا تہا تو
وہ خلق معشوق کے گہر سے باہر ایسا شور و غل مچاتی تہی کہ ایک دوسرے کی آواز

سننے نہین پاتی تہی بیقراری کا یہہ بات ظاہر ہے کہ جب کسیکو کسی چیز کی امید
ہوتی ہے تو اوسکے وصول کی انتظاری مین اوسیکا دہیان لگا رہتا ہے اور جس
شے کی نا امید ہوتی ہے اوسکا دہیان مطلقاً نہین ہوتا اسلئے اس صورت مین
وہ شخص آرام مین ہوتا ہے کیونکہ جب چیز کی امید ہی نہین تو آہین بیقراری کرنا
عبث ہوتا ہے **میری طاعت سے** خلاصہ یہہ کہ میری طاعت یعنی بندگی
عبادت معصیت یعنی گناہون سے بہی بری ہے کہ جس سے گناہون کو عار یعنی
شرم آتی ہے اور جو مین توبہ کرتا ہون تو میری توبہ پر توبہ استغفار پڑہتی ہے
کہ ایسے شخص سے دور رہنا اچہا ہے **رہے خاطر** تقدیر شعر اپنی خاطر بے قفل
محبت سینہ بند رہے کیونکہ اپنی فریاد قفل دل کے لئے مثل سپند کلید ہے حاشیہ
کی تحقیق سے مطلب واضح ہے **باقی ہے شیخ** خلاصہ مطلب یہہ کہ شیخ جو ڈاڑہی
کو خضاب سے سیاہ کرتا ہے اسکو بہی اور گناہ کہ نیکی حسرت یعنی افسوس رہا ہے
واضح ہو کہ سیاہی کو گناہ سے مشابہت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ فلانے کا منہ
گناہون سے کالا ہے **عیان ہے** عیان اور ہویدا کے معنی ظاہر کے ہین
فلفل سے مراد فلفل گرد یعنی سیاہ مرچ ہے اشک سے فلفل کی مناسبت بجا
گولائی ہے پس کہتا ہے کہ جب اپنا اشک سوختہ مانند فلفل آتا ہے تو اسلئے عشق
کی گرمی عیان اور سوزش دل ہویدا ہے مطلب ظاہر ہو گیا **مجہے گہوارہ ہی**
جب مین وہ جون طفل اشک آفت رسیدہ لڑکپن سے ہون تو اسلئے مجہے
گہوارہ ہی کشتی طوفان زدہ آسا تہا مطلب یہہ کہ لڑکپن سے میرا عشق
یہہ حال تہا کہ اوسوقت میرے اشکون مین گہوارہ کشتی کی طرح طوفان مین تہا
**درد دل ہے** واضح ہو کہ درد کے لفظ کو اگر اولٹا کرکے پڑہو تو بہی درد
ہے مطلب ظاہر **دل گرفتار** عیاری چالاکی مطلب ظاہر **ابر رحمت ہے**

تقدیر شعر اے ابر جب تجھے اسدم رحمت ہے تو تو جہڑی لگادے کیونکہ وہ محبوب
جانے کو کہتے ہین پہر جہڑی مین دیکہین تو کیونکر جا یٔنگے مطلب ظاہر اگر احمت
کو اضافت سے پڑہا جاوے تو قسم کا لفظ محذوف نکالین یعنی اے ابر رحمت
تجھے قسم ہے کہ تو اسدم جہڑی لگادے ہم بتون سے جذب دل یعنی محبت کا
اثر جو دوسرے کے دل مین اتر کر جائے اور دوسرے کو بہی محبت پیدا ہو چڑے
پہر مین یعنی بتون کے دل بڑے بہاری او بخت ہین مطلب ظاہر قفل صد
خانہ دل تقدیر شعر اے محبوب جو یعنی جب تو آیا تو قفل صد خانہ دل ٹوٹ
گئے اور جو طلسمات کبہو نہ ٹوٹے تھے ٹوٹ گئے دل کا صد خانہ ہونا باعتبار
کثرت تفکرات کے ہے اور دل کو قفل لگنا یہہ کہ کسی طرف مایل نہونا یا باعتبار کثرت
غم کے دل کا بستہ رہنا طلسمات جمع طلسم یونانی لفظ ہے کسی چیز مین حکمت
کرنیکو کہتے ہین اور اسکے معنی تماشا کے ہین جو بشکل عجیب و غریب نظر آوے واضح
ہو کہ طلسم کئی طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ نیرنجات یعنی جادو اور منتر کے عمل سے
بناتے ہین مقصود یہہ ہوتا ہے کہ اوسطرف کوئی جا نسکے چنانچہ کہانیون کی کتابون
مین لکہا ہے مثلاً حاتم نامہ وغیرہ مین اور ایسے طلسم کو کوئی توڑ نہین سکتا تہا
مگر جو شخص جادوگری مین اوس سے غالب ہوتا تہا پس عاشق کہتا ہے کہ جو طلسم کبہی
نہ ٹوٹے تھے وہ محبوب کے آنے سے سب کے ٹوٹ گئے دوسرے مصرع مین
ٹوٹنے کے بعد تھے کا لفظ ہونا صحیح ہے جاے ہے جائے یعنی جگہ
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ پہلے خاک کو چہان کر تمام کردیا جب خاک نرہی تو
اسلئے اب بغلون کے نیچے جگہ پکڑی ہے کہ جسکے کانٹے پاؤن بدن مین چبہتے
ہین او ڈا اے طرز نالہ فریاد ۔ واویلا شور یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص نالہ کریگا
وہ رویگا بہی اور رونے کی کثرت سے آنسو سرخ نکلا کرتے ہین اسلئے طوطی کی

چونچ کو سرخ کہا ہے مرشب آنکھوں خال تل وہ سیاہ نقطہ جو بدن پر ہوتا ہے افیون افیم جب گولی خلاصہ یہہ کہ محبوب نے تل کو افیم کی گولی مقرر کیا جو عاشق اسکو دیکھکر افیمی کی طرح رات بہر بیدار رہا افیونی کو نیند کم آیا کرتی ہے پینک مین بے عقل ہو جاتا ہے

## غزل ناتمام

کہتے ہین لوگ تقدیر شعر یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ جھوٹ کے پاؤن نہین یہہ لوگون کی کہاوت جھوٹ ہے کیونکہ جھوٹے تو پاؤن ٹوٹ کے بھی ہین بیٹھے ہین اول سمجھو کہ شاعر نے اس مثال کو جو مشہور ہے غلط کر دیا ہے یعنی اس شعر مین ایک خیال بندی کی ہے جو شاعر کو اصطلاح کے لفظ سے موقع مل گیا ہے اسکی یہہ تفصیل ہے کہ پاؤن ٹوٹ کے پاشکستن کا ترجمہ ہے اسکی اصطلاحی معنی آنے جانے کو ترک کرنا ہے پس اس اصطلاح سے صاف پایا گیا کہ یہہ جو نقل مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤن نہین پس پاؤن کا ہونا گویا پاؤن کا ٹوٹے ہوا اور ٹوٹے ہونا اور ٹوٹنا ترک کے معنی ہوئے اسلئے شاعر کہتا ہے کہ یہہ مثال غلط ہے جھوٹ کے پاؤن نہین کیونکہ اگر یہہ بات ہو تو جھوٹ کو ترک کر دین حالانکہ خلاف گو جھوٹ کو ترک نہین کرتے ہین چلتا ہو ذوق تقدیر شعر کے ذوق ہستی کی قید سے چھوٹ کے چلتا ہو کیونکہ یہہ قید دم گھوٹ گھوٹ کے مارڈالیگی مطلب ظاہر کیونکر حباب حباب پانی کا بلبلہ بیکران کران کنارہ۔ انتہا بیکران وہ کہ جسکا کنارہ اور انتہا نہو حباب کا دریائے بیکران ہونا اس خیال سے کہ جب پانی پر بلبلہ ہوتا ہے تو بلبلہ کا جدا نام اور پانی کا علیحدہ اسم ہوتا ہے جب بلبلہ نہو تو دریا ہی ہین گے خلاصہ یہہ کہ جب تک انسان دنیا کی ہوس چھوڑکر آپ کو محبت اور توحید باری تعالی مین نیست و نابود نکرے تو

پیر چھوٹ مثل جہوٹے کا منہ کالا جہوٹ کے پاؤن نہین ہوتے بطوطی جہوٹ کو دم کرنا چہوٹ پیرون تلے کی زمین نکل جانا ۱۲

جان سے گزرنا بہت نفس کی موت ۱۲

[illegible] ہے معرفت مین [illegible] ہوگا

# غزل ناتمام

پہلا [illegible] بیت کے دوسرا مصرع باعتبار اختلاف نسخہ کے دو طرح ہے ایک یہ
[illegible] ہے میری بخت نگون ہے + دوسرا برگشتہ قسمت میری
بخت نگون [illegible] خلاصہ یہہ کہ جب قسمت برگشتہ اور بخت نگون ہے تو اسکے
[illegible] ہے یہہ ظاہر ہے کہ آہ کا پہر اندر لوٹ کر جانا بڑا دکہ ہے کیونکہ
طبیعت کی [illegible] سے انسان غم مین بہرا رہتا ہے **دل کرتا** ہے
[illegible] جانور جانور کہ جانور سے اسطرح شگون لیتے ہین کوا وغیرہ جانور بیٹھا ہو
تو کہا کرتے ہین کہ اے جانور فلان شخص یا اوسکا خط آتا ہے یا نہین اس
حال مین اگر جانور وہین دم اوڑ جاتا ہے تو آدمی اور خط کے آنیکا شگون سمجہتے
ہین مگر اکثر کوے سے شگون لیتے ہین یہہ معنی رنگ پریدہ سے صاف ظاہر ہے
ایسا ہی اگر کسی جگہ جانیکا قصد ہوتا ہے تو اوسیطرح شگون لیتے ہین عاشق
کہتا ہے کہ جب مین معشوق کے کوچہ کے جانیکا قصد کرتا ہون تو اپنے رنگ
پریدہ سے شگون لیتا ہون اسطرح کہ اگر رنگ اوڑا ہوا یعنی زرد رنگ معلوم ہوا
تو یہہ شگون ہوا کہ ملاقات محبوب سے بہرہ یاب ہونگا کیونکہ رنگ کا زرد
ہونا کمال عشق کا نمونہ ہے **قایم ہے** قایم کھڑا ہونیوالا - کھڑا ہوا یہان
ثابت اور مضبوط سے مراد ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ستون کی بنا سے مکان
چہت پایدار ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ میرے نالون سے درد کی بنا مضبوط اور قایم
ہے یعنی ہر درد کے ساتہہ نالہ یعنی فریاد کرتا ہون **قسمت برگشتہ** برگشتن پہر
جانا حکم شدہ ماننا قسمت حصہ - بٹا ہوا قسمت برگشتہ وہ کہ جسکے نصیب کہوٹے ہون
حیا شرم مژگان آنکہون کی پلکین عاشق کہتا ہے کہ اے لوگو میرے کہوٹے

نصیب کی طرف دیکھو کہ محبوب نے ادہر یعنی میری طرف ایک نگاہ کی
تہی پس وہ نگاہ پلکون کے سرتک آکر شرم کے باعث پہر آنکھون مین پہر گئی
یعنی ہٹ گئی یہہ ظاہر ہے کہ محبوب کو عاشق کیطرف دیکھنے سے شرم آیا کرتی ہے
الفت کا پہلے مصرع مین بجاے مزا دوسری کتاب مین نشہ کا لفظ ہے
مطلب آسان ہے کہتے ہین کہاے جاے ہے یہہ ایک اوس محاورہ کا
کلمہ ہے کہ بعض موقع کسیکے حق مین بولا کرتے ہین کہ یہان اوسکو کوئی کہتا
ہے یہہ مار دینے سے مراد ہوتی ہے گویا کسی کے بلا لینے کی ترغیب مین بولتے
ہین خلاصہ یہہ کہ عشق کی مصیبت کے باعث موتکا خواستگار ہے نہ تہی شب بجاے
کلمہ ایک یاے صحیح ہے شب غم بجاے شب تپ تاے فوقانی سے
صحیح ہے دوسرے مصرع مین اور آتے تہے کی جگہ اوڑاتے تہے بہی لکہا ہے
اور سینون کا اوڑانا یہ کہ کئی دفعہ آیا اور ٹپکتا گیا کہان مین سب غلط
شب صحیح سو اس ظلمت کا پردہ باعتبار نیلگون ہونے فلک کے کہا ہے
حواس و ہوش شے کا قرینہ سے ہونا وہ ہوتا ہے کہ ہر چیز اپنے اپنے
موقع پر ہو جیسے حواس خمسہ باطنی اپنی جگہ دماغ مین ہین مثلا اول حس مشترک
اسکے بعد خیال پہر متصرفہ واہمہ حافظہ اور حواس خمسہ ظاہری یہہ ہین ذائقہ باصرہ
شامہ لامسہ سامعہ اور بے قرینہ وہ جو اپنی جگہ پر نہو جب حواس بے قرینہ ہون
تو عقل وغیرہ مین فتور واقع ہوگا یہان یہی مطلب ہے میری سینہ سینہ زنی
ہاتہون سے سینہ کو پیٹنا دوسرے مصرع مین کلمہ ہین کی جگہ کلمہ تہے
دوسری کتاب مین واقع ہے اوٹہا یا اوٹہانا بیٹہانا سزا کا قسم ہے یعنی
وقت معین تک حاکم کر دیتا کہ بیٹہو اور اوٹہو سو آدمی اوس وقت تک بیٹہتا اوٹہتا رہتا ہے
اس حال مین اوسکو ذرا آرام لینے کا حکم نہین ہوتا جو قدرے آرام کرے اور یہان

عاشق کو بیتابی بیطاقتی اوٹھا بیٹھا رہی ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ حالت بیقراری
مین چین نہین ہوتا کہا جب الماس ہیرا یہہ جوہر مشہور قیمتی پتھر ہے اسکا ٹکر
کھانا زہر قاتل ہے جگر آنتون وغیرہ کو ٹکڑے کر دیتا ہے کہتا ہے کہ بہتسے الماس
کے بہت نگینے توڑ کر کھائے کچھہ اثر نہوا نگینہ کی خصوصیت اسواسطے ہے کہ ہیرے
کو نگینہ بنا کر انگوٹھی مین چڑتے ہین اس لحاظ سے پاس تہا جو توڑ کر کہایا دوسرا
شعر جو قطعہ بند مین داخل ہے اوسمین جان کنی کا لفظ بڑی فصاحت کا ہے
کیونکہ جان کنی مین سے کنی کا لفظ نکلتا ہے جو ہیرے کے ریزہ کو کنی کہتے
ہین اور جان کنی حالت نزع کو بہی کہتے ہین جان کنی کے معنی جان کا اوکھڑنا
اور نزع کے معنی کہینچنا اور جان کا رشتہ قالب سے ٹوٹنا جان کا نکل جانا خلاصہ
یہہ کہ الماس کے کھانیکے بعد جان کنی نے بہت جان توڑی مگر مین ایسا سخت
جان ہون کہ جانکا رشتہ قالب سے نہ ٹوٹا بہت دیکھا دوسرے مصرع مین
ہے کا کلمہ غلط اور نے کا کلمہ جو نفی کے لئے ہے صحیح ہے لگے پانی اہل اسلام
نزع کے وقت مریض کے منہ مین پانی چوایا کرتے ہین اور سورہ یاسین پڑھ کر
سنایا کرتے ہین اس سورہ کے پڑھنے سے جان نکلنے مین آسانی اور موجب نجات
ہے پس کہتا ہے کہ پانی بہی منہ مین ڈالا اور سورہ یاسین بہی سنایا مگر میری زندگی
نے عمر کے تھوڑے سے دن باقی لگا رکہے تہے اسلئے میری قسمت سے میرے
خانہ کے قریب کسی نے مسجد مین اذان دیدی اور اذان کے ساتھہ ہی مین اور
فرخی نے مجھکو صبح وصل کی بشارت دی اور اسکے بعد کہتا ہے کہ اللہ اکبر ایسی
خوشی صبح وصل کی بشارت سے ہوئی کہ خوشی نے خود خوش ہوکر موذن کے حق
مین یہہ کہا کہ اے موذن مرحبا تو کیا بر وقت بولا یعنی خوب وقت اذان
کہی جو میری جان نکلنے سے بچگئی اور محبوب کے وصل کی بشارت ملی اس

نیک عوض کے صلہ مین تیری آوارگے اور مدینے مین ہوئی تجھکو اذان
کہنے کا رتبہ کے اور مدینہ مین ملے **کل ایک تارک** ناظرین یہ سمجھیں کہ اس
قطعہ کے پہلے دو شعر بطریق سوال ہین اور باقی جتنے شعر رباعیات تک ہین
اس شعر کے جواب مین واقع ہین کہا یہ اوسنے مست الست اوس کو کہتے ہین
کہ جسپر اَلَستُ بِرَبِّکُم کا حال منکشف اور کہلا ہو الست بربکم اسکا یہہ مسئلہ ہے
کہ جب خدائے تعالی نے روحون کو پیدا کیا تو اون سے سوال کیا کہ الست
بربکم ترجمہ مین نہین ہون تمہارا رب روحون جواب دیا کہ انا انا ترجمہ ہم ہین ہم
ہین یعنی اوسیکو نہین جانتے ہین پھر السد صاحب سے وہی ارشاد ہوا پہر تو
بالہام ربانی روحون کو عقل آگئی اور جواب مین عرض کیا کہ قالوا بلی ترجمہ
روحون نے کہا کہ ہان آپ ہمارے رب ہین پس جو اولیا ہوتے ہین اونکو یہہ حال
عالم ارواح کا معلوم ہوتا ہے **اوٹھالے ہاتہہ** جہان سے ہاتہہ اوٹھانا جہان
سے ترک اور چہوڑ دینے سے مراد ہے گردن کی جگہ دوسری [illegible] ہین کہ
واقع ہے چہٹا جو پابست قیدی مقید خلاصہ یہہ کہ اگر دنیا چہوڑ دی عقبی
مین پہنس گیا غرض یہہ کہ انسان متعلقات سے نہین چہوٹتا ہے خواہ دنیا کی
ہو خواہ دین کیونکہ یہی ایک تعلق ہے رہا وہ **خدمت** یعنی مرشد کی اطاعت
مین اسلئے رہا کہ جو پہلے پیرپرست ہوگا تو حق پرست ہوسکتا ہے اور ان تینون
شعر کے معنی قطعہ بند کے طور پر دو گر ایک عمر خلاصہ کہ اگر انسان بلند
درجے پر جا پہنچے تو ہمت کو بلند کرے اوس سے ہی اونچا رتبہ پیدا کرے کیونکہ
منازل خداشناسی کا انتہا نہین جو دستگاہ ہوئی یعنی دستگاہ کے جو ہوشیار
اس شعر مین ہوشیار کے مقابلہ مین مست کا ذکر کیا ہے اگر ہوشیار سے اہل علم
مراد لیا جاوے تو یہی درست ہے خلاصہ یہہ کہ ہوشیار شرع کا پابند ہے اور

جو ست ہے وہ کیفیتون مین اپنا پھنسا ہوا ہے دوسرے مصرع مین گر ہے صحیح ہو
کیا جائینگے جانینگے الف کے بعد نون صحیح ہے ہمزہ غلط ہے خاص و
عام مین واو بھی نہ چاہئے عوام جمع عام ضد خاص اعلیٰ بہت بلند واضح ہو کہ صحیح
مسلم مین جو حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل ؑ کی اولاد سے
شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد
کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرتؐ کی چودھوین
پشت مین ہین اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب
نضر بن کنانہ کا ہے حضرتؐ کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرتؐ کے
پڑدادا ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت
مین افضل ہے پھر اون مین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل
ہین اور بنی ہاشم سے حضرتؐ افضل ہین تو گویا حضرت ساری عرب کے عطر
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے
عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے کسی
باقی نہین رہی حضرت کا نسب نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور تاریخ کا
عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم
بن ابو طالب اور ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور حضرت
فاطمہ علیہا السلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی تھین جو حضرت علی علیہ السلام

سے منسوب ہیں حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام بن
حضرت فاطمہ زہرا تھے اب سمجھو کہ ان دونون رباعی اول مین ان حضرات
علیہم السلام کی نعت لکھی ہے مقام مراد ۔ رتبہ میثاق کسر سے عہد ۔ پیمان
استوار کی یہان میثاق سے روز میثاق مراد ہے یعنی روز ازل روز ازل وہ کہ
جسدن روحون نے خدا کے رب ہونے کا اقرار کیا تہا کہ جسکے حال مین آیہ
الست بربکم قالوا بلی نازل ہے اور اس آیہ کی تفصیل اس شرح کے متعلق
صفحہ ۶۵ اور ۹۶ مین دیکھو پس رباعی کا مطلب یہہ ہے کہ اے ذوق حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کی امامت کا مقام یعنی رتبہ بجز خاص عوام لوگ کیا جانینگے یعنی
خاص لوگ جان سکتے ہین اور عام لوگون کا یہہ مقدور نہین کہ آپکا رتبہ معلوم
کر سکین اگر آپ کا رتبہ معلوم کرنا ہو تو اون سے معلوم ہو سکتا ہے جو خاص
لوگ روز میثاق مین صف اول مین کھڑے تھے پس اون سے جا کر پوچہے کہ وہ
یعنی حضرت علی کیسا امام تہا واضح ہو کہ روز میثاق مین روحون کی صفین حسب
مراتب اپنی اپنی جگہ کھڑی کی گئی تہین مطلب واضح ہوا سبطین نبی سبط
قوم ۔ قبیلہ بیٹی کی اولاد حضرت امام حسن او حضرت امام حسین حضرت فاطمہ
کی اولاد مین جو حضرت فاطمہ رسول خدا کی بیٹی تہین اسلئے حضرات حسنین کو
سبطین کہتے ہین اور عربی مین اسم کے بعد یا او نون ہو تو تثنیہ کے معنی ہوتے ہین
یعنی دو کو کہتے ہین اور عربی مین الف نون بعد اسم تثنیہ کی علامت ہے اور
تثنیہ کے صیغہ مین یا اور الف کا ماقبل یعنی یا اور الف کا پہلا حرف ہمیشہ زبر سے
پڑہا جاتا ہے جیسا کہ سبطین طوے کی زبر سے پڑہو نبی یعنی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور دونو حضرات یعنی سبطین کا جہان کے دیکھنے کے لئے
عینک ہونا اسواسطے ہے کہ آپکی محبت کے ذریعہ سے ہر دو جہان مین اہل اسلام

[illegible]

کے لیئے روشنی ہے والا اندہیرے میں ہوگا اسکے بعد بوجہ ترقی کہتا ہے کہ آنکہون
کے لیئے بجائے عینک سمجہنا عین ایمان ہے لیکن میرے نزدیک اے ذوق
یہہ ایمان کی بات ہے کہ اونکی نعلین آنکہون سے لگا نعلین وجہ تیان یہہ ہی
عربی مین تثنیہ کا صیغہ ہی اور یہہ ہی تقریر ہے کہ حضرت حسنین حضرت علی
او حضرت زہرا سکے لئے نور العین اور ہمارے لئے دوعالم کے دیکہنے کے لئے
اونکی نعلین بجائے عینک ہے جو کچہہ ہوا دوسری کتاب مین جو کچہہ ہوا
واقع ہے ہی صحیح ہے مطلب ظاہر دل پینا او چاٹ دل کا نہ لگنا یعنی ایک جگہ
کام مین یا بیٹھنے مین دلکا اوکہڑے رہنا اے ذوق پہلے مصرع مین آیہ
سے تو غلط ہے اسلئے مصرع اسطرح صحیح ہے اے ذوق فلک آپ ہی بارہ
حصے - واضح ہو کہ منطقۃ البروج کسرے ایک دایرہ ہی جو آسمان کی بارہ برج اسی
پر واقع ہین اور اس دایرہ کی شکل کمربند کیطرح ہے جو ساتون آسمان اسکے
اندر ہین اور اس منطقہ پر جو بارہ بروج ہین یہہ آسمان کے حصے ہین جو آسمان
کو بارہ حصون پر تقسیم کیا ہے باعتبار اختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح پر ہے
سورہ ہو نہ کیون زیر فلک بارہ باٹ - دوسرا نسخہ اسطرح ہے - سودا ہو نہ
کیون زیر فلک بارہ باٹ + باٹ وہ پتہر کہ جسکو ترازی کے پلے مین رکہکر دوسرے
پلہ مین چیز رکہہ کر وزن کرتے ہین اور باٹ منزل اور رستہ کو بھی کہتے ہین اس
رباعی کا یہہ مطلب ہے کہ غم زمانہ سے دل کو مضطرب نہ کرنا چاہیے بلکہ جسطرح
مصیبت سے دن کٹین اوسیطرح کاٹنے یعنی بسر کرنے چاہین کیونکہ اے
ذوق اسکی یہ دلیل ہے کہ جب فلک آپ بارہ حصہ پر منقسم ہے اور فلک
کی جانب سے اثر غم وغیرہ کا نزول ہوتا ہے تو زیر فلک کیونکر سودا اور
بارہ باٹ نہون سودا اور بارہ باٹ کثرت راہ اور منزل سے مراد ہے یہہ خود

ہے کہ جب کثرت راہ او منزلوں کی ہوئی تو رنج و الم ضرور ہوگا ممکن
نہیں آپ اوسے دنیا ترک یعنی جب تک اوسکو دنیا جان سے نہ بار لے

رباعی

اے ذوق مناجات خدا کی حاضر با ظلم جانکر اسطرح دعا مانگنا کہ جیسے کسی سے
باتیں کرتے ہیں بہ جمعیت تمام بدست وہ جو نشہ پیکر بالکل ہوش باختہ ہو جائے
پیر خرابات شراب پینے والوں کا مرشد یعنی شراب پلانے والا اور اصطلاح
صوفیا میں پیر خرابات مرشد کامل کو کہتے ہیں یا جوان بدست ترکیب توصیفی

رباعی

دکھلائے جو کافر بکسر فا ہے کفار اور کفرہ اسکی جمع ہے اور فارسی والے
فا کی فتح سے پڑھکر زر اور سر کے قافیہ میں لاتے ہیں اور کافر بفتح محبوب کے
معنی میں باعتبار ظلم اور بے رحم کے شوخ استعمال کرتے ہیں اور فا کی کسر سے منکر
دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں اسواسطے فرق کے لئے اعراب کو یعنی
کسر کو بدل دیا اور محبوب کے معنی میں کافر بفتح فا پڑھتے ہیں کتابی اور کافر
کتابی ہم معنی ہیں لفظ میں کافر کتابی وہ جو کسی پیغمبر کی امت ہو مثل یہود وغیرہ
اور منکر دین محمدی ہو اور روئے کتابی یا چہرہ کتابی اوسے کہتے ہیں کہ جو
سپید اور صاف کتابوں میں محبوب کی خوبی چہرہ میں لکھے ہیں وہ سب اوس میں
موجود ہوں یہ کہتا ہے کہ اگر وہ محبوب اپنا کتابی چہرہ دکھلائے تو سب
مدرسہ کافر کتابی ہوجائے یعنی محبوب کے عشق میں مقید ہو جائیں اور
اس شعر کے مطابق فارسی میں یہ شعر ہے ــ ز خط صفحہ رویش نظر نمیگیرم[١٥]
بکوئے عشق چو من کافر کتابی نیست + یہاں کافر کتابی اسلئے کہ معشوق
کا رخ کتاب ہوا اور عاشق اوس کتاب کے قائل ہوئے رباعی

[١٥] نظر نگردن مراد از دیدن

ان آنکھوں سے دوسرا مصرع اسطرح صحیح ہے مصرع - اور پھر انکو بہ رنگ
خون بھی دیکھا + کیا کیا دیکھا یوں یعنی اسطرح و دون یعنی اوسطرح یعنی جہان
کا اختلاف کئی رنگ مین دیکھا (رباعی) جب آئے روتے ہوئے
آپ آئے تھے یعنی اورون کے دکھہ درد موت مین روتے تھے آپ جاینگے
یعنی جب ہم دنیا سے جاینگے اورون کو رلا جاینگے یعنی ہم پر پیچھے روینگے
اور یہ بھی تقریر ہے کہ جسوقت پیدا ہوئے تھے تو روتے ہوئے آئے تھے ظاہر
ہے کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے تو حالت تولد مین رونے لگتا ہے خلاصہ
یہ کہ پیدایش کے وقت سے حالت گریہ لاحق حال ہے پیچھے جب بچہ ہو
کپڑے اور بالاپوش اور چھوٹی بندوق اور چھوٹی تلوار کو کہتے ہین بغل مین لیا
یعنی لیا جو چڑھا منہ چڑھا تھا اور ہین بہت اختلاط پیدا کرنا اور یہان
سامنے ہونے سے مراد ہے مطلب ظاہر عشق کے قیس عرب مقدس مین
ایک قبیلہ یعنی ایک خاندان کا نام ہے جو قیس کی اولاد سے ہے اور
مجنون کا لقب ہے اور مجنون کا دشت مین پھرنا مشہور ہے فرہاد شیرین کا
عاشق جسنے عشق کے زور سے پہاڑ مین سے نہر نکالی تھی جبل پہاڑ اس
شعر مین لف ونشر مرتب ہے مطلب ظاہر کھینچک عشق ازل جسکا شروع
نہو اس سے وہ زمانہ مراد ہے کہ جب خدا نے روحین پیدا کی تہین خلاصہ
یہہ کہ مین ازل سے عشق کا مارا ہون ہمنے جانا خلاصہ مطلب یہہ کہ
جسوقت فرہاد نے جبل مین تیشہ مارا تہا تو وہین یعنی اوسیوقت ہمنے جانا
تہا یعنی معلوم کر لیا تہا کہ اوسکو یعنی فرہاد کو عشق نے مارا یعنی اب عشق فرہاد
کو مار ڈالیگا گرد دکھا دون عالم جہان او عالم سے ہر شے کی نوع
یعنی ہر قسم سے مراد ہوتی ہے جیسے عالم انسان و جن و عالم ملائکہ عالم

غم و عالم عیش وغیرہ پس یہان حالات سے مراد ہے ہر تار مو یعنی بال کی
ہر تار موسیقار یم کی ضم سے ایک نَے کا نام ہے اور لکہا ہے کہ موسیقار ایک
جانور کا نام ہے کہ اوسکی چونچ مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اون [illegible]
سے کئی طرح کی آوازین نکالتا ہے حکیمون نے راگ کا علم اس جانور سے نکالا
ہے اور مشہور ہے کہ جب یہہ جانور عمر رسیدہ ہوجاتا ہے تو میدان مین لکڑی
جمع کرکے آپ اوسپر بیٹھہ جاتا ہے اور گوناگون آوازین نکالنا شروع کرتا ہے
جب اون آوازون سے دیپک راگ کا نکلنا شروع ہوتا ہے تو اوسکی تاثیر سے لکڑیون کو آگ لگجاتی ہے اور خود بہی جلکر بہسم
ہوجاتا ہے پہر قدرت خدا سے اوس راکہہ مین انڈا پیدا ہوتا ہے اس انڈے سے
موسیقار کا بچہ پیدا ہوکر موسیقار ہوجاتا ہے اس جانور کی پیدایش اسی طرح
ہوتی رہتی ہے اس شعر مین ساز اور جانور یعنی ہر دو سے مراد ہوسکتی ہے مطلب
یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ اگر مین اپنے نالہ ہائے زار کا حالات دکہا دون یعنی کہا دون
پر مستعد ہون تو اپنے بالونکی ہر تار سے موسیقار کا کام لون یعنی ہر ایک بال
سے موسیقار کی آوازون کے برابر نالون کی آوازین نکالون دیتا ہے خانہ
کعبہ پر غلاف برنگ سیاہ ہمیشہ اوڑہا رہتا ہے حضرات حاجی صاحبان تعظیم کی
جہت سے آنکہون سے لگاتے اور چومتے ہین استخوان از مرغ آتشخوار
کبک یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے اوس وقت آگ کی
چنگاڑی ہو تو کہا لیتا ہے اور مرغ آتشخوار سمندر کو بہی کہتے ہین یعنی وہ کیڑا
جو آگ مین پیدا ہوتا ہے یہہ جانور بشکل موش ہوتا ہے اگر آگ سے باہر نکلے
تو مر جاتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ہما کی خوراک استخوان ہے سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین - ہما بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد ۰ کہ استخوان
خورد و طائرے نیازارد ۰ مطلب ظاہر ہے مگر لکہون صریر یعنی بانگ یعنی آواز

قلم تلخ اور انکا آواز کرنا یہان قلم کی آواز سے مراد ہے بانگ صور یعنی حضرت اسرافیل فرشتہ کی بانسری کی آواز پہلے قیامت کے دن اس بانسری کی آواز سے سب خلقت مرجاویگی پس بانگ صور کا کام لینا یہہ کہ قلم کی آواز سے سامعین مرجاوینگے **نزع مین بہی** نزع جان کندن ظاہر ہے کہ اوس وقت شربت پلایا کرتے ہین مطلب ظاہر آخر کو نفس و دجو پیر مریدون کو تلقین کرتے ہین یعنی خدا کا رستہ بتاتے ہین بیعت مرید ہونا سبو ٹھلیا۔ گھڑا یہان شراب کے خم سے مراد ہے پیر مغان آگ کا پجاری معشوق یہان شراب کے پلانے والے سے مراد ہے **دل مرا** کہتا ہے کہ میرا دل ایک جام شراب ہے لہذا اس دل کو جام شراب کی ہوس ہے یہہ ظاہر ہے کہ جو شراب کا پیالہ ہوگا اوسمین شراب ڈالتے ہین اسلئے جب دل کو جام مقرر کیا اسلئے شراب کا خواستگار ہے **خال** تل سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہے کہتا ہے کہ یہہ سویدا یعنی سیاہ خال اوس دل کے جام شراب مین بمنزلہ مگس کے ہے کیونکہ اکثر اوقات پیالے مین مکہی پڑجاتی ہے خلاصہ یہہ کہ میرا دل مے نوشی کے حال مین شراب کا جملہ سامان رکہتا ہے **پہونچے اوس** خلاصہ یہہ کہ اگر میرے دل کو جام شراب پینے کی طاقت ہو تو اوس ہاتہہ مین یعنی محبوب کے ہاتہہ مین شراب کی ضرورت کے وقت پہنچ جائے یعنی اگر دل جام شراب بن سکتا تو اسیطرح اوس تک رسائی ہوجاتی **دیدہ آبلہ** آبلہ کا رونا اوسکا پانی نکلنا تقریر یہہ کہ میرا آبلہ پا اسلئے روتا ہے کہ میرے سبب سے کسی خار کو تکلیف نہ ہوئی ہو یعنی خار جو چبہتے رہے ہین کوئی ٹوٹ نگیا ہو اور اوسے تکلیف پہونچی ہو **ہوش** کو اسکا ہم معنی یہہ شعر ہے ؎ دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند ؎ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش ؎ یعنی آدمی کو دنیا کے تفکرات وغیرہ کی طرف

سے بے عقل ہو جانا چاہیے آنہون مین دوسرے مصرع مین ہوا ہو یعنی بڑا
ہونا بہت جلد بہاگ جانا مطلب ظاہر جگر اور دل تیر کا ترازو ہونا اور ایسا ہی
لب معشوق پر ہونا تیر کے نشانہ پر لگنے سے مراد ہوتی ہے جگر اور دل کا کٹنا
یعنی دونونکا تیر سے چہد کر زخمی ہو کر خون کا بہجانا کیونکہ اسکی یہہ تفصیل ہے کہ
حوصلہ پوٹا اور پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے اوسمین جانور
دانہ جمع کر لیتا ہے مجازاً مقدور اور ہمت کے معنی مین پس دل و جگر مین
حوصلہ سے مناسبت پوری ہے کیونکہ ان مین خون ہوتا ہے مگر یہان مقصود
اور ہمت سے مراد ہے عدو نیش عدو دشمن نیش زن نیش نوک کی
تیزی جیسے چہری کی نوک ہوتی ہے بچہو اور سانپ کا ڈنک نیش زن ڈنک
مارنے والا اور نیش زنی محاورہ مین اوسکو بہی کہتے ہین کہ جو شخص کسیکے مخالف
ہو اور ہر جگہ موقع پاکر محفل وغیرہ جگہ مین اوسکی کلام کی رد کرتا ہو یا اوسکی شکایت
کی بات کرتا ہو کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ فلان شخص کیا نیش زنی کرتا
ہے اور یہہ بات ایذا رسانی کا موجب ہے زہر کی گہانٹہہ جس شخص مین
بہت غصہ ہوتا ہے اور غصہ سے بہرا رہتا ہے اوسکو زہری اور زہر کی گہانٹہہ
کہا کرتے ہین اسطرح کہ دیکہو کہ فلان شخص کیا زہری اور زہر کی گہانٹہہ ہے
اور یہہ ظاہر ہے کہ بچہو[1] بہت زہری ہوتا ہے اسلئے دشمن کو بچہو بتایا ہے
خلاصہ یہہ کہ دشمن ہر دم درپے ایذا ہے چہلو چہپے اول سمجہو کہ عقل دیوانگی
کی ضد ہے یعنی جہان عقل ہوگی دیوانگی نہ ہوگی اور جسمین دیوانہ پن ہوگا
اوسمین عقل نہوگی اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ کہتا ہے کہ اگر مجہہ عاشق سے
عقل یہہ پوچہے کہ تیرا کیا نام ہے تو اوسکے جواب مین یہہ کہون کہ اسکو دیوانہ
چشم پرپیرو کہتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جسکا کوئی نام دریافت کیا

[1] بچہو اسکی عربی عقرب اور فارسی کژدم ہے ۱۲

کرتا ہے تو اوسکے جواب مین یون کہا کرتے ہین کہ اسکو مثلاً زید کہتے ہین
پر یرو مراد محبوب کبھی شیرین تقدیر شعراے شیرین کو کوہکن نے کوہ کو دل
سے کبھی نہین کاٹا یعنی رغبت اور محبت سے نہین کاٹا کیونکہ کوہکنی محبت اور عشق
کا کام نہین بلکہ اسکو زور بازو کہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ شیرین نے کوہکن کے
پہاڑ کے کھودنے کو محبت کی جہت سے سمجہا اور یہان اسلئے اس شعر مین
کہتا ہے کہ شیرین نے اولٹ سمجہا ہے کیونکہ ایسے کہودنے او کہاڑنے
کے کام کرنا زور بازو کا وصف ہے کیونکہ زور کے باعث ہر کوئی ایسا کام
کرسکتا ہے

مطلع

رخصت جو ہو کر خلاصہ یہہ کہ جب محبوب ہم سے رخصت ہو کر گھر جاتے
ہین تو ہم گھبرا کر چلدیتے ہین اور محبوب کے گھر مین محبوب سے پہلے پہنچ
جاتے ہین خلاصہ یہہ کہ عاشق کو پسند نہین کہ آنکھون سے باہر ہو

مطلع

جاتے ہین کوے یعنی کوچہ گلی بت صورت جو پتھر کی تراش کر بت پرست
اوسکی پرستش کرتے ہین اور شعرون مین بت سے مراد محبوب سے ہوتی ہے
اس شعر مین دو وجہ ہین ایک یہہ کہ بت پرست حسب اعتقاد خود نہایت خوب
صورتی سے بناتے ہین دوسرا یہہ کہ اوسکی پرستش اوسکو سب سے بہتر سمجہکر
کرتے ہین پس ایسا ہی عاشق معشوق کو سب سے بہتر اور خوبی مین لاثانی اور
اوسکو خیال مین پرستش کیطرح لگا رہتا ہے لالہ فام یعنی رنگت مین لالہ کے رنگ
لالہ ایک پہول کا نام ہے جو رنگ مین بہت سرخ ہوتا ہے معشوق کے چہرہ
کی لالہ سے تشبیہ دیتے ہین دارالسلام نام بہشت اور ایسے موقع پر سلام
کرنے کا استعمال ترک کرنے سے مراد ہوتی ہے

مطلع

کہے ایک خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین گمگوئی سے مراد ہے اسکی دلیل شاعر نے

یہہ بیان کی ہے کہ خدا نے زبان ایک دی ہے اور کان دو دئے ہیں
اس سے یہہ معلوم ہوا کہ زبان سے ایک بات کہے اور دو سنے **مطلع**
**لے نگاہ** تقدیر شعر اے محبوب نگاہ مہر سے دل لے بچشم مہربت دیکھہ کیونکہ
اس بات کو دیکھہ کہ جو گڑ دیتے سے مرے تو اوسکو زہر نہ دے دل کا لینا
یعنی کسیکے دل کو اپنے عشق میں قابو کر لینا یہہ مشہور ہے کہ جو گڑ دینے سے
یعنی نرمی اور محبت اور اخلاص سے مرے یعنی تابع اور مطیع ہو جائے تو اوسکو
زہر سے مارنا یعنی سختی اور درشت مزاجی اختیار کرنا بے فائدہ اور بعید
از عقل ہے مطلب ظاہر **اک خاک** اک خاک غلط اور ایک خال
صحیح تقدیر شعر اے ماہ تیرے زیر زلف کے ایک خال سے سو طرح بد
اختری میرے لئے ظاہر ہوئے آہ مراد محبوب خال جو بدن پر سیاہ نقطہ
تل کے برابر ہوتا ہے اس سے محبوب کے چہرے کی خوبصورتی زیادہ ہوتی
ہے بد اختری بدنصیبی میرے لئے یعنی میرے حق میں مطلب ظاہر **رسوا**
**نہوتے** پردہ دری افشائے راز سے مراد ہے کیونکہ پردہ دریدن کے معنی
راز کے افشا کرنیکے ہیں رسوا ہونا رسوا شدن کا ترجمہ ہے یعنی لوگوں میں
کسیکے عیب کا ظاہر اور فاش ہونا جسکو عربی میں فضیحت کہتے ہیں مطلب ظاہر
**ثبت** اوس ثبت لکھنا۔ تحریر کرنا بیاض چشم میں یعنی آنکھہ کی سفیدی میں
خط سرمہ سے یعنی سرمہ کے خط سے اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا نسخہ کئی ایک
چیزیں ملا کر بناتے ہیں جو انتخاب نسخہ یعنی جسقدر نسخے انتخاب کئے انتخا
کرنا چننا پسند کرنا افسون گری سحر اور منتر کرنا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر جادو منتر
کے نسخے چیتک جادوگروں نے پسند کئے ہیں گویا یہہ ایسے نسخے انتخاب کردہ محبوب
کی چشم کی سفیدی میں لکھے گئے ہیں خلاصہ یہہ کہ محبوب کا سرمہ کئی ایک جادو کی تاثیر

رکہتا ہے **طالع ہوئے** لکہتے ہین کہ جب ماہ اور مشتری کا ایک برج
مین قران ہوتا ہے یعنی جمع ہوتے ہین تو وہ وقت ساعت سعد یعنی نیک
ہوتا ہے طالع بکسر لام سے چڑہنے والا او بخت۔ دولت یہان بخت سے
مراد ہے تقدیر مصرع اول یعنی اپنے بخت سعادت سے ہمقرین ہوئے ہمیرن
بمعنی نزدیک واضح ہے کہ جب دو ستارے یعنی ماہ اور مشتری ایک برج مین
جمع ہوتے ہین تو وہ وقت سعد ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ان دو ستارون
کے قران سے اپنا طالع سعادت سے قرین ہوا نیز مشتری عاشق اور ماہ
معشوق سے مراد ہوا کرتی ہے یعنی عاشق اور معشوق مین کبہی ملاقات نہین ہوئی
مطلب ظاہر **وہ میرے طالع** واژون اوندہا۔ اولٹا۔ برگشتہ نگون
خم شدہ۔ کہر انگو تسار مثل چشمہ سار کوہسار جو چشمہ اور پہاڑ کے معنی مین
سار کا کلمہ ان سب مین مزید علیہ ہے یعنی انکے بعد بڑہایا ہوا ہے **ایک صدمہ**
صدمہ آسیب پہونچانا بلا مصیبت۔ دکہہ۔ درد یہہ ظاہر ہے کہ بلا اور
مصیبت کو کوئی اختیار نہین کرتا کیونکہ بری چیز ہے پس بلا سے سی کلمہ تشبیہ
کا ہے جب انسان بلا کو برا جانتا ہے تو اسلئے بلا سے کا یہ محاورہ ہوا کہ
تیری بلا سے یعنی جیسے بلا کو کوئی یاد نہین کرتا ہے اور نہ اوسکو کوئی اپنے
پر لیتا ہے اسلئے کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تجکو ہماری درد و رنج کیا یاد ہے
ایسا ہی یار کی بلا سے یعنی ہمارے درد و رنج کا اوسکو کچہہ فکر اور کچہہ یاد نہین
خلاصہ مطلب یہ کہ اگرچہ میری جان پر درد سر کا صدمہ اور تکلیف ہے لیکن
اسکی کیا پروا ہے کیونکہ جب یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکہلیا یعنی اگرچہ درد
سر ایک بری چیز ہے لیکن جب اسکے سبب یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکہا
ہوا ہے تو یہہ درد ہی راحت ہے **وہ دل** **ش** کہہ یہہ ظاہر ہے کہ جسمین سوز دل

ہوگا اوسکی آہین شرر آمیز نکلین گی اور یہہ بہی معلوم ہے کہ پتہر مین سے آگ نکلتی ہے مطلب ظاہر اثر ہونا نالہ نالہ فریاد ۔ واویلا بیدرد جسکو درد نہو یہان نالۂ بیدرد بلبل کے نالہ سے مراد ہے نالۂ بیدرد اسلئے کہا کہ محبوب کو اوسکے نالہ کا اثر نہین بیدرد عوام لوگ جو عاشق نہین کہتا ہے کہ اے بلبل تیرے نالہ مین اتنا تو اثر ہونا چاہیے کہ شبنم کی جگہ چشم گردون سے اشک انجم ٹپکین یہہ عالم ہے یہہ عالم مراد دنیا خم خانہ اور خمکدہ شراب خانہ مراد ہوتی ہے مگر یہان عالم کو باعتبار لفظ فلاطون جو خم مین بیٹھا تہا خم خانہ مقرر کیا دور گردون آسمان کی گردش یہان فلک کی تاثیر سے مراد ہے جو عالم دنیا مین فلک کی طرف سے نزول ہے اسلئے جو مصایب یا راحت اقبال ادبار انسان کے لاحق حال ہوتا ہے فلک کی جانب سے گنتے ہین گل حکمت اوسکو کہتے ہین کہ گہولی ہوئی مٹی کو کپڑے پر لیپ کر مٹی کے برتن یا آتشی شیشی پر لپیٹ کر دوائی کا روغن نکالنے کے لئے آگ دیتے ہین اس ترکیب سے وہ برتن آگ مین نہین پہٹتا خاک فلاطون سے یعنی ہے ترجمہ از کا ہے یعنی فلاطون کی خاک سے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ فلک نے اس دنیا مین فلاطون کی خاک سے کئی ایک خم گل حکمت کیئے ہین یعنی فلاطون جو خم مین جہک زمین مین چہپ گیا تہا انجام باہر نکل کر پہر مرگیا قبر مین مٹی ہوگیا اوسکی مٹی سے اور کئی خم تیار ہوئے وہ بہی مٹی مین مل گئے الحاصل کہ فلاطون کیطرح ہزارون زمین مین دفن ہوکر مٹی ہوگئے گل حکمت ہونے سے یہی مراد ہے کہ قبرون مین بند ہوکر خاک ہوگئے اگر کلمہ سے تشبیہ کا ہوتا تو خوب تہا اس صورت مین یہہ مطلب نکلتا کہ فلاطون کی طرح فلک نے کتنے ہی خم خاک مین گل حکمت کیے یعنی خاک مین ملائے اور فلاطون کا قصہ کتب تواریخ مین اسطرح

گل حکمت کرکے نقطہ ہاے گل کرے

مٹی سے یعنی ہے

لکھا ہے کہ جب فلاطون سن پیری کو پہنچا تو بڑے خم مین بیٹھ گیا شاگردون
نے حسب وصیت اوس کلان مٹکے کا منہ بند کرکے پہاڑ کی غار مین گڑھا کھود
کر چھپا دیا جب شہنشاہ سلطان سکندر کا عہد پہنچا تو حضرت سلطان کو فلاطون کی
چھپ رہنے کی خبر ملی سلطان نے حکیم کی تلاش کا حکم فرمایا ایک پرانے زمیندار
باشندہ دہ سے جو اوس پہاڑ کی نواح مین رہتا تہا یہہ خبر ملی کہ اس پہاڑ کی فلان
جگہ مین سنتا ہون کہ فلاطون چھپا ہوا ہے جب وہان کی زمین کو کہدوایا تو
فلاطون کو نکلوایا ہلکے ہلکے سانس بہرتا تہا انجام خوراک سے توانا ہوکر مشیر
وزیر باتدبیر سلطان سکندر رہا **تیر سے مجنون** تیرے مجنون مراد عاشق قطع
ہے جامہ قطع اوسکو کہتے ہین جو درزی قطع کرکے یعنی کپڑے کو اپنی کاریگری
کے طور سے کاٹ کر بدن کے مطابق سیتے ہین عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تیرے
عشق کا جو جامہ قطع کیا ہے وہ لاغری کا جامہ ہے یعنی لاغری ہی جامہ ہے اسلئے دو
پیرہن بید مجنون کے ایک برگ سے کرے ہے اور بید مجنون مناسب حال مجنون
ہے کہ جسکے لفظ مین جنون ہے **اوڑائین پون** پون بفتح بائے فارسی
جادو کے حملے اور یون اوڑانا جادو کے حملہ کرنا جیسے ہنڈیا اوڑانی یا لٹہی چلانی
شاعر کہتا ہے کہ جادوگر ہم پر سیکڑون حملے کرے ہم اوس سے نہین ڈرتے مگر
اوسکی چشم فسون گر کا جادو بری چیز ہے وہ بہت خوفناک ہے **زبان
کہو** لینگے بدشعاری شعار وہ کہ انگرکہ کے نیچے جو کپڑا پہنتے ہین یعنی وہ
کپڑا جو بدن سے ملا رہتا ہو مثلاً صدری اسی جگہ سے شعار کے معنی عرف مین
عادت خصلت اور خو کے لیتے ہین کیونکہ جس کو جس بات کی عادت پڑجاتی ہے
گویا اوسکی ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے بدشعار مثل بدسرشت بدسگال بدطینت بدخلقت
ہے خلاصہ یہہ کہ جب مین بدزبان کے سامنے اپنی خاکساری یعنی عاجزی بیان

کرتا ہون تو گویا مینے اوسکے سنہ مین خاک بہردی خاک کا منہہ مین بہرنا
چپ کرا دینے سے مراد ہوتی ہے یہہ کلمہ حقارت اور خاموش کرا دینے کے
موقع پر بولتے ہین نہوتا وہ آئینہ دار کے معنی سر تراش اور حجام کے ہین
اور عرف حال مین اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو آئینہ کو منہ کے سامنے رکہے
آئینہ داری کے معنی وہی ہین کہ آئینہ کو منہ کے سامنے رکہے مطلب یہ کہ
اگر محبوب سرگرم یعنی مستعد آرائش نہوتا تو خورشید فلک آئینہ داری سے
ہاتہہ اوٹہا لیتا یعنی کسی کی آئینہ داری کی خدمت نہ کرتا فقط محبوب کی خاطر آئینہ داری
مین ہے خلاصہ یہہ محبوب کی خاطر سوچ نکلتا ہے کہ محبوب کی آرائش حسن
جلوہ ظہور مین ہوتا تہہ کا اوٹہانا کام کا ترک کر دینا مراد ہے خبر کیا دم
شماری وہ جو جان کندن کے وقت آخری دم آتے ہین دم شماری
اسلئے کہتے ہین کہ اوسوقت تہوڑے دم یعنی سانس باقی ہوتے ہین
پس دم شماری تہوڑے دمون سے جو بقیہ ہوتے ہین مراد ہے اور جو
غمگین ہوتا ہے وہ رات کے وقت تارون کو دیکہا کرتا ہے اسکو اختر
شماری کہتے ہین جو پوچہے اپنی دارو یعنی علاج مین کہون یعنی مین عاشق
یہہ کہون کہ مے پی یعنی اصل علاج یہہ ہے کہ شراب پی لے اور اگر وہ زاہد
خشک پرہیزگاری کی بات پوچہے تو پرہیزگاری سے کہون یعنی پرہیزگاری
کی باتین بتاؤن اور دراصل یہہ تقریر ہے اگر زاہد دوا پوچہے تو شراب
بتاؤن اور اگر پرہیز پوچہے تو کہون پرہیزگاری سے پرہیز کر یعنی پرہیزگاری
چہوڑ دے کبہی جو یہہ ظاہر ہے کہ اشک سر مژگان پر آکر زمین پر گر جاتا
ہے قفس کو قفس پرندون کا پنجرہ جسمین جانورون کو قید کر رکہتے
ہین صحیح شعر اسطرح ہے۔ قفس کو لے اوڑے اوسپر اسیر مضطرب تیرے

خبر گل کی سنی اوڑتی سی گر باد بہاری سے ٭ اوڑتی سی خبر اوسکو کہتے ہین کہ بعض لوگون مین بات کا چرچا ہو گیا مگر ابتک اوسکو صحیح طور پر جو یقینی ہو تحقیق نہ کیا ہو مطلب یہ ہے کہ اگر باد بہاری سے گل کی خبر یعنی محبوب کے گلشن مین پہنچنے کی خبر اوڑتی سی بہی سن لی تو اوسیر یعنی اوس خبر پر اپنا قفس کہ جسمین تیرا مضطرب جو قید مین ہے اوس قفس کو لے اوڑے یعنی اوڑا کر گلشن مین لیجائے نہین جاتے تقدیر شعر اے سنگدل ناز اوٹہائے نہین جاتے کاش[له] یعنی تمنا یہہ ہے کہ اونکے عوض یعنی ناز کے عوض میری چہاتی پر دو چار بہاری سے پتہر ہوتے تے کلمہ تشبیہ نہین آتا دوسرے مصرع مین خوش کو ہوتا ہے غلط اور خوش تو ہوتا ہے تائے فوقانی سے صحیح مطلب ظاہر

## اشعار متفرقات مثنوی بے ربط اللہ تعالی کی تعریف مین

**فلاک اوسکی** مطلب یہہ ہے کہ فلاک اوسکی یعنی خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے کہ فلاک ایک قلمدان ہے اور اوسمین ہزارون صنعت ہین دیا **قمری کو قمری** مشہور جانور ہے فاختہ کی قسم سے ہے تقدیر شعر قمری کو مصرع نالا مصرع قد سرو بالا پر دیا مطلب یہہ کہ قمری جو سرو پر بیٹھ کر نالا یعنی واویلا اور فریاد سرو کے عشق مین کرتی ہے یہہ ایک مصرع ہوا اور دوسرا مصرع جو سرو اکیلا ہے وہ ہوا یہہ دونو مصرع ایک شعر بنگیا مطلب ظاہر ہوا **کی عطا** نو خطون مراد محبوبان آور ناز جو محبوب مین استغنائی ہوتی ہے اور کرشمہ و غمزہ و غیرہ ادا کو کلک مقرر کیا ہے عرصہ فتح سے میدان کے معنی ہین اسلئے عرصہ شطرنج عرصہ آفاق اور عرصہ بزم آیا ہے عرصہ مطلب تنگ نہ کرنا جلدی کرنے سے مراد ہے **طاق کر** شیشہ وہ کہ جسمین شراب اور گلاب رکہتے ہین یہان شراب کی بوتل سے مراد ہے کہنا یہ ہے کہ تو شراب کی بوتل کو طاق سے اوتار کر پینا شروع کر اور کسی کا اندیشہ

[له] کاش کلمہ تمنا و آرزو کا ہے ایسے یعنی خدا کرے اوسیہ یون ہو سکتے ہین ۱۲

مگر طاق پر رکہنا چیز کے بہولا دینے سے مراد ہے جیسے طاق نسیان مین رکہنا
مطلب ظاہر شیشہ مے کی درازی زبان باعتبار قلقل جو وقت مے ڈالنے
سکے پیالے مین او بوتل کے منہ سے آواز نکلا کرتی ہے اس شعر مین تعجب سے بیان
کرتا ہے کہ دیکہو بوتل یہہ زبان دراز ہو پہر یہہ اوسکے حق مین ستم ہے کہ منہ سے بوتل
کا منہ بند کردیتے ہین دستور ہے کہ بوتل کا منہ باندہ دیا کرتے ہین کہ شراب بوتل مین
سے نہ نکل جائے مین ہون تقدیر شعر مین مانند ساغر لبریز جان بلب ہوا جب
یہہ صورت ہے تو جان بلب کو کیا پرہیز یہہ ضرور ہے کہ جو جان بلب ہوگا چاہیے
کچھہ بہی کوئی اوسکو پلادے خلاصہ یہہ کہ جب شراب پیتے پیتے اب جان بلب
یعنی آخری دم ہے تو اب شراب سے کیا پرہیز جہوم جہوم جہومنا حالت مستی
اور خواب اور سوائے اوس سے ٹیڑہا ہونا خم کہانا ۔ کبڑا ہونا جیسے محبوب اور
مست آدمی اس صورت سے چلتے ہین اور بادلون کا جہومنا ظاہر ہے کہ کثرت
بارش سے نیچے اوپر دوڑے چلے آتے ہین لڑکہڑانا اوسکو کہتے ہین کہ مستی یا لاغری
کی باعث جگہ پر پاؤن ٹہیک نہ پڑین اور لڑکہڑانیکی فارسی لغزیدن کہ جسکے معنی
پہسلنا ہے خلاصہ یہہ کہ جب بادل جہوم جہوم آنے لگے تو توبہ کے پاؤن پہسلنے
لگے پہسلنے کا یہہ موجب ہے کہ بادلون مین شراب خور شراب کا دور گرم کرتی ہین
جب بادل آنے لگے تو شراب پینے سے جو توبہ کی ہوئی تہی بادلون کو دیکہہ کر
پہر شراب کا شوق دامن گیر ہوا

## قطعہ بند شعر

کردے یہان تک چور یعنی ریزہ ریزہ نشے کی حالت مین ریزہ ریزہ
ہونا یہہ کہ اوٹہنے کی طاقت نہ ہے اور نہایت مستی سے مراد ہے دل کے
ساز سے پہپہوٹے آبلہا کا ترجمہ ہے جو آبلہ کے معنی پہنسی اور چہولا

رَبِّیَ الْاَعْلٰی ترجمہ یاد کرتا ہون اپنے رب کو جو بے عیب ہے یعنی باعتبار
ذات اور صفات کے سب سے بڑا ہے اور واضح ہو کر یہہ کلمات محل تعریف
و تعجب مین استعمال کرتے ہین پس سمجھو کہ سب کلمات یہان سجگہ محل تعریف مین
واقع ہین قد یعنی قامت وہ کلمہ ضمیر اسجگہ بموقع تعریف واقع ہے یعنی کیا خوب
**زلف جنبان** براق چمکتا ہوا چمکیلا مشائیون مشائین کا ترجمہ
ہے میم کی فتح شین کی تشدید ہمزہ کی کسرہ سے جو چہ تہا حرف ہے یہ حکما کا ایک
گروہ ہے کہ چیزون کے معلوم کرنے مین دلائل سے چلتے ہین یعنی دلیلون اور
علامتون سے مقصود کو پہنچتے ہین اور اشراق یعنی اشراقیان گروہ ہے حکمائے
سلف سے ایک گروہ تہا کہ باطن کی روشنی ریاضت کے باعث حاصل کی تہی
تعلیم و تعلم مکاشفہ اور مراقبہ سے کرتے تہے کسیکے پاس جانیکی حاجت نہین
رکہتے تہے اور حکمائے مشائین انکے برخلاف ایک دوسرے کے پاس جاکر
مقدمات یعنی دریافت حال اشیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بقراط اشراقین
کے زمرہ سے تہے یہہ ظاہر ہوا کہ باطن کی صفائی اور روشنی دلائل سے غالب
ہے لہذا کہتا ہے کہ محبوب کے رخ کی ایسی روشنی ہے کہ جو مشائی ہون
اونکو اشراقی بنا دے یعنی مشائیون کے وہم و خیال کی تاریکی محبوب کے
رخ کی روشنی سے روشن ہو کر اشراقی ہوجائین **گو انا ربکم** انا ربکم اصل آیۃ
شریف کا یہہ ہے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ترجمہ مین تمہارا بڑا رب ہون اس
آیۃ شریفہ کا مضمون فرعون کا دعوی ہے کیونکہ فرعون اپنے عابدون کو
کہتا تہا کہ مین تمہارا بڑا رب ہون تمو بال اور لفظ موسے سے جو ہے بمعنی
از ہے حضرت موسی علیہ السلام کی بہی طرف ضمنا اشارہ ہے گو یہان اسکے
معنی مراد نہین اور فرعون حضرت موسی علیہ السلام کے عہد مین تہا یہہ ایک

زار کے حق میں ایک رشتہ کا عقدہ دشوار ہے یعنی جیسے رشتہ کا رمیں
عقدہ دشوار ہوتی ہے کہ جس سے کار رک کر بند ہو جاتا ہے ایسا ہی لب
زار کے حق میں کمر اور ناف ہے کمر کی تشبیہ رشتہ سے باعتبار موئے کمر جو
محبوب کی کمر کی صفات میں سے ہے ظاہر ہے

## قطعہ

کیا وہ دنیا جس میں کوشش دین کیوا سطے　　واسطے وان کے بہی کچہ ہے میں کیوا سطے
ذوق ملی ہے تو اسکا خاتمہ کیجو بخیر　　یاالٰہی اپنے ختم المرسلین کے واسطے
وہان کے مرز عاقبت کے واسطے ہیں سکے مزمیں دنیا کے واسطے

تمت

بحمد اللہ و حسن تو فیقہ تعالیٰ اختتام یافت بالخیر والعافیت

## شکریہ جناب باری عز شانہٗ

آج میری بلبل قلم کے حواس خمسہ باطنی کا دماغ کیا ہی باغ باغ ہو کر
پہولا نہیں سماتا کہ بہ یاری حواس خمسہ ظاہری صفیر سنج لوا ے
تحریر حمد صانع حقیقی میں ہے کہ گلہا ے رنگ رنگ گل ریحان شعار باغ
وبہار دیوان ذوق کی شرح کی خوشبوی رشک غالیہ ختن ہے
اور اس شرح کے عنبر کا اختتام ہو نا ۱۲ ماہ
رجب المبارک سنہ ۱۳۰۶ ہجری المقدس
مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۹ع
دہلی میں ہوا

# اطلاع

## منجانب مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر

مین تعجب بیان کرتا ہون کہ شرح دیوان ذوق جو ایک امر عظیم کی تالیف ہوئی
ہے یہ کتاب اس مطبع ریاض ہند مین ۲۴ رجب سنہ ۱۸۸۹ع مین اشاعت کے لئے ہوئی
اسکے مصنف صاحب ایک عالی خاندان کے شریف سیادت و نجابت ہیں
جناب فضیلت مآب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندھری ہین کہ جنکی
کمالیت کا جوہر تصانیف سے آب و تاب ہے سوائے شرح دیوان ذوق
شرح دُرّہ نادرہ و کتاب انوار الاسلام جو اس مطبع ریاض ہند مین زیر طبع ہین
یہہ ہر دو کتب کسی قدر چھپ گئی ہین عنقریب تیار ہو جاوینگی شرح دُرّہ نادرہ
بڑی ضخامت کی فارسی کتاب ہے جو امتحان منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب
مین داخل ہے اسکی شرح مین آجتک کسی نے جرأت نہین کی صاحب موصوف
نے اسکی شرح مین دریائے علم کی موج زنی دکھائی ہے ایسے دریائے ذخار مین
تیرنا بڑے ہی شناور کا کام ہے دوسری کتاب انوار الاسلام ہے یہہ کتاب
دینی مسائل مین کئی فرقہ او مولویون کی بحث مین ہے جسکی ضخامت قریباً (۳۰)
جز کے ہوگی اسکی طرز ایک عجیب ڈھنگ پر ہے یہہ کتاب بڑی فصاحت
و بلاغت او تشبیہات و تناسبات مین لکھی ہے کہ سامعین کی طبیعت
نہین چاہتی کہ سننے سے سیر ہو اس متبرک کتاب کی رنگین عبارت و
لطافت کا بیان عنقریب اس کتاب کی زیارت سے روشن ہوگا خوبی
کتاب دیکھنے پر موقوف ہے سبحان اللہ کیا ہی ایک اور کتاب
جناب مولوی صاحب نے اعجاز احمدی بجواب رسالہ دھیرا اسلام

حصہ دوم مصنفہ مولوی محمد حسین ملک برہما لکھی ہے جسکی ضخامت
قریبا (۲۰) جز کے ہوگی یہہ جواب ایسا برجستہ عقلی نقلی دلائل کے ساتھہ لکھا
ہے جو قابل دید ہے اب عنقریب شایع ہوگا — اور جناب سید محمد شاہ
صاحب منشی فاضل مدرس مشن سکول جالندہر جو برادر حقیقی جناب مولوی
صاحب ہیں انکی بہی تصانیف بہت سے مطبع ہین جنکے رائج مدارس ہوئین
جن سے طلبا کو بہت فایدہ پہنچا یعنی گلستان فضیلت و شمس الترکیب
وغیرہ انکی لیاقت تصانیف سے ظاہر ہے اور جو قصاید بطرح
قصاید عرفی شیرازی لکہے ہیں اون میں سے چند قصاید مشمولہ شرح
ہذا ہین حسب کتاب قصاید تیار ہو جاویگی تو کامل طور پر جسکو شایع ہوگا

# قصائد الطرح عرفی شیرازی مصنفه سید محمد شاه منشی

## فاضل مدرس مشن سکول جالندهر برادر حقیقی مولوی سید احمد شاه

### شارح

بسم الله الرحمن الرحیم

باز گلهای پریشان سینه ام
آفتی در عندلیبان سینه ام

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

باز آتش در دل و جان سینه ام — آتش اندر آب حیوان سینه ام

رود خون خیزد ز دیده رود کی — زخمه چون بر رود شریان سینه ام

خون خوردن مستیا چون شده — پشت پا بر عیش شاهان سینه ام

زخم سوزان تا نگردد در کمی — هر نفس دل بر نمکدان سینه ام

بسکه ام ای بیخود از دست جنون — شور وحشت در بیابان سینه ام

برسرم پیچیده سودای جنون — بی سکون در دشت جولان سینه ام

زان کشم تیغ سیاست شاه عشق — بسکه بیرون راز پنهان سینه ام

چون شود تیمار مرض درد را — درد دل را با طبیبان سینه ام

بسکه ایذا دوستم از فرط سور — زخم دل بر نوک پیکان سینه ام

زان گذشته از فلک دریای خون — بس ز دیده خون باران سینه ام

ای دل من چون شده آتشکده — شعله در خرمن جان سینه ام

بسکه ام بدست ساقی پر قدح — بر لب یاران صبحان سینه ام

بگذرد از نه فلک تا نظر — چون قطره بر نقش جانان سینه ام

گر رسد خون گریه می‌کنم ‌‌‌‌ — خود طپیدن در آب طوفان سینه زنم

جام جم ساقی کجا عشق کجا — حرف باد شاه پرستان سینه زنم

چون ببینم شکستی احوال خود — گر ببینم چه برق طعن عیسیان سینه زنم

اے لحد اے سبوی ششم چه چین — تا بگیرد آتش شعله جولان سینه زنم

چه گرفته آتش دل با سینه — بر نقش شان زنان عیسیان سینه زنم

جز ز آتش سوختن ناید سے — خنده بر آتش پرستان سینه زنم

منکرم در مذهب صبح و رضا — بو سها بر پائے ایمان سینه زنم

در سخن موزونیت لب را ز طبع — تر نقش زنان و صفاهان سینه زنم

چون مسیحی گشته ام تسلیم سخن — تخت شهرت را شیروان سینه زنم

خاک عرفی لب زند بر قدش — از سخن چون آب حیوان سینه زنم

مے نهم دیوان در تسلیم سخن — پنج نوبت زان بایران سینه زنم

چون گشوده ام دیار نظم را — مهر سلطانی بتوران سینه زنم

از سر حاسد بر آرم مغز را — دست بر دوش انیسان سینه زنم

کس ندارد دست بر دست قدر — زان بغل بس بر حسودان سینه زنم

از معاند تا ندارم چشم خیر — تکیه بر اخلاص صحبان سینه زنم

کے شوم ایمن ز خصم ناتوان — حمله گر برپست فیلان سینه زنم

سینه زنم آتش بجان کینه کیش — گل بد ستار بندیان سینه زنم

حلق بدخواه تر کنم از آب تیغ — باده عشرت با حریفان سینه زنم

چشم بد بین مے بر آرم از سنان — بر دل و زخم پیکان سینه زنم

بر سرت ذره مے نثارم اے حبیب — دشنه بر فرق عدوان سینه زنم

بس دلاور بانگ بیت گر زنم — لرزه بر ایوان خاقان سینه زنم

پیکرش گر بخواب بیند دل — نقش بستن مصور اندازد
بیندش نقش رخ اگر داغ خط — حیرت او راز منبر اندازد
صبح دل خنده اش اگر بیند — نفس خود را بحشر اندازد
تاب زلفش چو موج زن گردد — موج دریا بسنگر اندازد
گر نماید رخت بدین گوئی — تشنه لب را به کوثر اندازد
دل دلاور هم صنم کده گشته — بسکه در بت تصور اندازد
دل بداری ازین گراندیشی — مهره دل بششدر اندازد
چشم دل اگر کشند ز چون دریا — رحمت حق بمعبر اندازد
چشم صورت اگر بینی از دل — غیرتی را بمنظر اندازد

تا کجا این و آن بگو داور
دفتر معصیت بر اندازد

## در تعریف برادر مغفور محمد افضل بطرح عرفی شیرازی

بحر ہزج مسدس محذوف
مفاعیلن مفاعیلن فعولن دو بار

سرے در عهد ما سامان ندارد — کسے گر آب و دانشان ندارد
بگفتم دل که جز حرمان ندارد — که نفس خور بصد زندان ندارد
مدام تن در ہوائے او که نامش — بغیر از گم شدن سامان ندارد
تو نبینی دل دین را بعد مرا — گر ادوار غم دوران ندارد
نمی بینی که هر که دوش آمد — چو درد آسمان آوان ندارد
نه خندیده گل گلشن بہ بجمے — که طفلان چمن نالان ندارد
بحیرت وا شده چشمان نرگس — گر این خنده زمین خندان ندارد

بیا سنگ نوا کن سوے بلبل
کہ از دست خزان دستان ندارد

چہ دندان تیز کردی در صباوش
کہ وقت مرگ جز ایمان ندارد

اگر در سر نداری زین جہان را
بجز حسرت دل لرزان ندارد

فلک اطلس بچرخ آمد ازین رو
کہ فرق بار ستم پایان ندارد

نمیداند کہ در گل ہر چہ گل شد
بجز نابودگی درمان ندارد

نیابی پاک دامن باصفا دل
کہ از جرم و خطا دامان ندارد

گرفتہ گم شدے دنیائے دون را
کہ غیر از نفس خود فقدان ندارد

چہ میگوئی بیا بر کام مطلب
کہ از ذکرش شنیدن جان ندارد

گرفتہ دل بذات تو غم افزا
کہ از یادش بجز ارمان ندارد

نیابم در جہان شائستہ را
کہ از نقش جگر الوان ندارد

بدانی او برادر زادۂ من
کہ از گریش جہان چشمان ندارد

جنون کردم غم از جا بدل کرد
کہ نازک تن بدن گرمان ندارد

خدایا چہ بلا کردی کہ گل سرخ
بجز افسردگی پیمان ندارد

بکالیدہ دل دیوانہ من
کہ تا محشر سر فرزان ندارد

چہ مے پیچی بدہ کوچہ جنون را
کہ تاب سوز تو پیکان ندارد

چرا گوچہ نیابد در سر تو
کہ مغز درک تو وجدان ندارد

اگر زہرہ رخ حسینہ بیند
بجیرانی رہ میزان ندارد

تو سیدالی دلاور ہست بر دل
نباشد آنکہ این درمان ندارد

نمے بینم درین عالم کسے را
کہ خود را از الم ریحان ندارد

سرت گردم اگر داری رضا دل
کہ این در قیمت ارزان ندارد

داغ دارد لاله هم از سوز درد من جگر
قطرهٔ شبنم ببین بر جامهٔ رنگین گل
گر زباغ حسن خود جلوه دهد بینا بخاک
اشک نیسان بی بها در میشود اندر صدف
چون جهانی کشته نازش کی برد جان از غمش
چون شده نغمه طرازش فوج مرغ ایان چمن
عشوه سازی چون کنند خوش نشینان چمن
گل فشانی چون کند ای نوبهار حسن او
میکشد جانان مصور نقش گلها در چمن
عکس خود چون آئینه در روی تو بیند قمر
از فراقت زخم سوزان در جگر دارم چنان
از دل سوزان فغانم گرد در بوستان
موی آتش دیده ام از سوز عشقت موکمر
ای دل من چون شده آتشکده از عشق تو
مرغ نامه کی برد این آتشین مضمون خط
از فراقت ناله دارم که بکوای سرو من
از که دیده از غمت دل چشم او نمناک نی
بسکه در تاراج داده ام متاع جان و دل
چه سخن دارم دلاور شیوه عشاق نی

سینه ریش میکند چون مرغ آتشخوار گل
اشکباری میکند از دیده خونبار گل
بر فشانند بر هوا از قصر غنچه و دستار گل
میشود خاشاک صحنش بر در و دیوار گل
خار بندی میکند گوهر زبان از خار گل
پیرهن بر میدرد در کوچه و بازار گل
خون بریزد تیر مژگان از بن شاخسار گل
بلبل خوش گو بریزد از پر و منقار گل
پر و مرد از نقش پایت در دم رفتار گل
ریشخندی میکند بر آئینه دیوار گل
میدهد مرهم بیا بین بلبل غمخوار گل
اعتدالی چون بماند بس شود بیمار گل
می زند آتش بخود چون مرغ بی تیمار گل
می تپد سوز قیامت زان کند اظهار گل
در چمن از سوز آن چون مرغ آتشخوار گل
میکند بر حال زارم گریه قمری وار گل
ابر گریان از غمت جان شود بیزار گل
میکند بر جیب من اندر بسیار گل
دم مزن خنده زند از همچنین گفتار گل

## قصیدهٔ دو مطلعین بحر هزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

## بطرح عرفی شیرازی

نہ خود گر دیدہ بربندی جگر ہم کام جان بینی
جہان گر ناشتاب دیدہ شش زادی عالم بینی

اگر بندی بمعنی دل مقام جاودان بینی
وگر خود را تو گم گیری نشان بی‌نشان بینی

دلت گر تیرہ از عصیان بآب دیدہ شو بگریہ
برای از عبا ہستی کہ بینی بانہ نہان بینی

بنہ آزار بگذر بیا و جامہ قانع
برای از قبای خود بگیر پیش نبات بینی

اگر ترجمان خواہی توفیق خدا یابی
بالشک چشم بشو دیدہ اگر خواہی جہان بینی

فشانی دست از دنیا اگر خواہی غنیمت را
اگر تو خود شکن باشی جگر ہم کام جان بینی

ندارد خود پرستی آنکہ دارد مایہ طاعت
بتقوی برگزین خود را اگر دہ جنت جاودان بینی

ببر در رنگ معنی دست گر خواہی خم عیسی
بشو قربان بجان خود اگر جانان بے زیان بینی

بدہ آتش دل خود را اگر از تابش ید موسی
اگر نیند بر چہارم بام رنگش زعفران بینی

نبازی بر زبان خود چہ داری کشف باد دل
فلک اطلس کشد قامت چو سرتن عیان بینی

بکش میل خدا بینی بدیدہ دل ز تاثیرش
خدای غیرت خیزد ہمہ جانب جان بینی

اگر خون جگر داری بکن نگین رخ خود را
ہزاران گل شود قربان بہر جانب فغان بینی

بہ بند در شکم سنگ قناعت آنکہ بر توسن
نہد زین گرد مین منزل ہمی خود چنان بینی

چہ سنگ ولی کرد گلشن بیا ہم لبہائے خود
چمن کن قلب خود را ہر زبان او چنان بینی

تو در فکر ہمین باشی کہ با منکر نبرد آرم
اگر با نفس خود داری جہاد اکبر آن بینی

تو بیگر دی کرد رعالم نشان عارفان باہم
اگر یابی تجرد خود شناسان را مکان بینی

ببین فرہاد شیرین جان کہ عشق ہر جبین دادہ
زلیخا تشنہ پیمانہ جان کہ خود را بادوان بینی

اگر دُرِ صفا درجِ دل داری همین گوهر نگر
شبِ وجود مصیبت چرخِ آسمان بینی

زند چو مرغِ روحت بمقامِ منتهی سدره
گر از دامِ هوا رسته گسسته آشیان بینی

غزان دم اے دلاور این بیانی
بهشتی باشی بخود آئی حالِ خفتگان بینی

رسائی یا چه بر دارد که در راه سپاری
ترا سیده عدم آن را که بهشتش روان بینی

نیامدان درین گلشن که از دستِ خزان دیدش گل
نداری همچو بلبل غم همه ناله کنان بینی

چه مژده رنگ هستی ز اعمال سیه رویی
که عهدِ مخبرِ صادق شفیع المذنبان بینی

تمام شد
قصاید

## صحت نامۂ اغلاط شرح دیوان ذوق معہ حاشیہ

| صفحہ دیباچہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ شرح | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۱۱ | اس | رس | ۲ | ۲۱ | لو | تو |
| ۳ شرح | ۱۰ | مور | موی | ۶ | ۸ | سینہ میں ول اُسکے پہر | سینہ میں ول اسکا بیتاب کو ٹہرا دیتی |
| ۶ | ۹ | شعلہ خود | شعلہ خو | ۶ حاشیہ | ۴ | شعلہ رخ | شعلہ مزاج |
| ۷ | ۸ | محبت نہیں غیر | محبت نہیں دیکہنا غیر | ۱۰ | ۱۲ | لوی | سوائی |
| صفحہ | سطر حاشیہ[۳] | بوتل نکلتی ہے | بوتل سے نکلتی ہے | ۱۳ | ۷ | رحم کر | رحم کہاکر |
| ۱۳ | ۲۱ | پردہ ہو | پردہ درمیان ہو | ۱۷ | ۹ | تو پہر پہرک | لو پہر پہرک |
| ۱۷ | حاشیہ[۲] | کیونکر جدا ہے | کیونکر جدا رہے | ۱۸ | حاشیہ | گندم کی ایک طرف شگاف ہوتا ہے | |
| ۱۸ | حاشیہ | پامال جو چیز پاؤں سے روندی جاوے اصطلاح میں مصیبت زدہ کو کہتے ہیں۔ | | | | | |
| ۲۱ | حاشیہ نمبر[۳] | جائی | انگڑائی | ۲۲ | ۲۱ | آہین | آہن |
| ۲۳ | ۵ | او | اور | ۲۵ | حاشیہ[۴] | العالم متغیر کل متغیر حادث العالم حادث | |
| ۲۶ | حاشیہ[۳] | مراد | درد | ۲۶ | حاشیہ[۵] | یعنی کسی نے بلا | یعنی نہیں بلایا |
| ۲۷ | ۱۳ | الیاس | الیاس کا | ۲۹ | ۷ | متصو | متصور |
| ۳۹ | ۱۵ | اے مرے | اے ذوق مرے | ۴۱ | ۳ | بوتل سے | جو بوتل سے |
| ۴۱ | ۱۱ | تیش | تپش | ۴۵ | ۹ | فارسی کا ہے | فارسی ہے |
| ۴۴ | ۱۰ | ہونے کی | ہونے سے | ۴۷ | ۱۵ | اسے خار | اے خار |
| ۴۷ | ۲۱ | معلوم | معلوم ہے | ۵۲ | ۵ | لگا ہے تر | نگاہ ہے تیر |
| ۵۵ | حاشیہ[۲] | چنانچہ شربت نیلوفر وغیرہ نوشدارو ایک قسم کی معجون ہے جو زہر اور زخم کو | | | | | |
| ۶۲ | ۲ | نہایت نازک ہے رم ہونیکا احتمال ہے | | ۶۴ | ۱۳ | سیکی | سیلی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۶۴ | حاشیہ نمبر | نسترن سفید خوشبودار پہول ہی مہندی سیوتی اور اوسکے قسم پانچ پتی اور سو پتی ہے | | | | | |
| ۶۵ | ۹ | پیشہ | تیشہ | ۶۵ | ۴ | غصہ | قصہ |
| ۶۸ | حاشیہ ۲ | مطلوب کو | مطلوب کو کہی | ۶۹ | ۱۹ | عبرت | عبرت |
| ۷۴ | ۱۳ | اپنا منہ | اپنا سا منہ | ۷۶ | ۱ | والا ہو | والا بیچے |
| ۷۶ | ۲ | گرم غزل | گرم سی غزل | ۷۷ | ۴ | کیا ڈہوڑے | کیا ڈہونڈے |
| ۷۷ | ۱۵ | واضح ہوکہ جو تیر بازگشتی کی نسبت تقریر لکہی گئی اس شعر مین وہی تقریر ہے اگر تیر بازگشتی سے جو اصطلاح مین ہے وہ معنی مراد ہون تو اوس بموجب بہی وہی تقریر ہے تیر بازگشتی چپ یا چپ انداز کو کہتے ہین اور تیر بازگشتی قفا انداز کو بہی کہتے ہین پس تیر بازگشتی وہ ہوا جو پہر کر چلایا جاوے مطلب وہی ہوا جو گذرا۔ | | | | | |
| ۷۸ | ۱۳ | جب دندان | جب تیرے دندان | ۷۸ | ۱۹ | وہ جانو | وہ جانور |
| ۷۹ | ۱ | اوڑتے | اوڑاتے | ۸۰ | ۱۴ | ہونا ہے | ہوتا ہے |
| ۸۲ | | اس صفحہ کا سارا حاشیہ سطرم صحیح ہے نمبر ا تو بہی یعنی پہر بہی یا تسپیر ہی چلون وچلمن وہ پردہ جو کہ نے نیزہ کو مثل ریسمان باریک تراش کر ریسمان سے بنتے ہین یعنی چلک پیرہن زیب زینت جلوہ نمبر ۲ دم وقت شعل بار شعلہ برسانا چنانچہ حسین ثنائی کہتے ہین۔ در جوف آب کار عنایت اگر کند + گردد بسان پنجۂ خود شعلہ بار دست۔ اس شعر مین شعلہ بار بمعنی شعلہ بارندہ کے ہین مطلب شعر ظاہر اور شعر فارسی کا مطلب یہ ہے کہ جیسا پنجۂ محبوب سرخ ہے ویساہی محبوب کا ہاتھہ پانی مین شعلہ باری کرے ۱۲ | | | | | |
| ۸۲ | ۱۷ | شعلہ کی کہین | شعلہ کیطرح کہین | ۸۳ | ۱۰ | خرد | خود |
| ۸۳ | ۱۴ | اٹہالیا | اٹہایا | ۸۵ | ۱۴ | اوبہرہ | او بے بہرہ |
| ۸۴ | ۷ | توہوامین | تو وہ ہوامین | ۸۷ | ۱۰ | باوجوبکہ | باوجودیکہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | تو ز غنچہ کم نہ دمیدہ در دل کشا بچمن درآ | | ۱۲۳ | سطر ۹ حاشیہ | اس حاشیہ کے بعد یہ عبارت چاہیے | |
| کہ جب فانوس کے اندر تصویریں جو چین کے نذر سے پھرتی ہیں تو مکان کی دیوار پر وہ تصویریں روشنی معلوم ہوا کرتی ہیں | | | | ۱۲۶ | ۱۸ | پایا | پادیا |
| ۱۲۹ | ۱۹ | تبرک طور | تبرک طور | ۱۳۴ | ۳ | فراغ فراغ عیش | فراغ یعنی فراغ عیش |
| ۱۳۵ | ۱۰ | اور کلام | اور وہ کلام | ۱۴۱ | | اسکا حاشیہ یہ ہے سمندر ایک کیڑا ہے جو آگ میں رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی بے آب کی طرح مرجاتا ہے کہتے ہیں کہ شکل موش ہوتا مطلب ظاہر | |
| ۱۴۴ | حاشیہ | ادہرانا کہیں | اوتہانا یہہ کر کہیں | ۱۴۹ | ۷ | کاٹنے مراد ہے | کاٹنے سے مراد ہے |
| ۱۴۹ | ۲۱ | محبوب سنے | محبوب | ۱۵۰ | ۱۲ | ایک جا مقرر | ایک حد مقرر |
| ۱۵۰ | ۲۱ | یعنی ہستا ہے | یعنی یہ کہتا ہے | ۱۵۰ | ۲۱ | عشق کا پر | عشق کا بہر |
| ۱۵۱ | ۱ | دم برنا | دم بہرنا | ۱۵۰ | حاشیہ ۱۱ | لب | اب |
| ۱۵۰ | حاشیہ ۱۶ | ک | ناک | ۱۵۰ | حاشیہ ۱۹ | ہوتی | ہوتی ہے |
| ۱۵۰ | حاشیہ | وشت | وحشت | ۱۵۰ | حاشیہ ۱۶ | سپر | جبیر |
| ۱۵۰ | حاشیہ ۲۶ | بے بحکم الہی سب کچھ | | ۱۵۲ | ۲ | صاف ہاتھ کرنا سارے گھر کو ویران کرنا | |
| ۱۵۲ | ۱۰ | بہین | پہین | ۱۵۲ | حاشیہ ۶ | بیٹھ جاتا ہے | بیٹھ جایا کرتا ہے |
| ۱۵۲ | ۶ | ثاثیر | تاثیر | ۱۵۴ | ۱۷ | ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچھ ہے یعنی ایمان کا بھی یہہ رتبہ ہے کہ ایمان کے ہونے سے سب کچھ ہے - | |
| ۱۵۵ | حاشیہ ۱۲ | طار ہے | خار ہے | ۱۵۷ | ۱۰ | چینینا جہپٹی | چہینا جہپٹی |
| ۱۵۷ | حاشیہ | پہر منقبض | پہر دل منقبض | ۱۶۰ | ۴ | جو | جون |
| ۱۶۰ | ۱۹ | پر | پہر | ۱۶۱ | ۲۰ | سبب | جب |
| ۱۶۲ | ۴ | زندہ ہو جاتا | زندہ ہو جاتا تھا | ۱۶۲ | ۹ | درا سیجے واضح ہو کہ سیجے صیغہ امر غائب ہے | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴۴ | ۱۱ | کشا رکار | کشادکار | ۱۶۵ | ۸ | رکاٹ | رکاب |
| ۱۶۵ | ۱۸ | لاشریک | اسجگہ ایک زائد ہے | ۱۶۷ | حاشیہ | سرے | سوائے |
| ۱۶۸ | ۲ | اضطرابی | اضطرابی عاشق | ۱۶۹ | ۱۰ | آبشا | آبشار |
| ۱۷۰ | سطر حاشیہ | دفن | مدفن | ۱۷۱ | حاشیہ | مدت سیں روز | مدت میں پانسد روز |
| ۱۷۱ | ۲۴ | پنجاہ ہزار دنیا کی | پنجاہ ہزار سال دنیا کے | ۱۷۲ | | اس سطر بات ہیں سید الشہدا کو یزید کر لشکر نے شہید کیا صحیح ہے | |
| ۱۷۳ | ۷ | حج دنوں میں | حج کے دنوں میں | ۱۷۴ | ۳ | اے ذوق امام | اے ذوق گرامام |
| ۱۷۴ | ۱۳ | جوبی حسن | خوبی حسن | ۱۷۶ | ۱۰ | شمشسر | شمشیر |
| ۱۷۷ | ۲ | زرو | زور | ۱۷۷ | حاشیہ ۲ | کنا سما | کنا نیا |
| ۱۸۱ | ۱۴ | گریبان | گریبان کا | ۱۸۲ | ۱ | فت | وقت |
| ۱۸۴ | ۱ | ادرخار | ادائے خار | ۱۹۲ | ۵ | عدعتہ | خدعتہ |
| ۱۹۳ | ۱۱ | یہی | یہیں | ۱۹۴ | ۲۱ | کے پروانہ میشود | کے پروانہ شیدا میشود |
| ۲۰۰ | ۱۷ | ماہ بو | ماہ نو | ۲۰۲ | ۱۹ | گرفتاری | موجب گرفتاری |
| ۲۰۲ | ۵ حاشیہ | ہے کلمہ ایسا ہی | ہے کلمہ ربط ایسا ہی | ۲۰۲ | حاشیہ | رہی | رہی |
| ۲۰۴ | ۸ | نکلتی ہے کہ پسند کا | نکلتی ہے کہتا ہے کہ پسند کا | ۲۰۶ | ۱۱ | دیدہ آب | دیدہ پر آب |
| ۲۰۸ | ۹ | میر شکا | میر شکار | ۲۲۰ | ۲۰ | کیونکر ہمیر | کیونکر ہمسر |
| ۲۲۵ | ۳ | کرتی ہے عمارت | کرتی ہے کیونکر عمارت | ۲۲۵ | ۶ | جوابکی انتظار ہیں | ہو ابتدا کی انتظاری میں |
| ۲۲۵ | ۱۳ | صحیح | صحیح ہے | ۲۳۲ | ۲ | وہ شکر تری | وہ لب شکر تری |
| ۲۳۳ | ۱۴ | مجبون | معجون | ۲۳۳ | ۱۹ | کسی | کبھی |
| ۲۳۴ | ۲۰ | جگہ جنر | جگر چیز | ۲۳۷ | ۴ | یعنی حرص میں ابھی مبتدی ہیں وانہم | |

ہو کرانکے بعد یہ عبارت ہے یعنی بسم اللہ کا گنبد اسلئے کہا ہے کہ اگر حباب کی کتاب کی پیشانی پر بسم اللہ بعض گنبد لکھتے